بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

5633

نصوحی توبہ

زیرِ سرپرستی :

شاہ محمد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری
(المعروف "افضل سرکار")

پبلشرز :

حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ

ملنے کا پتہ :

۶۸-۶۷ اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ۷/۸ ۔ کراچی

تاریخ اشاعت :

ربیع الاوّل ۱۴۱۵ھ (اگست ۱۹۹۴ء)

تعداد ———— (باراوّل) ———— دوہزار

محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

تعداد ———— (باردوئم) ———— ایک ہزار

تعداد —— (بارسوم) رجب ۱۴۲۱ھ اکتوبر ۲۰۰۰ء —— دو ہزار

مطبع :

الافضل گرافکس

ایم اے جناح روڈ۔ کراچی فون: ۲۶۲۹۹۰۵

Marfat.com

ترتیب

مناجات ــــــــــــ ۶
اظہارِ تشکر ــــــــــــ ۹
گزارش ــــــــــــ ۱۰
نصُوحی توبہ ــــــــــــ ۱۱
ــ عزازیل کا گناہِ عظیم کا مرتکب ہونا اور راندۂ بارگاہِ ربُّ العزّت ہونا ــ ۲۰
ــ توبہ کے بارے میں ــــــــــــ ۳۰
ــ گناہ کے بارے میں ــــــــــــ ۳۹
ــ گناہ سے کیسے بچا جائے ــــــــــــ ۴۴
ــ زہد و تقویٰ اور محاسبۂ نفس سے توبہ کی حفاظت کرو ــــــــــــ ۵۸
ــ توبہ و استغفار کے بارے میں چند ارشاداتِ ربّانی ــــــــــــ ۶۳
ــ استغفار اور توبہ کے بیان میں چند احادیثِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ۶۹
ــ نصُوحی توبہ کے چند ایمان افروز واقعات ــــــــــــ ۷۸
ــ نفس کے بارے میں چند حکایات ــــــــــــ ۸۶
ــ حکایات شیطان رجیم کے بارے میں ــــــــــــ ۹۱
ــ اللہ تعالیٰ کی رحیمی و کریمی و بخشش کے چند ایمان افروز واقعات ــ ۹۷
تتمہ ــــــــــــ ۱۰۲

Marfat.com

مناجات

اے اللہ کریم ! ہم گناہ گار و خطا کار ہیں ۔ ہمیشہ تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں اور مشکل سے مشکل گھڑی میں تجھے ہم نے پکارا ۔ تُو نے ہماری پکار اپنی رحیمی و کریمی کے صدقے میں اور وسیلۂ جلیلہ ، اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم کا قبول فرما کر ہمیں ہمیشہ اپنی رحمت سے نوازا اور اُس مشکل سے نجات دی ۔ تُو کریم المعروف ہے ۔ قدیم الاحسان ہے ۔ حنّان و منّان و دیّان ہے ۔ ذوالجلال والاکرام ہے اور عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور کُنْ فَیَکُوْن کی طاقت رکھتا ہے ۔

Marfat.com

تیری یہ عاجز بندی یہ حقیر سی کاوش " نَصُوحی توبَہ" کی صُورت میں تیری بارگاہِ عالی میں پیش کرتی ہے اسے شرفِ قبولیّت عطا فرما اور جو لوگ اِس کو پڑھ کر سچّے دل سے توبہ کریں تُو اُنکی توبہ کو قبول فرما اور اُنکو توبہ پہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرما ہم سب خاطی اور عاصی ہیں۔ ہم خطا ہی خطا ہیں تُو کرم ہی کرم ہے۔ اپنے بحرِ کرم میں ڈبو کر پاک صاف کر دے اور ہماری عاقبت بخیر فرما۔ ہم اُمیدوار ہیں تُو مایوس نہیں فرمائیگا۔ کاش یہ تیری اور تیرے حبیبِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی کا باعث بنے۔ آمین! جو جو میری خامیاں ہیں اُن کو درگذر فرما۔ میرے پاس کوئی عذر نہیں، صرف معافی کی طلبگار ہوں۔

اِس کے پڑھنے والے کی حاجتیں اور مُرادیں پُوری فرما۔ اُنکو دِین کی بھلائی عطا فرما۔ اُن کو اپنی اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت عطا فرما۔ یا اللہ! جو شخص بھی حاجتمند ہے وہ وظیفہ کے پڑھنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ کر لے بلکہ اُس میں ایسا ذوق و شوق عطا فرما کہ وہ دِین کے کسی عالِمِ حق کے سامنے زانوئے ادب تہہ کر کے کلامِ پاک کے معانی اور تفسیر غور سے پڑھے۔ اُس کے بعد

Marfat.com

اُس کو توفیق عطا فرما کہ وہ تیری اور تیرے رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کرے تیری دی ہوئی توفیق سے۔ محض اِس نیّت سے کہ تُو اور تیرے حبیبِ پاک (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اُس سے راضی ہو جائیں۔ آمین!

دُعاگو اور دُعاجو:

بیگم راشدہ صدیقی

قادری۔ چشتی۔ صابری۔ عارفی

المعروف رابعہ ثانی

Marfat.com

اظہارِ تشکّر

میں اپنی اُن دینی بہنوں اور بھائیوں کی ممنون ہوں جنہوں نے دامے، درمے، سخنے اِس کام میں میری مدد کی۔
اے اللہ! اُن سب پر اپنے فضل وکرم کی بارش فرما اور اُنہیں ہر بلائے ناگہانی، آفت، مُصیبت، پریشانی، بدنامی، بے عزّتی، مفلسی، محتاجی، بیماری، قرض داری، رُجعتِ دِین، ذِکر وفکر اور نماز سے غفلت سے محفوظ فرما اور اُنہیں اِس معاونت کا اجرِ عظیم عطا فرما! آمین۔

بیگم راشدہ صدیقی
قادری۔چشتی۔صابری۔عارفی
المعروف رابعہ ثانی

Marfat.com

گزارش

اِس تالیف میں اگر کہیں زیر، زبر یا کتابت کی کوئی غلطی نظر آئے تو اُسے ازراہِ کرم اپنے قلم سے خود درست کر لیجیے گا۔ آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔

عرض گذار

بیگم راشدہ صدیقی

قادری ۔چشتی ۔صابری ۔ عارفی

المعروف رابعہ ثانی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ o نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ

نَصُوحِی توبہ

عزیزانِ من! (رُوحی بچّوں سے خطاب)

گناہ کے معاملے میں انسان انتہائی بے بس ہے۔ اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود بھی جب گناہ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے تو اُس کے عقل وشعور اور قلب ورُوح سب مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں اور اُسے کچھ ہوش نہیں ہوتا کہ یہ کتنا بڑا ظلم اپنی جان پر کرنے لگا ہے۔ ہاں جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں اور جو ہر وقت ایمان کی حالت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہتے ہیں اُن پر شیطان اور نفس کا کچھ بس نہیں چلتا وہاں پر یہ دونوں بُری طرح ذلیل ہوتے ہیں کیونکہ اُن کے کمینے وار سے وہ کسی وقت بھی بے خبر نہیں ہوتے۔ وہ مسلسل نفس کے ساتھ جہاد کی حالت میں رہتے ہیں۔ اِسی واسطے تلوار سے جہاد کرنیوالے سے نفس کے جہاد کرنیوالے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی واسطے تلوار کے جہاد کو جہادِ اصغر کہا اور نفس سے جہاد کو جہادِ اکبر کہا۔ یہ بندگانِ عالی اِس حدیث شریف کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھتے ہیں کہ" شیطان انسان کی رگوں میں اِس طرح جاری و

Marfat.com

ساری ہے جس طرح خون جاری و ساری ہے "۔

وہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کو ایک لمحہ بھی نہیں بھولتے کہ " شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو، یہ تمہارا کھُلا ہوا دشمن ہے "۔ اور پھر یہ فرمایا۔ " وہ اور اُس کا قبیلہ تم کو دیکھتے ہیں تم اُن کو نہیں دیکھ سکتے "۔

عجب طرفہ تماشا ہے کہ قلب معدنُ الخیر ہے اور نفس منبعِ شر اور یہ دونوں ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ نفس شیطان کا ادنیٰ غلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب انبیا بنی نوعِ انسان کی طرف وقتاً فوقتاً اپنا پیغامِ توحید دے کر بھیجے مگر کسی کو اپنے مشن میں کامیابی نہ ہوئی۔ پہلے وقتوں میں نبی ایک خاص قوم کے لئے بھیجے جاتے تھے پھر وقت آگیا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کسی قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا اور ایک بلند مرتبہ مقدّس کتاب بھی عطا کی گئی جس کا نزول وحی کے ذریعہ 23 برس کے قریب مکمل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے یہ شرف اور اعزاز آپ ہی کو بخشا کہ آپ نے اپنی حیاتِ طیّبہ کے اندر ہی اپنے مشن کی شاندار تکمیل دیکھ لی۔

" توبہ "کے موضوع سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ شیطان انسان کا اسقدر جانی دشمن کیوں بنا؟ ہمارے اور اس کے اِس دُنیا میں آنے کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ نہ ہم اِس دُنیا میں آتے اور نہ گناہ کرتے!

شیطان جنّات کی قوم سے ہے۔ معلّم الملکوت (فرشتوں کا اُستاد)، اِن الفاظ سے بعض لوگوں کو مغالطہ ہوجاتا ہے کہ یہ بھی فرشتوں میں سے ہے۔ نہیں ایسا نہیں

Marfat.com

ہے۔ اس کی تخلیق آگ سے ہے۔ یہ ناری ہے۔ فرشتوں کی تخلیق نُور سے ہے۔ اس لئے وہ نوُری ہیں۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ جنّات کی قوم نے زمین پر فساد مچایا تو شیطان نے بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض کی کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اِس فتنہ کا قلع قمع کردوں۔ چنانچہ یہ اجازت عطا ہوئی اور اس نے اِس فتنے کا خاتمہ کیا۔ اس کے عوض اس کو معلّم الملکوت بنایا گیا۔ علمی حیثیت سے یہ بہت عِلم والا اور قابل تھا۔ اللہ تعالیٰ کا عاشق تھا اور بے حد عبادت گذار تھا۔

اب حضرتِ انسان کی کہانی کی طرف آئیے کہ کیا ہوا اور توبہ کی عظیم نعمت کیسے عطا ہوئی۔ ایک روز ربُّ العزّت نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

جب فرشتوں نے یہ سُنا تو یوں عرض کی۔ "کیا تُو ایسے کو نائب بنائے گا جو اِن میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا"۔

پھر اپنے بارے میں یوں عرض کیا:

"اور ہم تسبیح کرتے ہیں ساتھ تیری تعریف کے اور پاکی بولتے ہیں واسطے تیرے"۔

ذرا ایک لمحے کے لئے رُک جائیے۔ اُس کی شانِ کبریائی کو خیال میں لائیے کِسی کی مجال ہے کہ وہ اُس ذاتِ باری کے فیصلے پر کچھ کہنے کی جرأت کرے۔ کوئی دُنیا کا بادشاہ ہوتا تو آنِ واحد میں کہنے والے کا سَر تن سے جُدا کر دیتا اور وہ

Marfat.com

مشورہ کرنا اپنی شان اور اختیارات کی توہین سمجھتا۔ وہ صرف نادرشاہی حکم نہایت تکبّر سے صادر کردیتا۔ لیکن یہاں تو اس کی رحیمی اور کریمی کے سمندر ہروقت ٹھاٹھیں مارتے رہتے ہیں جس کا اظہار ربُّ العزّت نے فرشتوں کے سامنے اپنے ارادۂ قدسی کا اظہار فرماکر اور اُن کا جواب اپنی رحیمی وکریمی اور نہایت بُردباری سے سُن کر کیا اور یہ تو اس کا فیصلہ پہلے سے ہی تھا جو کہ عرشِ معلّٰی پر لکھا ہوا تھا۔

فیصلہ یہ تھا:

"سبقت لے گئی میری رحمت میرے غصّے پر۔"

اب رَبِّ کریم نے کیا پیارے رحیمانہ وکریمانہ انداز سے فرشتوں کو جواب دیا۔ فرمایا رَب نے: "تحقیق میں جانتا ہوں وہ جو تم نہیں جانتے۔"

عزیزانِ من! اگر تعقّل وتفکّر اور تدبّر سے کام لو تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ فرشتوں کو پہلے ہی معلوم تھا کہ حضرتِ انسان فساد پھیلائیگا اور خونریزیاں کرے گا۔ تو کیا اِس سے اخذ کیا جائے کہ ان کو علمِ غیب تھا اور اِس علمِ غیب کے جھگڑے نے تو اُمّتِ مسلمہ کو پارہ پارہ کر رکھا ہے۔

ایک علمِ غیب ذاتی ہے اُس کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کسی نبی یا مُرسل کو حاصل نہیں۔ اس کے علاوہ جو علوم غیب ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے نظام چلانے کے لئے برگزیدہ ہستیوں کو دیئے ہوئے ہیں۔ وہ اُس کا اظہار بغیر ضرورت نہیں کرتے۔ ایک دفعہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لوگوں کو

Marfat.com

خطاب کر کے فرمایا۔" لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو میرے علم پر طعن کرتے ہیں۔ پوچھو مجھ سے جو قیامت تک ہونے والا ہے۔" ایک شخص اُٹھا اور اُس نے کہا۔ میرے والد کا نام بتائیے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے ایک لمحے کا توقّف کئے بغیر اُسی وقت فرمایا۔ "حذافہ"۔ یہی اُس کے والد کا نام تھا۔ وہ خاموش بیٹھ گیا۔ گھر آکر اُس نے اپنی ماں سے ذکر کیا۔ اُس کی ماں نے اُس کو ڈانٹا اور کہا۔ تجھے معلوم نہیں اسلام سے پہلے ہم زمانۂ جاہلیت میں تھے۔ حلال و حرام کی تمیز نہیں تھی۔ عورتوں کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ اگر میں نے اُس وقت خیانت کی ہوتی اور تم اُس کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہوتے اور اُس شخص کا نام حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم بتاتے تو تمہاری کیا عزّت رہ جاتی۔ کتنی خرابی ہوتی۔

یہاں ایک اور چیز واضح کر دی جائے کہ فرشتوں نے جو ایسا کہا وہ کسی حسد یا کینے کی وجہ سے نہیں تھا۔ وہ نُوری مخلوق۔ وہ حسد یا کینہ کا خیال تک اپنی فطرت کی وجہ سے نہیں لاسکتے۔ ہاں شیطان نے ایسا کیا۔ اِس لئے کہ اس کی تخلیق آگ سے ہے۔ وہ ناری ہے۔ وہ حسد بھی کر سکتا ہے، نافرمانی بھی کر سکتا ہے اور تکبّر بھی کر سکتا ہے۔ اُس کی فطرت ایسا کرنے میں مانع نہیں۔ ملائکہ نے جو کچھ کہا وہ انتہائی تعجّب اور حیرت کی وجہ سے کہا نہ کہ کسی حسد کی وجہ سے (اِس کو میں طُول نہیں دینا چاہتا) سُورۃ بقرہ میں آپ آگے چل کر پڑھیں گے کہ آدم علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ پھر فرشتوں سے فرمایا اگر تم سچّے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کمالِ عاجزی و انکساری

Marfat.com

سے یوں جواب دیا:

"پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تُو نے ہمیں سکھایا۔ بے شک تُو ہی علم و حکمت والا ہے۔"

اب اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کیلئے حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو حکم دیا کہ جاؤ تمام رُوئے زمین سے ایسی مٹی لاؤ جو ہر قسم کی ہو یعنی سیاہ، سفید، سُرخ، کھاری، میٹھی، نرم، خشک اور اس کی مقدار ایک مٹھی ہو۔ جب جبرئیل علیہ السّلام نے زمین سے خاک اُٹھانا چاہی تو زمین نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے سارے حالات بیان کئے۔ زمین نے ادب سے زاری کی اور کہا۔

مَیں اُس خدا سے پناہ پکڑتی ہوں کہ تُو مجھ سے خاک اُٹھائے اور پھر اِس سے انسان بنایا جائے اور اِس وجہ سے میرا کچھ حصّہ جہنّم میں پہنچے۔

زمین نے کچھ اِس طرح گریہ وزاری کی کہ آپ کو رحم آگیا اور آپ خالی ہاتھ واپس آگئے۔ جب واپس آئے اور پوچھا گیا تو عرض کی کہ اے اللہ! زمین نے تیری عزّت کی پناہ پکڑی۔ یہ میرے لئے مقامِ ادب تھا۔ یہ تیرے نام و عزّت کے کمالِ ادب کی وجہ تھی کہ میں نے ہاتھ نہیں بڑھائے اور اُسی طرح خالی ہاتھ واپس لوٹ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے بعد دوسرے معزّز فرشتے حضرت اسرافیل علیہ السّلام اور حضرت میکائیل علیہ السّلام کو باری باری بھیجا مگر زمین نے آہ و بکا کر کے ایسی قیامت برپا کی کہ وہ بھی رحم کھا کر واپس آگئے۔ آخر میں حضرت عزرائیل علیہ السّلام

Marfat.com

کو (جنہیں ملک الموت کہا جاتا ہے) اِس کام کے لئے مامور کیا گیا۔ زمین نے وہی ڈرامہ دُہرایا۔ مگر یہاں معاملہ دوسرا تھا۔ آپ نے کسی بات یا معروضے یا گریہ وزاری کی پرواہ ہی نہیں کی اور کہا سُن مَیں اللہ تعالیٰ کا تابعدار ہوں۔ یہ تیری عاجزی وزاری اُس کے حکم کی تعمیل کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہے۔ تُو کون ہوتی ہے جو مجھے اللہ کے حکم کی تعمیل سے روکے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اسی لئے آپ کو جان نکالنے کے کام کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تم ہی نے اِس خاک کو زمین سے جُدا کیا اب تم ہی اِس کو واپس ملانا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے اللہ! موت کے وقت انسان مجھے ہی بُرا بھلا کہیں گے اور یہ میرے لئے بڑی رُسوائی کا باعث بنے گا۔ ارشاد ہوا کہ ایسا نہیں ہوگا! انسان عالمِ اسباب میں ہوگا اور اُس کی موت کسی نہ کسی سبب یعنی بیماری، حادثہ وغیرہ سے ہوگی اُسی کا ذکر ہوگا، تمہارا کوئی نام نہیں لے گا۔

اب حکم مِلا کہ یہ خاک وہاں پر رکھی جائے جہاں آج خانہ کعبہ شریف ہے۔ فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ مختلف پانی اِکٹھا کریں اور اُن سے اِس خاک کا گارا بنائیں۔ چنانچہ (روایت ہے) کہ اس پر چالیس روز بارش ہوئی۔ اِس مٹی پر اُنتالیس روز رنج وغم و مصائب کا پانی برسا اور صِرف ایک دن خوشی اور راحت کا۔ (اِسی لئے انسان کی تمام زندگی اکثر وبیشتر غموں اور دُکھوں میں گزرتی ہے اور خوشی بہت کم نصیب ہوتی ہے) پھر گارے کو خشک کیا گیا۔ اُس کو مختلف ہواؤں سے خشک کیا گیا اور اِتنا

Marfat.com

خشک کیا کہ کھنکھنانے لگا۔ اب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ یہ گارا مکّہ اور طائف کے درمیان وادیٔ لقمان میں عرفات کے پہاڑ کے نزدیک رکھیں۔ اب ایک عظیم ترین کارنامہ معرضِ وجود میں آیا۔ وہ یہ کہ حق تعالیٰ نے اپنے خاص دستِ قدرت سے اِس گارے سے حضرت آدم علیہ السّلام کا قالب بنایا۔ جب یہ عظیم ترین شاہکار تکمیل پاگیا تو دھوم ہوئی۔ فرشتوں نے پہلے کبھی ایسی پیاری اور حسین صورت نہیں دیکھی تھی۔ فرشتے ارد گرد دیکھنے کے لئے طواف کرتے اور اس پتلے کی خوبصورتی کو دیکھکر حیران ہوجاتے۔ عزازیل (جو بعد میں ابلیس کہلایا، شیطان الرجیم و شیطانِ لعین کہلایا) کو خبر ہوچکی تھی۔ ملائکہ اس کے سامنے بے حد تعریف کرتے۔ اس نے حسد کی آگ میں جلنا شروع کردیا۔ اُدھر فرشتوں کے اس طرف بیحد میلان نے اُسے سخت پریشان کر رکھا تھا آخر دل پر پتّھر رکھا اور فرشتوں سے کہنے لگا آؤ دیکھتے ہیں۔ بادلِ ناخواستہ پہنچا۔ دیکھتے ہی بولا۔ اے فرشتو! تم کس بات پر تعجّب کرتے ہو۔ کِس بات نے تمہیں اِس پُتلے پر فریفتہ کر رکھا ہے۔ دیکھتے نہیں، تم غور نہیں کرتے یہ تو ایک جسم ہے جو اندر سے بالکل خالی ہے اور پھر دیکھو اس میں جگہ جگہ سُوراخ ہیں۔ تمہیں اور بتاؤں!! سُنو!! اِس کی کمزوری کا یہ حال ہوگا کہ جب بھُوک کی حالت میں ہوگا تو ضعف سے نڈھال ہوکر گر پڑے گا اور اگر پیٹ بھر کر کھائے گا تو اس کے لئے چلنا پھرنا محال ہوجائیگا۔ تم ہی بتاؤ اِس قالب سے کیا ہوسکے گا۔ میں کہتا ہوں نہیں کچھ بھی نہیں ہوسکے گا!! یہ کہہ کر پھر خود ہی خاموش ہوگیا اور گھبرا کر بولا

Marfat.com

ہاں اس کے سینے کے بائیں طرف ایک بند کوٹھڑی سی دکھائی دیتی ہے (مُراد اُسکی مقامِ دل سے تھی) مجھے معلوم نہیں کہ اِس میں کیا ہے۔ یہاں میری رسائی نہیں میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ میرا قیاس ہے کہ کہیں یہ لطیفۂ ربّانی کی جگہ نہ ہو جس کی وجہ سے یہ خلافت کا حقدار ہوا ہو۔

اب ایک نازک مرحلہ شروع ہوا۔ وہ یہ تھا کہ رُوح کو اس خالی جسم میں داخل کرنا تھا۔ رُوح کو اللہ تعالیٰ نے داخل ہونے کا حکم فرمایا کہ قالب اور تمام گڑھوں میں بھر جائے۔ اب رُوح کی یہ حالت کہ اِس خاکی پُتلے کے پاس آتے ہی گھبرا گئی کیونکہ جسم کو تنگ و تاریک پایا لہٰذا اندر جانے کی بجائے ٹھہر گئی۔ غرضیکہ حُکم کے آگے کیا چارہ تھا۔ رُوح آہستہ آہستہ اندر جانے لگی۔ ابھی سَر تک ہی پہنچی تھی کہ حضرت آدم علیہ السّلام کو چھینک آئی اور آپ کی زبان سے نکلا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰه"۔ حق تعالیٰ نے فرمایا "یَرْحَمُكَ اللّٰه"۔ اور یہ بنی نوعِ انسان میں جو جو اسلام لائے اُن سب کے لئے ایک سُنّت بن گئی جو آج تک جاری ہے۔ غرضیکہ جب رُوح پُوری طرح داخل ہو چکی تو حکم ہوا فرشتوں کے پاس جا کر سلام کرو۔ اس پر آدم علیہ السّلام دوسری طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" تمام فرشتوں نے جواب دیا: "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ"۔ اب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اب تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے یہی الفاظ مقرر کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

عزازیل کا گناہِ عظیم کا مرتکب ہونا اور راندۂ بارگاہِ ربُّ العزّت ہونا

اب اللہ جلّ شانہ' نے حضرت آدم علیہ السّلام کے ظاہر و باطن کو اپنی قدرتِ کاملہ سے کمال آراستہ و پیراستہ کر کے آپ کو ایک نہایت ہی اعلیٰ تخت پر جلوہ گر کیا۔ آپ بے مثل نوری خلعت میں تھے۔ پیشانی سے نُور نکلتا تھا اور عرش تک چمکتا تھا۔ اب تمام ملائکہ کو حکمِ عالی ہوا کہ سب آدم علیہ السّلام کو سجدہ کریں۔ سب نے بلا کسی تامّل کے نہایت ہی ادب سے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اُس کو اس کے تکبّر اور انا اور عبادت کے زعم نے برباد کر دیا۔ پھر دوسری دفعہ جب ملائکہ نے سجدہ کیا تو بھی یہ ٹس سے مَس نہ ہوا۔ اکڑ و غرور میں رہا۔ پہلا سجدۂ تعظیمی تھا اور دوسرا سجدۂ شکر تھا۔ ربّ کریم اُس کی یہ ساری حرکات دیکھ رہے تھے اور اس سے پوچھا۔ ابلیس تجھے کیا مار پڑی کہ سب نے سجدہ کیا مگر تو نے سجدہ نہ کیا اُسی چیز کو جو میں نے بنائی ہے دونوں ہاتھوں سے۔ یہ تُو نے غرور کیا۔ کیا تُو اپنے آپ کو درجے میں بڑا سمجھتا ہے۔ ابلیس اب مکمّل گمراہی کے اندر ٹھوکریں کھا رہا تھا۔ اب یہ وہ ابلیس نہ تھا جس نے آسمان و زمین کی کوئی جگہ نہ چھوڑی تھی جہاں عبادت نہ کی ہو اور سجدہ نہ کیا ہو۔ اب وہ سراپا غرور ہی غرور تھا اور گھمنڈ میں بولا:

Marfat.com

"مَیں بہتر ہوں اُس سے کہ مجھ کو تُو نے بنایا ہے آگ سے اور اُس کو بنایا مٹی سے" اور پھر کہنے لگا کہ "مَیں نے سجدہ کیا ہے تجھ کو پھر دوسرے کو سجدہ کیونکر کروں"۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہاں سے نکل جا کہ تُو مردود ہوا اور تجھ کو میری پھٹکار ہے یعنی لعنت ہے قیامت کے دن تک۔ اُس کی جنّت کی شکل اور تھی اُس وقت وہ مقبولِ بارگاہ تھا اب مردودِ بارگاہ ہوتے ہی غضبِ الٰہی سے اُس کی شکل بدل گئی اور اُس کی آنکھیں سینے پر آگئیں پھر شیطان نے کہا۔ اے رَب! مجھ کو ڈھیل دے ایک معیّن وقت تک اور اس کے علاوہ ایک تو یہ قدرت دے کہ میں انسان کے گوشت و پوست اور خون میں داخل ہو سکوں اور دوسری یہ کہ میں اُن کی آنکھوں سے چھُپا ہوا رہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مُطالبے کو شرفِ قبولیّت بخشا اور یوں گناہ و توبہ کی کہانی کی بنیاد پڑی۔ پہلا وار اِس لعین نے حضرت آدم علیہ السّلام اور حوّا پر کیا اور اُن سے سخت لغزش سرزد ہو گئی جس کی وجہ سے اُنہیں جنّت سے نکالا گیا اور زمین پر اُتارا گیا۔

پھر اِس خبیث نے کہا۔ تیری عزّت کی قسم ہے کہ مَیں اِن سب کو گمُراہ کروں گا مگر اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرما دیا کہ جو میرے (اطاعت گذار) بندے ہیں اُن پر تیرا کچھ زور نہیں چلے گا۔

اُدھر جنّت کو حضرت آدم علیہ السّلام کا مسکن ٹھہرایا گیا تھا۔ سب نعمتیں

Marfat.com

ہوتے ہوئے بھی حضرت آدم علیہ السّلام کھوئے کھوئے سے رہتے ۔ ایک عجیب احساس تھا جو محسوس تو کرتے تھے لیکن بیان کرنے سے عاجز تھے ۔ ربِّ کریم یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے ۔ اُس کی رحمت جوش میں آئی اور حضرت آدم علیہ السّلام پر نیند کو غالب کر دیا اور اُسی دوران اُنہی کی پسلی سے حضرت حوّا کو اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا فرمایا ۔ ایسی حسین وجمیل کہ مثال نہ تھی ۔ آدم علیہ السّلام جب خواب سے بیدار ہوئے تو آپ کے حُسن وجمال سے بے حد متاثّر ہوئے ۔ بے اختیار جب بڑھنا چاہا تو بارگاہِ ربُّ العزّت سے آواز آئی : اے آدم خبردار اسے مت چھُونا نکاح کے بغیر ۔ اِس پر آدم علیہ السّلام نکاح کے لئے عرض گذار ہوئے جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح حضرت حوّا سے سب ملائکہ کی موجودگی میں کیا ۔

پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ اے آدم تو جنّت میں جا اور تیری بیوی بھی اور جہاں سے چاہو' اس میں سے بافراغت کھاؤ مگر ایک درخت کے نزدیک مت جانا ورنہ پھر تم ناانصاف ہو جاؤ گے ۔

اب شیطانِ لعین حسد اور انتقام کی آگ میں جل رہا تھا اور موقع کی تاک میں رہتا تھا کہ بدلہ لوں اور اپنا کھویا ہوا اعزاز واپس حاصل کروں ۔ وہ اپنی ناری تخلیق پر نازاں تھا اور بے حد مغرور تھا ۔ حضرت آدم علیہ السّلام کی تخلیقِ خاکی کو نفرت سے دیکھتا تھا اور اپنی تخلیق سے کمتر سمجھتا تھا ۔ اُس نے ایک منصوبہ بنایا ۔ آخر وہ گھڑی آن پہونچی کہ وہ اپنے ناپاک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک روز جنّت تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ۔ اس کو اللہ تعالیٰ

23394

Marfat.com

کے تین اسمِ اعظم آتے تھے اُنہیں پڑھ کر وہ بہشت کے دروازے تک تو جا پہنچا مگر ابھی بہت مشکل کام باقی تھا۔

مفسّرین فرماتے ہیں کہ جنّت میں مور و سانپ نہایت ہی خوبصورت جانور تھے۔ یہ دونوں حضرت آدم علیہ السّلام کی خدمت میں رہتے تھے۔ شیطان جنّت کے دروازے پر پہنچا۔ اُدھر مور بھی جنّت کے دروازے پر موجود تھا۔ اُسکی پُرانی آشنائی و دوستی تو تھی ہی۔ اب آپس میں باہمی مشورے ہوئے۔ مور کی نیّت میں بھی فتور آگیا۔ درسِ وفا بھُول گیا اور غدّاری پر آمادہ ہوگیا۔ مشورے میں یہ طے کیا گیا کہ حضرت آدم علیہ السّلام کو کسی نہ کسی طرح جنّت کے دروازے تک لانا چاہیئے۔ اُدھر سانپ کی نیّت میں بھی فتور آچکا تھا۔ شیطان نے اُس سے مشورہ کیا اور کہا کہ وہ اُس کو مُنھ میں لیکر جنّت کی دیوار پر اُس وقت پہنچادے جبکہ حضرت آدم علیہ السّلام دروازے پر آئے ہوئے ہوں۔ اِسطرح سازش کا پلاٹ مکمل ہوگیا۔ جو آدم علیہ السّلام کے خادم تھے وہی نمک حرام ہوگیئے اور شیطان کے بہکاوے میں آگیئے۔

حضرت آدم علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ انتہائی بھولے بھالے اور معصوم تھے۔ اُن کا تو اُدھر خیال تک بھی نہیں جاسکتا تھا۔ مور نے حضرت آدم علیہ السّلام کے سامنے بڑی مستی سے رقص کرنا شروع کر دیا۔ عجب دلکش سماں پیدا کر دیا۔ آپ رقص دیکھنے میں مشغول ہوگئے اور مور ناچتے ناچتے ایسی ترکیب سے کہ پتہ نہ چلے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ جنّت کے دروازے

Marfat.com

پر پہونچ گیا۔ اُدھر سانپ بالکل تیار کھڑا تھا۔ شیطان کو منھ میں پکڑا اور جنّت کی دیوار تک پہونچ گیا۔ اب شیطان حضرت آدم علیہ السّلام کے سامنے آنے میں کامیاب ہوگیا اور اُسے گفتگو کرنے کا موقع مِل گیا۔ شیطان تو جنّت کے باہر رہا اور آدم علیہ السّلام اندر۔ اُس کے بعد اُنکی گفتگو شروع ہوگئی۔

اب شیطان نے داؤ کھیلا۔ نہایت مسکین، عاجز اور شرمسار بن گیا اور کہنے لگا۔ آپ کی شان میں مجھ سے بڑی گستاخی ہوئی جس کے سبب میں ہمیشہ کے لئے راندۂ درگاہ ہوگیا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ اس گناہ کا کفارہ ادا کروں اور یہ بھی کہ آپ کو ایسے مرتبے پر پہنچادوں جس سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں اور آپ کی مجھ سے ناراضگی دُور ہو جائے۔ پھر کہنے لگا۔ آپ اپنی اِس تکریم و تعظیم پر ناز نہ کریں۔ یہ اس لئے کہ آخرکار آپ کو موت تو آنی ہی ہے۔ یہ عیش و آسائش سب دَھرے دَھرائے رہ جائیں گے۔ جب آپ ہی نہ ہونگے تو یہ سب آپ کے کس کام کا؟ آپ نے نہایت معصومانہ انداز میں اور حیرت سے پوچھا۔ موت کیا چیز ہے؟ اب اُس مَردُود نے اپنے ڈرامے کی اداکاری شروع کی اور ایک جانور کی طرح سانس روک کر مُردہ سا سامنے پڑگیا اور اپنے اُوپر حالتِ نزع طاری کرلی۔ کبھی ہاتھ پاؤں پٹکتا کبھی رُوح کو سخت تکلیف سے نکلتا ہوا دکھاتا۔ غرضیکہ اس طرح کی کئی اور بھیانک اور دل دہلا دینے والی حرکتیں کیں۔ جب اپنے فن کا مظاہرہ ختم کیا تو حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا کی حالت یہ سب کچھ دیکھ کر خراب ہو چکی تھی اور جان کنی کی کربناک حالت دیکھ کر ڈر گئے

Marfat.com

اور پوچھنے لگے اِس سے بچنے کی کوئی تدبیر ہے۔ کہنے لگا معلوم ہے خوب معلوم ہے۔ ایک درخت کا پتہ بتلاتا ہوں۔ جو اس کا پھل کھائے موت اس کے قریب کبھی نہیں آسکتی۔ پوچھا وہ کونسا درخت ہے۔ کہنے لگا فلاں درخت۔ آپ نے فرمایا یہ تو وہی ہے جس کے پاس جانے سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔ اگر اس کا پھل کھائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے عتاب میں آجائیں گے۔ تمام اعزازات سے محروم کردیئے جائیں گے۔ اگر اس میں کوئی فائدہ ہوتا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی منع نہ فرماتا۔ غرضیکہ شیطان نے آپ کو دلیلوں میں اُلجھالیا اور آپ کو قائل کردیا اور اپنی وفاداری کا یہاں تک اظہار کیا کہ پھل میں لائے دیتا ہوں اور کھا آپ لیں۔ قصّہ کوتاہ آدم علیہ السّلام کو اُس کی قسموں پر اعتبار آگیا۔ آپ اتنے معصوم تھے کہ آپ سمجھتے تھے کہ کس میں اتنی ہمّت ہے کہ وہ رب تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھائے۔ لہٰذا آپ دونوں (یعنی آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا نے) یہ پھل کھالئے۔ کھاتے ہی ستر کھُل گیا۔ ایک مُصیبت میں مبتلا ہوگئے۔ عتابِ الٰہی وارد ہوا۔ بہشت کے باشندے آوازیں دینے لگے کہ آدم وحوّا دونوں خدا کی درگاہ میں عاصی ہوئے۔ ندامت اور شرمندگی سے بھر رہے تھے۔ اِسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو تین بار پُکارا مگر یہ دریائے ندامت میں اس قدر غرق تھے کہ کوئی جواب نہ دے سکے تب حضرت جبرائیل اُن کے پاس آئے اور بولے اے آدم آپکا رَب آپ کو بُلاتا ہے۔ تب آدم علیہ السّلام نے کہا یارَب! ہم تجھ سے شرمندہ ہیں اور روتے ہوئے یہ کہنے لگے۔ اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اگر

Marfat.com

نہ بخشے تو ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جائیں گے خسارے والوں میں سے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اُتر جاؤ۔ ایک دوسرے کے دشمن ہوئے اور تم کو زمین پر ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ہے ایک وقت تک اور فرمایا اِسی میں جیو گے اِسی میں مَرو گے اور پھر اِسی سے نکالے جاؤ گے۔ چنانچہ حضرت آدم و حضرت حوّا اور مور و سانپ کو بہشت سے نکال کر زمین پر مختلف جگہوں پر اُتار دیا گیا۔

اب عالمِ بالا سے عالمِ اشیاء میں پہنچنے کے بعد حضرت آدم علیہ السّلام کی ندامت بہت بڑھ گئی۔ اِدھر یہ غم اُدھر حضرت حوّا کی جُدائی۔ نہ کوئی مونس نہ کوئی غمخوار۔ آہیں ہی آہیں تھیں۔ ساون کی جھڑی کی طرح ہر وقت آنسو بہتے رہتے بس ہر وقت اللہ کی جناب انتہائی پچھتاوے کی حالت میں رہتے۔ رحمتِ حق جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کے قلب پر توبہ کا طریقہ القا فرمایا جسے آپ نے دل و جان سے اپنایا اور شب و روز توبہ میں مشغول رہتے۔ آخر ایک روز مژدۂ جانفزا حضرت جبرئیل علیہ السّلام سے ملا۔ آپ نے خوشخبری سُنائی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی۔ اُس کے بعد حُکم ہوا کہ مکّہ شریف پہونچ کر اللہ کے گھر کا طواف کریں۔ وہ طواف اُسی طرح کریں جس طرح ملائکہ عرش کا طواف کرتے ہیں۔ بعد ازاں حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے مناسکِ حج سے بھی آگاہ کیا اس کے بعد حضرت آدم علیہ السّلام مکّہ شریف روانہ ہوئے اور اسی اثنا میں آپکا اور حضرت حوّا کا آمنا سامنا ہوا مگر وہ ایک دوسرے کو پہچان نہ سکے۔ دونوں کی آنکھوں میں اجنبیّت اور غیریت تھی۔ اب پھر حضرت جبرئیل علیہ السّلام آئے

Marfat.com

اور یوں مخاطب ہوئے۔ اے آدم یہ حوّا آپ کی زوجہ ہیں اور اے حوّا یہ آپکے زوج آدم ہیں۔قصّہ تو لمبا ہے مگر جو بات کہنا مقصود ہے اُس کا ذکر شروع کیا جاتا ہے۔اب حضرت آدم اور حوّا کا انتہائی محنت و مشقّت کا دَور شروع ہوا۔ پہلے ایک برس اُن کو غذا جنّت سے ملی اور اس کے بعد ارضی پیداوار پر گذر شروع ہوا۔افزائشِ نسل کا سلسلہ شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے اُنکو ایک حمل میں بیک وقت دُو بچّے عطا کرتا۔ ایک نر اور ایک مادہ۔ایک حمل کے بچّے دوسرے حمل کے بچّوں سے شادی کر سکتے تھے۔اب ایک عظیم گناہ آپکے بیٹے قابیل سے سرزد ہوا۔اُسکی سگی بہن اقلیمہ بہت خوبصورت تھی وہ اُس سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر یہ اُس وقت کی شریعت کے خلاف تھا۔بڑی مشکل سے اقلیمہ کی شادی قابیل کے بھائی ہابیل سے ہوئی جو طبعاً حلیم اور بے انتہا خوبیوں کا مالک تھا۔اب زمین پر پہلا عظیم گناہ بنی آدم سے سرزد ہوتا ہے۔اِس شادی نے قابیل کو ہابیل کا جانی دشمن بنا دیا اور ایک دن اُس نے اُس کو خاموشی سے بغیر کسی کو پتہ چلے قتل کر دیا۔

پہلی لغزش حضرت آدم سے حضرت حوّا کی نادانی سے سرزد ہوئی اور دُوسرا گناہ اُنہی کے گھر اُن کے بیٹے سے عورت کی وجہ سے سرزد ہوا۔یوں حضرتِ انسان کے لئے شیطان نے گناہوں کی راہیں کھول دیں اور اپنا انتقام لینے کیلئے گناہوں کا جال بچھا دیا۔

حضرت آدم علیہ السّلام کو اِس بیٹے سے بے حد محبّت تھی۔غم سے نڈھال

Marfat.com

ہو گئے اور اس واقعہ سے اس بات پر زیادہ غمگین ہوئے کہ میری اولاد کا کیا بنے گا۔ اِس شیطانِ لعین کو تو بہت قوّت عطا کی گئی ہے۔ اب آپ کو دن رات یہ غم کھانے لگا۔ روایت ہے کہ ایک دن ارشاد باری ہوا کہ اے آدم کس غم میں دن رات گھُلے جاتے ہو، یہ کیا حال ہے۔ آپ نے عرض کی اے خداوندا تو نے شیطان کو مجھ پر مقرر کیا ہے۔ اُدھر میری یہ حالت ہے کہ میں اپنے اندر اِتنی طاقت نہیں پاتا کہ اس کو منع کر سکوں بغیر تیری توفیق کے۔ تو ارشاد باری ہوا کہ میں تجھے اور تیری اولاد کو محفوظ رکھوں گا اور شیطان ہرگز قابو نہ پا سکے گا۔ آپ نے عرض کی اے خداوند تعالیٰ اس کو زیادہ واضح فرما تاکہ میں ٹھیک ٹھیک سمجھ سکوں اور دل کا سکون پا سکوں۔ ارشاد ہوا اے آدم جب تک یہ جہانِ فانی قائم ہے اور جب بھی تیرے فرزند توبہ کریں گے تو میں اُن کی توبہ قبول کرونگا اور وہ ایسے ہی ہو جائیں گے جیسے انہوں نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں خواہ وہ کتنی بار گناہ کریں مگر میری جناب میں حاضر ہو کر دل سے سچّی توبہ کریں۔ وہ نوازے جائیں گے۔ توبہ کیلئے میرے دروازے اُسکی موت کی گھڑی سے پہلے تک قبولیّت کے لئے کھُلے ہوں گے اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کتنے ہی زیادہ گناہ کیوں نہ کرے اور بار بار توبہ و استغفار کرے۔ میری شانِ غفاری اُس کو اپنی آغوش میں لے لیگی بشرطیکہ میری بارگاہ میں آئے تو سہی میری رحمت سے نا اُمید ہو کر نہ بیٹھ جائے۔ اِس عطائے ربّانی پر نفس اور شیطان بے حد پریشان ہوئے۔

آپ بے حد خوش ہوئے۔ رب کی حمد و ستائش کی اور سجدۂ شکر ادا کیا۔

Marfat.com

یوں توبہ کی عظیم نعمت عطا ہوئی۔ جہاں انسان کیلئے گناہ مقدر کیا وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پایاں رحمت کے دروازے بھی اپنے گنہگار بندوں کے لئے ہر وقت کھول دیئے۔

رحمت کے اُن دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ توبہ کا دروازہ بھی ہے۔

Marfat.com

توبہ کے بارے میں

عزیزانِ من ! (اپنے رُوحی اور قلبی بچّوں سے خطاب)

توبہ ایک ایسا لفظ ہے جسے ہر خاص و عام جانتا ہے حتیٰ کہ بچّے تک مگر ہر ایک کو اسے اپنے طریقے سے سمجھتا ہے۔ ایک دُنیا دار ہے جو سَر سے پاؤں تک حرص و لالچ میں ڈوبا ہوا ہے اور دوسرا پرہیزگار ہے جو شریعتِ مقدّسہ کا پابند ہے اور اس کے قوانین پر سچّے دل سے عمل کرتا ہے؛ اور ایک گنہگار ہے جو فسق و فجور میں ڈوبا رہتا ہے۔ اِن سبھی کو توبہ کی ضرورت ہے۔

دُنیا دار اُس وقت یہ لفظ بولتا ہے جب اُسے کوئی دنیاوی مالی یا دوسرا نقصان ہوتا ہے اور جس وجہ سے یہ نقصان ہوتا ہے وہ اُس سے توبہ کرتا ہے جب اُسے نقصان کا علم ہوتا ہے تو وہ انتہائی غم و صدمے کی حالت میں کہتا ہے میری توبہ آئندہ میں یہ رقم ایسے کاروبار میں نہیں لگاؤں گا یا جس شخص سے اُس کو نقصان پہنچا ہوتا ہے اُس کے بارے میں کہتا ہے کہ توبہ ہے میری اگر اُس شخص کی بات کا آئندہ اعتبار کروں۔ یہاں لفظ توبہ استعمال کرنا سراسر ناجائز اور لغو ہے۔

دوسرا شخص پرہیزگار ہے۔ صحیح عقیدے پر ہے۔ شریعتِ مقدّسہ کا ضروری علم بھی رکھتا ہے۔ دِین کے پانچ ستون مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ اُسے

Marfat.com

معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کن کاموں کو کرنے کو کہا ہے اور کن کاموں سے منع کیا ہے ۔ اِسی طرح احادیثِ نبوی سے اور احکامِ شریعہ سے واقف ہے اور جانتا ہے کہ اِن کے مُطابق کونسے کام اُسے نہیں کرنے چاہئیں ۔ یہ شخص ہر وقت ایمانی جذبے اور نفس کے محاسبے کی حالت میں رہتا ہے ۔ اُدھر شیطان، اُس کی ذرّیات اور اس کا اپنا نفس سب اُسکی تاک میں رہتے ہیں ۔ اس کے اندر ابھی اتنی ایمانی قوت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ اپنا دفاع کر سکے ۔ اچانک اُس پہ اِن کمینوں کا تابڑ توڑ حملہ ہوتا ہے ۔ اُسکا دفاع کمزور ہوتا ہے اور اُس سے وہ گناہ سرزد کروا دیتے ہیں یا کسی وجہ سے اُس سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے ۔ تو جونہی وہ سنبھل جاتا ہے وہ دریائے ندامت میں غرق ہو چکا ہوتا ہے ۔ اُسے ایک عجیب دردناک شرمندگی ہوتی ہے اور ایک جان لیوا پچھتاوا لاحق ہو جاتا ہے ۔ وہ جانتا ہے کہ جب اُس نے گناہ کیا اُسکا رَبّ دیکھ رہا تھا اور یہ بھی کہ اُس نے اسلام قبول کرنے کے بعد کچھ عہد بھی کیا تھا ۔ اُس نے رَبّ کی حکم عدولی کی اور شیطان و نفس کے بہکاوے میں آگیا ۔ اور گناہ کر بیٹھا ۔ اب اگر یہ پچھتاوا سچّے دل سے کر رہا ہے تو یہ اُس کی اُس گناہ سے توبہ ہے بشرطیکہ اس میں تین چیزیں ہوں :

(1) اقرارِ گناہ (2) گناہ کرنے کی شرمندگی (3) سچّے دل سے عہد کہ وہ آئندہ یہ گناہ نہیں کرے گا ۔

اُس کی یہ توبہ انشاء اللہ تعالیٰ اُس کو اُس گناہ سے ایسے پاک کر دے گی

Marfat.com

جیسے اُس نے یہ گناہ کیا ہی نہیں۔ اگر گناہ اُس سے اِنہی حالات کے تحت بار بار بھی سرزد ہوں تو اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ وہ اپنے بندے کی بے بسی دیکھے گا اور یہ بھی کہ وہ اللہ کے دشمن شیطان کے ظلم کا شکار ہو گیا اور وہ مظلوم ہو کر اُس کی بارگاہ میں فریاد لے کر آیا ہے۔ لہٰذا مظلوم پر دوگنا رحم کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے پرواہ ہے۔ انسان اُس کی رحمت کا اندازہ اپنی چھوٹی سی عقل سے لگاتا ہے حالانکہ وہ لامحدود ذات ہے اور اس کی رحمت بھی لامحدود اور بے پایاں ہے۔ اس کا اندازہ اپنے ادراک سے نہیں لگانا چاہیئے۔ مانگنے والے اور توبہ کرنے والے سے وہ بے حد خوش ہوتا ہے اور جو توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے اور جو اُس سے نہ مانگے، اُس سے وہ بیزار ہے۔ وہ ایسا داتا ہے جس کی رحمت و کرم کے دروازے ہر وقت کھُلے رہتے ہیں۔ اُس نے تو روزِ ازل ہی عرشِ عظیم پہ لکھ دیا تھا۔ "سبقت لے گئی میری رحمت میرے غصّہ پر۔" مہلت دینا اُس کی سُنّت ہے وہ یکلخت عذاب نازل نہیں کرتا، بندے کو خوب ڈھیر ساری مہلت دیتا ہے تاکہ اپنے گناہ کی معافی کر لے۔ لیکن نصوحی توبہ ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک میں بھی اس کے بارے میں صاف صاف فرمادیا۔ زبانی کلامی کی توبہ جس میں مندرجہ بالا شرائط نہ ہوں وہ مشکوک و ناقابلِ اعتبار اور ناقابلِ قبول ہے اور بقولِ شاعر ؎

توبہ کی پھر توبہ کی توبہ پہ توبہ توڑ دی!
اِس مری توبہ پہ توبہ توبہ توبہ کر اُٹھی

Marfat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :"اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے"۔

تیسرا ایک شخص گنہگار ہے۔ فسق و فجور میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ نام کا مُسلمان ہے۔ اس لئے کہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا۔ اِس سے آگے اُسکو اسلام کا کچھ پتہ نہیں۔ وہ فسق و فجور میں ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ اُس کا ضمیر مرچکا ہے۔ دِل مُردہ ہوچکا ہے۔ اُس کے لئے نیکی و بدی کی تمیز ختم ہو چکی ہے۔ اُس کا آخرت پر یقین نہیں۔ اُس کا عذاب قبر پر یقین نہیں۔ جب یہ نہیں تو اُس کو ڈر کس چیز کا ہے۔ پھر وہ اپنی تسلّی کے لئے "بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" جیسے لغو جملے بولتا ہے۔ یہ بدنصیب و بدبخت شخص ہے۔ ہاں اگر اس کے نصیب میں کسی وقت آگے جا کر اللہ تعالیٰ نے توبہ لکھی ہے اور اُس نے توبہ کرلی، پاک ہوگیا اور دوزخ سے نجات پاگیا تو اُس کی خوش نصیبی قابلِ رشک ہے۔ ایسا ہوتا ہے مگر بہت کم۔ جن کے دِل سیاہ ہوجائیں گناہ کی وجہ سے، اُنہیں نصیحت کرنا بیکار ہے۔ اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ ہاں ایک کام ضرور کیا جائے کہ وہ جن لوگوں کو ہم مشرب بنانا چاہے تو اُن لوگوں کو تبلیغ کرکے باز رکھا جائے یہ بڑے ثواب کی بات ہے، ایسے موقعے ہاتھ سے جانے نہیں دینے چاہئیں۔

اِس بندۂ عاجز کے پاس بے شمار نوجوان لڑکے، مرد، لڑکیاں اور عورتیں جو سب کبیرہ گناہوں میں مبتلا تھے، ذاتی طور پر وقتاً فوقتاً آئے یا اُنکے دردناک خطوط ملے۔ انہوں نے مختلف وعظ سُنے جن میں قبر اور آخرت کے عذاب کے

Marfat.com

ایسے منظر بتائے گئے کہ انہوں نے بخشش و مغفرت سے نا اُمید ہو کر گناہ کے شغل کو اور تیز کر دیا اور یہ سمجھنا شروع کیا کہ اب تو عیش کر لیویں تاکہ آخرت کو تو دنیاوی عیش نہ کرنے کا پچھتاوا نہ ہو۔ جب وہاں جا کر دوزخ میں ہی جلنا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ بہرحال میں نے اپنی علمی استعداد اور اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ان کی تعلیم نہایت نرمی اور پیار سے کی۔ الحمدللہ اُن میں بے شمار آج متقی اور پرہیزگار ہیں اور اُنہیں اس زندگی کی لذّت حاصل ہوتے ہی اپنی گناہ آلود زندگی کی جب یاد آتی ہے تو انتہائی شرمندگی اور تکلیف ہوتی ہے۔

عزیزانِ من! اچھی طرح جان اور مان لو کہ بندے کا اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹنا سب سے زیادہ محبوب ہے۔ سب سے زیادہ پسندیدہ عمل توبہ کا عمل ہے، بخشش کا عمل ہے۔ توبہ کی اصل یہ ہے کہ بندہ آئندہ اِس گناہ کو نہ کرے اور بندے کو نا اُمید نہ ہونا چاہیئے۔ گمراہ لوگ ہی اپنے رَب کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں۔ سچّی توبہ کے بعد قلب آئینے کی طرح جگمگاتا ہے اور اسی چمک کے واسطے سے دُنیا کی ہر بُرائی ظاہر ہوتی ہے۔

توبہ بغیر صدق مجاہدہ کے درست نہیں ہو سکتی اور صدق دل سے مجاہدہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اُس میں صبر موجود ہو اور توبہ۔ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اُس نے اپنے رَب کو پہچان لیا۔ اسی لئے ایک مومن اپنے نفس کی خوب خبر لیتا ہے۔ ہر وقت اس سے برسرِ پیکار رہتا ہے، خواہشاتِ نفس کو کچلتا

Marfat.com

ہے ۔نفس کو خواہشوں اور لذّتوں سے دُور رکھتا ہے ۔خوفِ الٰہی اور تقوے کی تلوار سے اُس کو قتل کرتا ہے ۔ ظاہر کے محاسبے اور باطن کی نگہداشت سے توبہ کو استقامت حاصل ہوتی ہے ۔

اے عزیز! توبہ کا راستہ آزردگی اور پریشانی سے ملتا ہے ۔ توبہ ہر رُوحانی مقام کی اصل ہے اور ہر مقام کا نظم و ربط اور ہر حال کی کلید ہے ـــ اگر تُو سِرّ باطن کی حفاظت نہ کرے، ظاہر کا محاسبہ نہ کرے اور باطن کی نگہداشت نہ کرے تو پھر توبہ کی استقامت کی اُمّید نہ رکھ ۔صحتِ توبہ پر ہی صحتِ اَنابت موقوف ہے ۔ اس لئے نفس کی سرکوبی سے کبھی غافل نہ رہو۔ اپنے رَب سے ہمیشہ اپنے گناہوں اور اپنی لغزشوں کے لئے توبہ کرتے رہو۔ وہ تمہیں معاف فرما دے گا۔تمہارے اعمالِ حسنہ کو شرفِ قبولیت بخشے گا اور عظیم رُوحانی قوت بھی عطا فرمائے گا۔

صبر اہلِ ایمان کا معزز ترین مقام ہے ۔صبر کا ذکر قرآنی اشارات میں نوّے مقامات سے زیادہ آیا ہے لیکن پھر بھی توبہ کا مقام افضل ہے ۔صبر کی حقیقت طمانیتِ نفس سے ہے اور نفس کی طمانیت تزکیہ سے وابستہ ہے اور تزکیہ کا مدار توبہ ہے ۔ ایک درویش فرماتے ہیں جس نے اپنے ظاہر کو مجاہدہ کے ذریعہ آراستہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو مشاہدے سے آراستہ فرمائے گا ۔ضبطِ نفس اور ذکر کے بغیر دل منوّر نہیں ہوگا ۔ نفس کا رول بہت خطرناک ہے ۔ اُسکا طریقہ استدلال ہی گمراہ کُن ہوتا ہے ۔غلطی کی نشاندہی پر بھی درستگی کی طرف نفس قدم

Marfat.com

نہیں اُٹھانے دیتا۔ انسان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو خبر ہے جو بندے کرتے ہیں۔ اس لئے اِس حدیث شریف کو ہمیشہ سامنے رکھے۔

"اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے"۔

توبۃ النّصوح سے مُراد یہ ہے کہ انسان ظاہر و باطن سے سچّی توبہ کرے۔

توبہ کے لُغوی معنی رجوع کرنے کے ہیں۔ غلط راستہ چھوڑ کر سیدھی راہ اختیار کرنا۔ توبہ کے معنی ترک کرنے کے ہیں اور یہ معذرت کی بہترین صورت ہے۔ نصوحی توبہ میں انسان توبہ کے بعد گناہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ترک کر دے اور اپنے عملِ صالح سے یہ ثابت کردے کہ اُس نے مکمّل توبہ کرلی ہے۔ توبہ کے بعد انسان خُدا پر بھروسہ کامل رکھے اور خدا ہی سے رجوع کرے۔ اُسی سے گناہ سے بچنے کی توفیق ہر وقت مانگتا رہے۔

دو چیزیں ہیں ایک۔ حقوق اللہ اور دوسری حقوق العباد۔ حقوق العباد میں توبہ قبول نہیں کی جاسکتی جب تک بندہ معاف نہ کرے یا اگر مظلوم مرگیا ہے تو اس کے وارثین کو شریعتِ مقدّسہ کے احکام کے مُطابق راضی نہ کیا جائے۔ شریعت اسلامی قانون کا نام ہے۔ شریعت کی بنیاد چونکہ قرآن اور سنّت پر ہے اس لئے کسی جماعت یا فرقے کو اس میں تنقید کا حق حاصل نہیں ہے۔

قوانین شریعت دو حصّوں پر مشتمل ہیں :

۱۔ حقوق اللہ ۔ اِن میں عبادت وغیرہ سے متعلّق قوانین و احکام ہیں۔

۲۔ حقوق العباد ۔ اِن میں عدالتی ، سیاسی اور سماجی موضوعات پر احکام

Marfat.com

شامل ہیں۔ کسی عہد میں کسی شخص کو اسلامی شریعت میں ردّوبدل کی اجازت نہیں۔ اِن کو اصل حالت میں ہی تسلیم اور قبول کرنے کا حکم ہے۔

آپ نے انسان کا سفلی پن بھی دیکھا ہوگا۔ بعض ایسے ہیں جو اپنے جُرم سے سرے سے مُنکر ہو جاتے ہیں اور بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی سے کہتے ہیں کہ مَیں نے یہ جُرم کیا ہی نہیں۔ ایسے بھی ملیں گے جو جُرم کو تو تسلیم کرتے ہیں لیکن اپنے آپ کو بری الذّمہ قرار دینے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کرتے ہیں اور جواز ڈھونڈتے ہیں۔

بدترین توبہ وہ ہے جو موت شروع ہونے کے بعد کی جائے اور بدترین پچھتاوا روزِ حشر ہوگا جب زادِ راہ نہ ہوگا اور سخت ترین پریشانی اُس وقت ہوگی جب قبر میں عذاب ہونے لگے گا۔ نصوحی توبہ تو جب ہی مانی جائے گی جبکہ عقیدہ صحیح ہو۔ جب عقیدہ صحیح ہوگا تو اعمال صحیح ہوں گے جب اعمال صحیح ہوں گے تو بارگاہِ ربُّ العزّت سے شرفِ قبولیّت عطا ہوگا۔ اگر دل میں اعتقاد نہ ہو اور صرف زبان سے مانے تو یہ بھی ایک قسم کا کفر ہے۔ بعض لوگ بے عملی کی وجہ سے کافر ہوئے، بعض ضد سے کافر ہوئے، بعض شبہات کی وجہ سے کافر ہوئے اور بعض ہر بات کو جانتے ہوئے محض ضِد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔

عزیزانِ من! اِس چیز کو اچھی طرح سمجھ لو کہ عِشقِ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم دِل میں کُفر نہیں آنے دیتا اور عداوتِ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم دِل میں ایمان نہیں آنے دیتی۔

Marfat.com

میرے پیارے عزیزو! اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ نصوحی توبہ کیا ہے۔ اس کے لوازمات کیا ہیں۔ اِس میں سب سے بڑی اور اہم چیز یہ ہے کہ گنہگار بندہ اپنے رَب تعالیٰ سے صدق دل سے اقرار کرتا ہے کہ اُس کی توفیق سے وہ آئندہ یہ گناہ ہرگز نہیں کریگا اور اس اقرار کے ساتھ ہی ربّ کریم اُس کو ایسا کر دیتا ہے جیسے اُس نے وہ گناہ کیا ہی نہیں۔

Marfat.com

گُناہ کے بارے میں

عزیزانِ من! (رُوحی بچّوں سے خطاب)

توبہ کے موضوع کو چھیڑنے سے قبل اِس بندۂ عاجز نے ضروری سمجھا کہ پہلے کچھ حضرت آدم علیہ السّلام کا بیان ہو۔ آپ نے دیکھا کہ شیطان مَردُود نے اُن پہ کیسا وار کیا۔ اُن سے لغزش سرزد کروائی اور اُن کی اور حضرت حوّا کی جنّت میں رُسوائی کا سامان کیا۔ پھر آپ کو اور حضرت حوّا کو زمین پہ اُتارا گیا کچھ وقت کے لئے۔ سانپ اور مور جنہوں نے حضرت آدم علیہ السّلام سے غدّاری کی اور شیطان کو بھی دنیا میں پھینک دیا اور پھر ستم بالائے ستم حضرت آدم علیہ السّلام کو سراندیپ جسے اب لنکا کہتے ہیں وہاں اُتارا گیا اور حضرت حوّا کو جدّہ میں۔ عرصہ دراز کے بعد آپ کی مُلاقات ہوئی اور جہاں پہ ملاقات ہوئی وہ جگہ متبرک ہوگئی اس کو عرفات کہا جاتا ہے اور ساری دُنیا وہاں حج کے دوران حاضری دیتی ہے۔

شیطان اور اُس کی ذُرّیات کو نیند نہیں آتی وہ ہمہ وقت اولادِ آدم کو خواہ وہ عالِم ہو، فقیر ہو، امیر ہو، غریب ہو، غرضیکہ کوئی بھی ہو اُسے اُس کے دِین سے جُدا کرکے اُسکو گمراہ کرنے کی پُوری پُوری کوشش کرتا ہے۔ اُس کا ایک غُلام انسان کے جسم کے اندر ہر وقت موجود رہتا ہے اور وہ دِل کا پڑوسی ہے اُس کو نفس کہتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحیمی اور کریمی کے صدقے میں نبوّت کا سلسلہ جاری کیا جو ہر دَور میں اللہ تعالیٰ کا پیغام مخلوق کو پہنچاتے ۔سب کا مشن ایک ہی تھا۔ توحید رسالت اور آخرت پر ایمان لانا۔ پہلے نبی ایک خاص قوم کے لئے آتے تھے ۔ایک ایک وقت میں کئی نبی ہوتے تھے۔ آخر وہ وقت آگیا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضور محمدؐ مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مبعوث فرمایا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر نبوّت کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم فرما دیا۔ آپ کو ایک عظیم اور بلند مرتبہ کتاب جو سرچشمۂ ہدایت تمام انسانوں کے لئے ہے' عطا فرمائی۔ کسی نبی کو اپنے مشن میں کامیابی نہ ہو سکی کیونکہ لوگوں کے شیطانی ذہن تھے۔ بدبخت و گمراہ تھے ۔ ہدایت کی طرف کچھ ہی لوگ مائل ہوئے۔ یہ شرف حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا کہ آپ نے اپنا مشن کامیابی سے مکمّل کیا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

پہلے یہ جان لو کہ شیطان کو کیسی طاقت عطا ہے۔

حدیث شریف: "شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح جاری و ساری ہے جس طرح خون جاری و ساری ہے"۔

"وہ اور اُس کا قبیلہ تم کو دیکھتے ہیں' تم اُنھیں نہیں دیکھ سکتے"۔

Marfat.com

"شیطان انسان کے دل کی تاک میں لگا رہتا ہے پس جس وقت ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، وسوسے پیدا کرتا ہے۔ یہ اور اُس کی ذریات انسان سے گناہِ کبیرہ و صغیرہ سرزد کرواتے ہیں۔"

علمأ کے نزدیک گناہِ کبیرہ مندرجہ ذیل ہیں :

(1) شرک کے گناہ پر جمے رہنا (2) خدا کی رحمت سے مایوس ہونا۔ (3) اللہ نے جو ڈھیل اور چھوٹ دے رکھی ہے اس سے بے خوف بن جانا۔ (4) جھوٹی گواہی دینا (5) پاکدامن پر زنا کی تہمت لگانا (خواہ مرد ہو یا عورت) (6) جھوٹی قسم کھانا جس کی وجہ سے حق کو باطل اور باطل کو حق قرار دیا جائے یا ایسی جھوٹی قسم جس سے کسی مسلمان کا مال مارا جائے خواہ بقدر ایک مسواک ہی کیوں نہ ہو (7) جادو (8) شراب اور دوسری نشہ آور چیزیں پینا (9) یتیم کا مال بغیر حق کے کھانا (10) دانستہ اور جان بوجھ کر سود کھانا (11) زنا (12) لواطت (فعل غیر وضع فطری) (13) قتل کرنا (14) چوری کرنا (15) جہاد میں دشمن کے مقابلہ سے بھاگنا (ایک کا دو کے مقابلے میں اور دس کا بیس کے مقابلے میں اور سو کا دو سو کے مقابلے میں فرار ہونا) (16) ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

اور گناہِ صغیرہ مندرجہ ذیل ہیں :

(1) کسی خوبرو اجنبی عورت یا مرد کی طرف جنسی تحریک کے تحت دیکھنا۔ (2) اُس کا بوسہ لینا (3) اُس کے ساتھ لیٹنا مگر جماع نہ کرنا (4) مسلمان بھائی کو گالی دینا (5) تہمتِ زنا کے علاوہ کسی قسم کی شرم اور عار دلانے والی بات کہنا

Marfat.com

(6) مارنا (7) غیبت کرنا (8) چغلی کھانا (9) جھوٹ بولنا۔

اِس کے علاوہ اور بہت سی باتیں گناہِ صغیرہ میں شمار ہوتی ہیں۔

اب یہاں عقائد و اعمال کا بھی اجمالاً ذکر ضروری ہوگیا ہے۔

اچھی طرح سمجھ لو کہ بظاہر کیسے ہی نیک اعمال کیوں نہ ہوں وہ ہرگز قابلِ قبول نہیں جب تک کہ عقیدہ صحیح نہیں ہو۔ باطل عقیدے والے کے اعمال بھی باطل ہوجاتے ہیں۔ اسلئے عقائد کی حد توڑنے والا کافر ہے۔ اعمال کی حدود توڑنے والا فاسق و فاجر۔ شریعتِ مقدّسہ نے زندگی، موت، کھانے پینے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے کی حدیں مقرر کر رکھی ہیں۔ آزادی اچھّی ہے مگر حدود و قیود کے بغیر بہت نقصان دہ ہے جو انسان اپنے آپ کو اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بے نیاز سمجھ لیتا ہے۔ وہ سرکش و باغی ہوجاتا ہے۔ کفر و گناہ کا ارتکاب اِسی لئے ہوتا ہے کہ انسان ان ہستیوں کے تابع فرمان نہیں رہتا۔ نیکوں کے لئے ایمان کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے جیسے وضو کرنا نماز سے پہلے۔ ایمان جڑ ہے، اعمال شاخیں۔ نیکی قبول ہونے کے لئے ایمان، نیتِ خیر یعنی آخرت کمانے کی نیتِ خیر اور کوشش ضروری ہیں۔ ہمارے جسم کے اعضاء رَب تعالیٰ کی امانت ہیں، اِن سے گناہ کرنا امانت میں خیانت ہے۔ اِسی لئے صوفیائے کرام کے مشرب میں نماز کی حفاظت یہ ہے کہ ایسے گناہوں سے بچے جن سے نیکی برباد ہوجاتی ہے۔ اِسی لئے آپ کو قولاً فعلاً عملاً صدق و اخلاص سے دین

Marfat.com

کے مندرجۂ ذیل ستون مضبوطی سے تھامنے چاہئیں:

(1) ایمان (2) صلوٰۃ (3) زکوٰۃ (4) روزہ (5) حج ۔ اور بعض علماء نے جہاد کو بھی چھٹا رُکن قرار دیا ہے۔

مومن کی تہذیب نفس، تزکیۂ باطن شریعت اور طریقت کے مُطابق ہونی چاہیئے کیونکہ آزادانہ طریق سے وہ گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ہماری زندگی کی اساس دین ہے۔ اِسی پر چلنے سے انسان محترم و معزّز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے۔ دین انسان کو ایک صحیح راستے پر چلاتا ہے۔

Marfat.com

گُناہ سے کیسے بچا جائے!

عزیزانِ من! (اللہ تعالیٰ آپ کو نیکیوں کی دولت سے مالامال کرے اور آپ کی عاقبت بخیر کرے۔ آمین)

اب آپ یہ تو جان گئے ہیں کہ ہمارے تین دشمن ہیں جو ہر وقت ہم پر پے در پے حملے کرتے ہیں اور گناہوں میں مُبتلا کر دیتے ہیں۔ یہ شیطان، اُس کی اولاد اور انسان کا اپنا نفس ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ان سے کیسے بچا جائے؟ پہلی اہم چیز یہ ہے کہ اپنے دِین کا ضروری علم ہر قیمت پہ حاصل کیا جائے۔ قرآن کریم پڑھا جائے اور سمجھا جائے خواہ انسان کی عُمر کتنی زیادہ کیوں نہ ہو۔ اِس کے لئے اُسے اُسی طرح وقت نکالنا ہے جس طرح وہ کھانے پینے اور اپنے دوسرے ضروری حوائج کے لئے نکالتا ہے۔

نفس کا خاصہ ہے کہ اگر اُسکو طمع پر ڈال دیا جائے تو وہ اُس کا عادی بن جائیگا۔ اگر قناعت کے راستے پر ڈال دیا جائے تو تھوڑے سے مُسلسل سخت مجاہدہ اور نیکی کی ترغیب دینے سے وہ تابع ہو جائے گا۔ مظہر العجائب اسد اللہ غالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے۔ اے لوگو! قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ اپنے نفس کا تم خود محاسبہ کرو اور اس سے پہلے کہ تمہارے اعمال کا وزن کیا جائے تم خود اپنے اعمال کا وزن کر لو۔ یعنی اے انسان

Marfat.com

تُو خود کو غفلت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی پیشی کیلئے تیاری کرلے۔

حضرت واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا۔ کونسا مقام افضل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ سرِّ باطن کی حفاظت، ظاہر کا محاسبہ اور باطن کی نگہداشت۔ اِن سب سے توبہ کو استقامت حاصل ہوتی ہے۔ مگر اے میرے قلبی عزیز یہ تُو جب ہی کر سکے گا جب تجھے صحیح عِلم اور صحیح عمل حاصل ہو۔ عِلم بغیر عمل وبا ہے اور عمل بغیر عِلم کے گمراہی ہے مگر عمل میں صدق و اخلاص ہونا چاہیئے۔

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بارالٰہ میں عرض کی۔ خداوندا تیری خاص عبادت کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ میری خاص عبادت صِدق و اخلاص سے میرا ذکر ہے۔ صدق بیشمار بُرائیوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکتا ہے۔ صدق کی تلوار نفس کو بھی ہلاک کر دیتی ہے۔ جب اِس حالت میں اُسے موت آتی ہے تو وہ اپنے رَب کی بارگاہ میں سرخرو ہو جاتا ہے۔ وہ بیم و رجا کی منزل میں ضرور ہوتا ہے مگر رجائیت اللہ کے فضل سے اُس پر غالب ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اچھے سلوک کا گمان یقین سے رکھتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص سے نزع کے وقت حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ میری حالت یہ ہے کہ اپنے گناہوں سے خائف ہوں اور خُدا کی رحمت کا بھی اُمیدوار ہوں (یعنی حالتِ بیم و رجا میں ہوں)۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جب ایسے حال (دمِ نزع) میں بندے کے دِل میں یہ دونوں جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اُس بندے کی اُمید بر لاتا ہے اور جس بات سے وہ ڈرتا ہے اُس سے اُس کو مامون کر دیتا ہے۔"

ہر چیز کی اصل ہوتی ہے۔ گناہوں کی اصل حرص، حسد، تکبر" ہیں آپ پائیں گے یہ تینوں تباہ کُن ہیں انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتیں۔ اِس کے علاوہ جب انسان زیادہ کھاتا ہے، زیادہ سوتا ہے۔ ہر طرح سے آرام سے رہنے کی خواہش رکھتا ہے۔ خراب لوگوں میں خلط ملط ہوتا ہے تو پھر وہ بیکار ہوتا جاتا ہے اور شرفِ انسانیت سے گرتا جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بسا اوقات مال و حکومت کی طلب میں انسان کافر بن جاتا ہے اور دل سیاہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ہاں وہ لوگ جو توفیقِ ایزدی سے خوفِ الٰہی سے روتے بھی رہتے ہیں۔ گناہوں کے ساتھ نیکیاں بھی کرتے رہتے ہیں تو اُن کا قلب دو مرحلوں سے گذرتا رہتا ہے کبھی میلا ہو جاتا ہے اور کبھی آنسوؤں سے دُھل کر صاف ہونے لگ جاتا ہے۔ بعض بدنصیب ایسے ہیں کہ وہ نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتے۔ یہ ازلی شقی القلب ہیں اور ان کا مرض لاعلاج ہے۔

یہ کبھی نہ بھُولیئے کہ جسم کی راحت کم کھانے میں ہے، رُوح کی راحت کم گناہ کرنے میں ہے، دل کی راحت کثرت سے ذکر کرنے میں ہے اور زبان کی راحت کم بولنے میں ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اِس حدیثِ مُبارکہ کو کبھی نہ بھُولیں:

"وقت کا صحیح استعمال عبادت ہے اور غلط استعمال خیانت ہے۔"

Marfat.com

جہاں اس کا ذہن خالی ہوا اُسی وقت دشمن کا حملہ ہوجائیگا۔ اب شیطان جیتتا ہے یا آپ جیتتے ہیں یہ تو بعد میں پتہ چلے گا۔

صوفیائے کرام کا ایک قول ہے "الوقت السیف" وقت ایک تلوار ہے یہ تلوار ایسی ہے کہ اگر آپ دشمن پر استعمال کریں تو آپ اپنے دشمنوں کو زیر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اس کی طرف سے غفلت برتیں گے تو یہ تلوار آپ کو کاٹ کر رکھ دے گی۔ ان بزرگوں کا یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے وقت کا صحیح استعمال کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں نکمّا بیٹھے ہوئے دیکھوں کہ نہ تم دُنیا کا کوئی کام کر رہے ہو اور نہ تم اپنی آخرت کو سنوار رہے ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' کا قول ہے کہ جو دن نیکی کے بغیر گذر گیا۔ وہ روئے جانے کے قابل ہے۔

آج ہر چیز قدمیں بڑھ گئی ہے سوائے انسان کے۔ آج سے 60/65 سال کے دَور کو یاد کرتا ہوں تو عقل و ادراک شل ہوجاتے ہیں۔ معاشرہ کس قدر ناقابلِ اصلاح ہوگیا ہے۔ اُس وقت جو انسان اگر خود نمازی یا دیندار نہ تھا لیکن وہ دین کا بے حد احترام کرتا تھا اور علمائے دین اور درویشوں کی تو دِلوں پر حکمرانی تھی۔ اگر جلسے میں ذرا اشارہ کر دیتے تو انگریز سے ٹکرا جاتے اُنکی بندوق کی گولیوں کی پرواہ نہ کرتے۔ اب تو اتنا زوال ہے کہ ساری دُنیا دہشت

Marfat.com

گردی کی لپیٹ میں ہے۔ مولوی صاحبان اور پیر صاحبان کے پاس (ماسوائے چند نفوس قدسیہ کے) ٹھاٹھ دار مکان ہیں، کاریں ہیں۔ انہیں بھی اپنی جان کی حفاظت کے لئے کلاشنکوف بردار محافظ ہر وقت چاہئیں۔ اب وہ گذرتے ہیں تو لوگ اُن کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ ایک وقت تھا اِس بندۂ عاجز کے ساتھ بگڑے ہوئے امیروں سے ملاقات ہو جاتی۔ ذرا دین کی بات آتی تو کہتے کہ یہ میرا Personal Matter ہے۔ میں نے اکثر کو کہا کہ میں نے بے شمار اموات، جنازے اور اُن کی قبروں کے گڑھے بھی دیکھے۔ جرنیلوں کو کرّوفر کے ساتھ سُپردِ خاک ہوتا بھی دیکھا۔ اُن کی وردی اور ٹوپی وغیرہ کو بھی قبر میں رکھتے ہوئے دیکھا لیکن میں نے اُن اللہ کے باغیوں کا بڑا دردناک منظر بھی دیکھا۔ آخری وقت ہے۔ آنکھیں کھُلی ہیں اور ملتجی ہیں کہ کسی نہ کسی طرح بچا لیا جائے اور بچ جائیں تو خُدا کے بندے بن کر رہیں گے۔ قبرستان گئے تو قبر کے گڑھے میں سب پھینک کر آ گئے۔ بَلا سے کفن چور رات کو آ کر کفن اُتار کر برہنہ کر دے۔ حضرت بایزید بسطامی سُلطان العارفین ؒ کے پاس ایک کفن چور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ آپ نے پوچھا سناؤ کیا حال ہے۔ کتنے مُردے دیکھے اور اُن کا قبر میں کیا حال تھا۔ اُس نے کہا حضور کم و بیش ایک ہزار مُردوں کے کفن اُتارے۔ صرف دو۲ مُردوں کے مُنہ قبلہ کی طرف تھے۔ باقی سب کے منہ قبلہ کی طرف سے پھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ ایسا ہی ہے۔

عزیزانِ من! ایمان زبان سے اقرار کرنا، دل سے تصدیق کرنا اور اعضاً

Marfat.com

سے عمل کرنے کا نام ہے۔

سب سے بڑی دولت زبانِ ذاکر، زبانِ شکر اور زبانِ فرمانبردار ہے۔

اور یہ بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ جو کام نبی کے حکم کے خلاف ہو اگرچہ بشکلِ عبادت ہی ہو، گناہ ہے۔

راسخ العقیدہ ہونے کے ساتھ عزیمت اور استقامت ضروری ہیں۔ اپنے نصب العین سے جنون کی حد تک لگاؤ ہونا چاہیئے۔

گناہ سے بچنے کے لئے پہلی ضروری چیز دین کا صحیح علم ہے۔ صحیح علم ہوگا تو آپ راسخ العقیدہ ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یہ علم (یعنی کتاب و سنت کا علم) دین ہے۔ پس جب اُس کو حاصل کرو تو یہ دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔" پھر فرمایا "علم کی آفت بھول جانا ہے اور علم کی بربادی نا اہل کو علم پڑھانا ہے۔"

"جو حصولِ علم کے لئے کوشش کرتا ہے وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے۔"

"علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔"

"انسان کی قدر و قیمت علم کے مطابق ہوتی ہے۔"

"اُس مسلمان کی کوئی قدر و قیمت نہیں جو نہ اُستاد بنا نہ طالب علم۔"

عزیزانِ من! دنیا کے سفر کے لئے بھی انسان رفیق تلاش کرتا ہے تاکہ سفر اچھا کٹ جائے۔ اسی طرح ہم سب یہاں مسافر ہیں اپنے وطن سے دُور اور ہمیں اپنے وطن واپس جانے کیلئے سفر کرنا ہے۔ اُس سفر کے لئے بھی رفیق کی ضرورت

Marfat.com

ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشادِ اقدس ہے "پہلے رفیق کی تلاش کرو اور پھر رستہ چلو"۔

ایمان کا علم دین کے علمائے حق سے ملتا ہے اور ایمان کی حفاظت کسی نفس کُش (یعنی مردِ کامل) کا دامن پکڑنے سے ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں دو طرح کے علوم عطا ہوئے۔ ایک کو ہم نے تم میں پھیلا دیا اور دوسرا یہ ہے کہ اگر میں اُس کو بیان کر دوں تو میرا گلا کاٹ ڈالا جائے (علمِ باطنی)۔ پہلا علم ظاہر ہے جو علماء کے ذریعے سے مُسلسل پہنچ رہا ہے اور دوسرا علم باطن ہے۔ یہ سینے کا علم ہے یہ فقراء کے ذریعے طالبانِ حق کو پہنچ رہا ہے اُن ہی کو جو اس کے اہل ہیں اور اس کی استعداد رکھتے ہیں۔ ہر شخص اپنے مزاج، حالات اور ترجیحاتِ زندگی کو خوب جانتا ہے۔ انسان کو بیعت ضرور کرنا چاہیئے۔ اس کی بے شمار برکتوں سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ بالخصوص آج جبکہ ہر طرف فسق و فجور پھیلا ہوا ہے یہ آپ پر ہے کہ کسی اہلِ ظاہر یعنی عالم کے ہاتھ پر بیعت کریں اور اگر آپ کے اندر جذبات ایسے ہیں جن کی وجہ سے آپ کسی پیرِ طریقت کا ہاتھ پکڑنا چاہتے ہیں تو پھر یہ دیکھ لیں کہ وہ مردِ کامل ہے اور آپکی راہنمائی راہِ سلوک میں صحیح طور پر کر سکتا ہے۔ ظاہری یا باطنی پیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے وسیلے ہیں۔ بیعت کے بارے میں حدیث شریف ہے:

"یعنی جو شخص مر گیا اور اس کی گردن میں بیعت نہیں ہے تو وہ مر گیا

Marfat.com

جاہلیت کی موت اور جس نے اپنے ہاتھ اللہ کی اطاعت میں اُٹھائے وہ روزِ قیامت اللہ سے ملے گا اور اس کے واسطے کوئی حجت نہیں ہوگی"۔

بس اِس راہ میں پیرِ کامل کی دستگیری لازم ہے۔ پس رہبرِ کامل کی تلاش کرو اس کے بغیر محرومی کا سامنا ہے۔

قرآنِ پاک میں ارشاد ہے:

"جو شخص اِس جہان میں اندھا ہے وہ عاقبت میں بھی اندھا رہے گا"۔

عجیب بات یہ ہے کہ فقراء شریعت کا علم علماء سے حاصل کرتے ہیں اور علوم باطنی کے لئے علماء کو فقراء کی غلامی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ بیعت سنّتِ رسُول اللہ ہے۔ پیرِ کامل کی صحبت سے دنیا کی محبّت جاتی رہتی ہے۔ سارا فتنہ اِسی محبّت کا برپا کیا ہوا ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ قدسی ہے "جس طرح ترکِ دُنیا تمام عبادت کی جڑ ہے اُسی طرح حُبِّ دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے"۔ جب قرآنِ کریم میں ارشاداتِ ربّانی اور احادیث نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) مُطالعہ میں رکھو گے تو بفضلہٖ تعالیٰ گناہوں سے بچنے میں بے حد مدد ہوگی۔ اُدھر مُرشدِ کامل کا سایہ۔ اُس کی برکات۔ آپ بیعت کرتے ہی امن کے قلعے میں آجاتے ہیں۔ وسیلہ بڑی چیز ہے۔

عزیزانِ من! کتابیں پڑھتے پڑھتے نگاہ کمزور کیوں نہ ہو جائے اور مجاہدہ کرتے کرتے بیٹھ کبڑی ہی کیوں نہ ہو جائے۔ نفس کمینہ نہیں مرتا۔ یہ کسی مردِ کامل سے بیعت کرنے کے بعد ہی آدھ موا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد

Marfat.com

فرماتا ہے :

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (۵:۳۵)

اے ایمان والو ! ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اُس طرف وسیلہ اور کوشش و محنت کرو اُس کی راہ میں تاکہ فلاح کو پہنچو۔

" اَتَّقُوْا " میں جُملہ اوامر و نواہی شامل ہیں " وَابْتَغُوٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ " سے بیعتِ پیرو مُرشد مراد ہے اور " جَاهِدُوْا " سے ریاضت و مجاہدۂ نفس اور " سَبِيْلِهٖ " سے مُراد راہِ معرفتِ الٰہی ہے یعنی پیرِ کامل سے بیعت کرے۔ اس کے ارشاد کے مُطابق حصولِ معرفت کے لئے ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہے تاکہ دیدارِ الٰہی سے مشرّف ہو۔

عزیزانِ من ! گناہوں سے بچنے کے لئے سب سے زیادہ مجرّب طریقہ ذکراللہ ہے۔ کثرت سے ذکر کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی جگہ زور دیا ہے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تو یہاں تک فرمایا ہے :

" تم خُدائے تعالیٰ کا اِس کثرت سے ذکر کرو کہ لوگ کہنے لگیں کہ یہ تو مجنون ہو گیا ہے "۔

" ہر چیز کے لئے صیقل ہوتا ہے اور قلب کے لئے صیقل ذکراللہ ہے "۔

" خُدا کے ذکر کے سوا اور بہت باتیں نہ کیا کرو۔ اس لئے کہ خُدا کے ذِکر کے سوا کثرت سے اور باتیں کرنا دِل کو سخت کر دیتا ہے اور وہ لوگ جو خُدا سے دُور

Marfat.com

ہیں (یعنی اُس کے ذکر سے غافل ہیں) سخت دِل آدمی ہیں"۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔" ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دِل کی صفائی خُدا کا ذکر ہے اور کوئی چیز خُدا کے عذاب سے بچانے والی ذکرِ الٰہی سے بہتر نہیں"۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔" عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ دُنیا کی باتیں مسجدوں میں کریں گے بس اُس وقت تم اُن لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ خدا کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں"۔

دین کے لئے دیکھ لو کہ کس عالِم سے سیکھ رہے ہو کیونکہ آجکل بدعقیدہ لوگوں کا زور ہے اور زیادتی ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔" خبردار ہو کہ شریروں میں بدترین بُرے علماء ہیں اور بھلے لوگوں میں سب سے بہتر بھلے علماء ہیں۔ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا: " اِسلام کو تباہ کرتا ہے پھسلنا عالِم کا" (یعنی اُس کا غلطی یا گناہ کرنا)۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔" مجھے بتایا گیا ہے کہ جب عالِم بے عمل جہنّم میں داخل ہو گا تو اُس میں اِس قدر بدبو ہو گی کہ اہلِ دوزخ کا دماغ چکرا جائے گا۔ لوگ اُس سے دریافت کریں گے تُو کون ہے؟ تو یہ نہایت حسرت سے کہے گا میں ایسا عالِم ہوں جس نے اپنے عِلم سے کوئی نفع حاصل نہیں کیا"۔

اے عزیز! ذکر کی جہاں اتنی فضیلت بیان کی گئی ہے وہاں اہلِ ظاہر سے

Marfat.com

تُو ذکرِ لسانی کا سبق لے سکے گا۔ باقی بے شمار ذکر ہیں جیسے کہ ذکرِ قلبی، ذکرِ رُوحی، ذکرِ سرّی اور ذکرِ خفی وغیرہ اور یہ کہ ذکرِ لسانی سے ذکرِ قلبی ہزار درجہ افضل ہے اور ذکرِ قلبی سے ذکرِ رُوحی ہزار درجہ افضل ہے اور ذکرِ رُوحی سے ذکرِ سرّی ہزار درجہ افضل ہے اور ذکرِ سرّی سے ذکرِ خفی ہزار درجہ افضل ہے۔ یہ سب اور ان سے متعلق دیگر سِرّ تو پیرِ کامل سے ہی حاصل کر کے اپنے نفس کو ہلاک کریگا اور تیرے اندر نفس ہی تو منبعِ شر ہے۔ یہی دل کو خراب کرتا ہے اور تجھے گناہ کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔

نفس کے بارے میں حدیث شریف ہے:

جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا
اُس نے اپنے پروردگار کو بقا سے پہچانا

انسان بڑی بھُول میں ہے۔ غفلت کی انتہا کی وجہ سے اسے یاد ہی نہیں آتا کہ اس نے اپنے رَب تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے اور اگر اعمال خراب ہوئے تو جہنّم کا ایندھن بننا ہے اور قیامت کا دِن وہ دِن ہے جب نفسا نفسی ہوگی کوئی کسی کو اپنی نیکی نہیں دیگا اور اس کی نجات کا کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ اگر اُس نے اِس دُنیا کو فانی سمجھا ہوتا تو وہ اُس کو برباد کرتا اور اپنے نیک اعمال سے آخرت کے گھر کو آباد کرتا۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اُس کو ایک نہایت بامعنی کہانی سنائی۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

Marfat.com

نے فرمایا۔ ایک شخص کے تین دوست تھے۔ یہ شخص جب بیمار پڑا اور مرنے کے قریب ہوا تو اُس نے اپنے ایک دوست سے دریافت کیا تم اِس وقت میری کیا مدد کر سکتے ہو۔ دوست نے بے بسی میں عرض کیا کہ آپ جانتے ہیں میں نے ہمیشہ بُرے وقت میں آپ کا ساتھ دیا ہے اور عمر بھر خدمت کرتا رہا ہوں لیکن افسوس کہ میرے پاس موت کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اُس شخص نے دوسرے دوست کو طلب کیا اور مدد چاہی۔ اُس نے کہا۔ میں آپ کی اِس مشکل وقت میں اِتنی مدد کر سکتا ہوں کہ اگر آپ وفات پا جائیں تو آپ کو نہلا کر کفن پہنا دوں اور عمدہ سی قبر میں دفنا کر مزار پر پھول چڑھا دوں۔ پھر تیسرے دوست سے پوچھا۔ تم کیا مدد کر سکتے ہو۔ اُس نے کہا۔ آپ فکر نہ کریں۔ موت کے بعد آپ کا ساتھ دوں گا۔ قبر میں جاؤنگا اور آپ کے ساتھ رہونگا اور قیامت والے دِن آپکے ہمراہ قبر سے نِکلونگا۔ قصّہ سُنانے کے بعد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پوچھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ تینوں دوست کون تھے۔ وہ شخص بولا۔ نہیں میں نہیں جانتا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ پہلے کا نام "مال" دوسرے کا "عیال" اور تیسرے کا "اعمال"۔

عزیزانِ من! خوش نصیب ہے وہ مومن جو مجاہدۂ نفس میں کامیاب ہوا اور اُس کے بعد نُور اس کے سینہ میں داخل ہوا۔

حدیث شریف ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ ارشادِ ربانی پڑھا "جس کو اللہ ہدایت دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو اُس کے سینہ کو اسلام کیلئے کھول دیتا ہے۔"

Marfat.com

اُس کے بعد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب نورُ سینہ میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کھُل جاتا ہے ۔ لوگوں نے کہا ۔ اے اللہ کے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کیا اس کی کوئی مخصوص علامت ہے ۔ فرمایا ہاں اس کی مخصوص علامت ہے کہ آدمی کا دل اِس دُنیا سے اُچاٹ ہو جاتا ہے اور ہمیشگی کے گھر کا وہ مشتاق ہو جاتا ہے اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری میں لگ جاتا ہے ۔

گناہ سے بچنے کے لئے اچھی صحبت کا اختیار کرنا اپنے اوپر لازم کر لو ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالع ترا طالع کند

ارشادِ ربّانی ہے "سچے لوگوں کا ساتھ اختیار کرو ۔ اور ارشادِ نبوی ہے کہ نیک صالح دوست کی مثال عِطر فروش کی سی ہے اگر وہ تمہیں عِطر نہ دے تو اُس کی خوشبو تو تجھ تک پہنچتی رہے گی ۔ اِسی طرح بُرے دوست کی مثال لوہار کی سی ہے اگر اس کی روشن کردہ آگ تجھے نہ جلائے تو اُس کی گرمی تو تجھ تک پہنچے گی جو یقیناً نقصان دہ ثابت ہوگی"۔

حدیث شریف :

"بُرے دوست سے تنہائی بہتر ہے اور تنہائی سے صالح دوست بہتر ہے"۔

اگر کسی انسان کو پہچاننا ہو تو اُس کو کردار یا اُس کے دوست کے ذریعے سے پہچانیے ۔

عزیزانِ من ! قرآنِ کریم ، احادیث شریف اور اقوالِ آئمہ کرام میں اچھے

Marfat.com

دوست کی محفل میں بیٹھنے کی بار بار تاکید آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزی سے اُمید رکھتا ہوں کہ مندرجاتِ بالا آپ کو گناہوں سے بچنے میں کافی راہنمائی کریں گے۔ کیونکہ آپ جتنا گناہ سے بچیں گے یا بچنے کی کوشش کریں گے اُتنی ہی آپ کی توبہ پائیدار اور برکت والی ہوگی۔

Marfat.com

زہد و تقویٰ اور محاسبۂ نفس سے
توبہ کی حفاظت کرو

مشائخ اور ائمہ کرام کے زرّیں اقوال :

غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

—"اگر کوئی یہ کہے کہ (حصولِ تقویٰ) کے طریقے کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے تو اُس کو بتا دیا جائے کہ اس راستہ کے حصول کا مدار ہے سچّے دل سے اللہ کی پناہ حاصل کرنا۔ سب سے الگ ہو کر اللہ کا ہو جانا، اُسی کے اوامر و نواہی کی تعمیل کر کے اُس کی اطاعت و بندگی کی پابندی، اپنے آپ کو تقدیرِ الٰہی کے سُپرد کر دینا، اُس کے حدود کی حفاظت کرنا اور ہمیشہ اپنے حال کی نگہداشت کرنا۔"

—" بیک وقت اگر تمام گناہوں سے توبہ ممکن نہ ہو تو بعض گناہوں سے توبہ کرنا اور بعض سے نہ کرنا جائز ہے۔ مثلاً کبیرہ گناہوں سے توبہ کرے اور صغیرہ سے نہ کرے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبائر بڑے گناہ ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے عتاب اور سخت عذاب میں مبتلا کرنے والے ہیں' اور صغیرہ گناہوں کا درجہ کمتر ہے اس لئے ان کی معافی کا راستہ قرینی ہے۔ یہ خیال کر کے کبائر سے توبہ کرنا دشوار نہیں ہے۔ اس کے بعد جب دل میں ایمان و

Marfat.com

یقین مستحکم ہو جائے اور ہدایت کے انوار ظاہر ہو جائیں اور اللہ کی طرف رجوع ہونے میں بندہ کا سینہ کھل جائے تو اُس وقت تمام صغائر اور کبائر سے' گناہوں کی باریکیوں' شرکِ خفی' دلوں کے گناہ اور مقامات وحالات کے تمام گناہوں سے توبہ کرے بلکہ اس کے بعد تو ہر مقام اور ہر حالت کے گناہ سے بھی توبہ کرتا رہے گا۔"

تقویٰ کی تکمیل کی شرائط

"انسان جب تک ان دس باتوں کو پورا نہ کرے اُس وقت تک اُسے کامل تقویٰ حاصل نہیں ہوگا :

(1) غیبت سے زبان کو روکنا

(2) بدگمانی سے بچنا اور پرہیز کرنا

(3) مزاح سے اجتناب کرنا

(4) نامحرم سے آنکھیں بند رکھنا

(5) زبان (گفتگو) کی سچائی

(6) اللہ کے احسان کو پہچاننا تاکہ مغرور نہ ہو جائے

(7) راہِ حق میں مال کو خرچ کرنا ' ناجائز راستہ میں خرچ نہ کرنا

(8) دُنیا میں عروج اور غرور کا طالب نہ ہونا

(9) نماز پنجگانہ کی اُن اوقات میں حفاظت (اُن کو ادا کرنا) اور

Marfat.com

اُن کے رکوع و سجود میں پابندی کرنا

(10) مذہب سنّت و الجماعت پر قائم رہنا۔"

—— حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

" آدمی اُس وقت تک متّقی نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے نفس سے اُس سے بھی زیادہ حساب فہمی نہ کرے جس طرح ایک بخیل شریکِ تجارت اپنے شریک سے کرتا ہے یا ایک ظالم بادشاہ اپنے دیوان سے۔"

—— حضرت بوتراب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

" منزلِ تقویٰ سے پہلے پانچ گھاٹیاں آتی ہیں جب تک تو اُن کو عبور نہیں کرے گا منزلِ تقویٰ تک نہیں پہونچ سکتا۔

(1) نعمت پر فقر کو ترجیح (2) بقدرِ کفایت روزی کو کثیر روزی پر ترجیح (3) ذلّت کو عزّت پر ترجیح (4) رنج کو راحت پر ترجیح (5) موت کو زندگی پر ترجیح دینا۔"

—— حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

" توبہ کے بعد کا ایک گناہ توبہ سے پہلے کے ستّر (70) گناہوں سے بدتر ہے۔"

—— حضرت سہل بن عبد اللہ نے فرمایا :

" توبہ یہ ہے کہ تُو اپنے گناہوں کو نہ بھُولے"۔ (یہ اپنے مُریدوں اور اُن لوگوں کے احوال کی طرف اشارہ ہے جو کبھی تو اپنے نفع کے سلسلے میں سوچتے

Marfat.com

ہیں اور کبھی نقصان پر افسوس کرتے ہیں)۔

—— حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"توبہ یہ ہے کہ اپنے گناہوں کو بھول جاؤ" (یہ محققین کی توبہ کی طرف اشارہ ہے)۔

—— حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی غفلت سے"۔

—— حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"توبہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ سے توبہ کی جائے"۔

—— حضرت عبداللہ بن محمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ایک توبہ کرنے والا تو اپنی لغزشوں سے توبہ کرتا ہے۔ ایک تائب غفلت سے توبہ کرتا ہے اور ایک توبہ کرنے والا برائیوں کے دیکھنے سے توبہ کرتا ہے"۔

—— حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"خالص توبہ یہ ہے کہ تائب کے ظاہر و باطن میں معصیت کا شائبہ بھی باقی نہ رہے"۔

—— ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"توبہ دو طرح کی ہے۔ توبہ انابت اور استجابت۔ توبہ انابت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے توبہ کرے۔ توبہ استجابت یہ ہے کہ بندہ خداوند تعالیٰ کے لُطف و کرم سے حیا کرتے ہوئے توبہ کرے"۔

Marfat.com

— حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بغیر توبہ کے مغفرت کی اور بغیر عمل ثواب کی اُمید نہ رکھ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہونا اُس کے غضب میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے اعمال کا ارتکاب کرنا جن سے وہ راضی نہ ہو اور اُس پر مغفرت کی آرزو کرنا تیری آرزو کی فریب خوردنی ہے۔

Marfat.com

توبہ واستغفار کے بارے میں
چند ارشاداتِ ربّانی

اے ایمان والو! اللہ کی طرف توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

اور جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے، بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے معافی چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے۔ پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اُس سے بخشش مانگنے اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

Marfat.com

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رَب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی - بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا -

---

بے شک وہ جو ایمان لا کر کافر ہی رہے اور پھر اور کفر میں بڑھے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی -

---

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ اُنہی کی ہے جو نادانی سے گناہ کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کر لیں۔ ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے -

---

تم میں سے جو نادانی سے کچھ بُرائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے -

---

اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا بُرا۔ قریب ہے کہ اللہ اُن کی توبہ قبول کرے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے -

---

اور اپنے رَب سے معافی چاہو۔ پھر اُس کی طرف رجوع لاؤ۔ بے شک

Marfat.com

تمہارا رب مہربان محبّت والا ہے۔

پھر بے شک تمہارا رب اُن کے لئے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر اُس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں۔ بیشک تمہارا رب ضرور بخشنے والا ہے۔

ہاں جو کوئی زیادتی کرے اور پھر بُرائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

اُتاری گئی ہے یہ (بلند مرتبہ) کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو گُناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب کرنے والا اور بڑے انعام والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف پھرنا ہے۔

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں اُن کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں توبہ قبول کرنیوالا مہربان۔

مگر جنہوں نے اُس کے بعد توبہ کی اور آپا سنبھالا تو ضرور اُنکا بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

اور تم میں سے جو مَرد اور عورت ایسا کام کرے، اُن کو ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو اُن کا پیچھا چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تو وہ جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اُس پر رجوع فرمائے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر بے شک تمہارا رب اُن کے لئے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر اُسکے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں۔ بے شک تمہارا رب اُس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنّت میں جائیں گے اور اُنہیں کچھ نقصان نہیں دیا جائے گا۔

اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں۔ اُسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اچھّا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

مگر وہ جو اُس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں تو بے شک اللہ بخشنے

Marfat.com

والا مہربان ہے۔

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھّے کام کرے تو ایسوں کی بُرائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دیگا اور بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھّے کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیئے تھی۔

ہاں جو کوئی زیادتی کرے اور پھر بُرائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

تو وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھّا کام کیا۔ قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو۔

کیا اُنہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقے خود اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

Marfat.com

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ اُنہی کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھے۔ پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں۔ ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

اور وہ توبہ اُن کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کی موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ اُن کی جو کافر مریں۔ اُن کے لئے تو ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور یہ کہ اپنے رَب سے معافی مانگو اور پھر اُسی کی طرف توبہ کرو۔ تمہیں بہت اچھّا برتنا دے گا ایک ٹھہرائے وعدے تک اور ہر فضیلت والے کو اُس کا فضل پہنچائیگا اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر بُرے عذاب کا خوف کرتا ہوں۔

تو اپنے رَب کی ثنا کرتے ہوئے اُس کی پاکی بولو اور اُس سے بخشش مانگو۔ بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

Marfat.com

استغفار اور توبہ کے بیان میں
چند احادیثِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

(1) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ قسم ہے خدا کی میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں ستّر (70) بار سے زیادہ۔

(2) فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لوگو! توبہ کرو خدا سے۔ میں توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں سَو (100) بار۔

(3) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو خدا تم کو ختم کردے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کرے اور خدا سے مغفرت چاہے اور پھر خدا اُن کے گناہوں کو بخش دے (اِس سے مقصود گناہ کی ترغیب نہیں بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے)۔

(4) ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ خداوند تعالیٰ دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے اپنا ہاتھ دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا اور وہ اِس

Marfat.com

توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہیگا جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے یعنی قیامت تک۔

(5) عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اُس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔

(6) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک بندہ نے ایک گناہ کیا اور پھر کہا۔ اے پروردگار میں نے گناہ کیا تُو اُس کو معاف کردے۔ یہ سُن کر خداوند تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندہ کو اس کا علم ہے کہ اُس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو (جب اُس کا جی چاہے) اور پکڑتا ہے گناہوں پر (جب اُس کا جی چاہے) پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ کے گناہ کو۔ پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچُھ دن۔ اُس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اِس کو معاف کردے۔ پس کہا خدا نے فرشتوں سے۔ جانتا ہے میرا بندہ کہ اُس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں پر۔ بخش دیا ہے میں نے اس کو۔ پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے اور یہ کہتا ہے۔ اے رَب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے تو اُس کو بخش دے۔ پس کہا خداوند تعالیٰ نے فرشتوں سے' میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اُس کا ایک رَب ہے جو معاف کرتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر۔ پس بخشا میں نے اُس کو۔ اب

Marfat.com

وہ جو چاہے کرے۔

(7) جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے خدا کی فلاں شخص کو خدا نہیں بخشے گا اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ کون ہے وہ جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشونگا۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔

(8) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہیگا اور مجھ سے اُمید رکھے گا (یعنی مجھ سے مانگتا رہے گا اور بخشش کی اُمید رکھے گا) میں بخشوں گا تجھ کو خواہ تو نے کتنا ہی بُرا کام کیا ہو اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے (یعنی تیرا بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں)۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہونچ جائیں پھر تُو مجھ سے معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں بخش دونگا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اِس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو اور میرے ساتھ تو نے کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھری ہوئی بخشش لیکر آؤں گا۔

(9) ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں

Marfat.com

کے بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں تو میں اُس کو بخش دونگا جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

(10) ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص استغفار کو اپنے اُوپر لازم قرار دے تو اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اُس کے لئے نکال لیتا ہے اور ہر غم ورنج سے اُس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اُسکو گمان بھی نہیں ہوتا۔

(11) ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس شخص نے ہر گناہ پر استغفار کی۔ اُس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا یعنی ہمیشہ اُس گناہ کو نہیں کیا۔ اگرچہ اُس نے دن میں ستّر (70) بار اُس گناہ کو کیا ہو اُس کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔

(12) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ ہر انسان خطاکار ہے (یعنی ہر شخص گناہ کرتا ہے) اور بہترین گنہگار یا خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

(13) ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ شیطان نے عرض کی قسم ہے تیری عزّت کی اے پروردگار میں تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک کہ اُن کی رُوحیں اُنکے جسموں میں ہیں۔ پروردگار بزرگ وبرتر نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزّت اور اپنے جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ہمیشہ

Marfat.com

اُن کو بخشتا رہوں گا۔

(14) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی اُس وقت تک جب تک کہ خرخرہ یعنی موت کا گراہیں لگتا۔

(15) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ یعنی وہی ہے مالک تقویٰ کا اور وہی ہے مالک بخشش کا اور پھر فرمایا کہ تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میں اِس قابل ہوں کہ لوگ میرے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے بچیں پس جو شخص اس سے بچتا ہے میں اِس قابل ہوں کہ اُس کو بخش دوں۔

(16) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں تشریف فرما ہوتے تو ہم آپ کے اِس استغفار کو شمار کرتے۔ آپ ایک ایک نشست میں اِن کلموں کو سو(100) بار فرماتے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ اِلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

(17) بلال بن یسار بن زید کہتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے اور اُن سے بیان کیا اُن کے والد نے کہ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے، بخش دیئے جاتے ہیں اُس کے گناہ اگرچہ وہ بھاگا ہو جہاد سے۔

(18) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ جنّت میں نیک بندہ کا درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے اے پروردگار مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا؟ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت۔

(19) عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ قبر میں مُردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے وہ ہر وقت اپنے متعلقین یعنی ماں باپ بھائی یا دوست کی طرف دُعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت دُعا اُس کو پہنچتی ہے تو وہ اُس کے نزدیک دُنیا اور دُنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور خداوند تعالیٰ قبر والوں کو دُنیا والوں کی دُعا کی بدولت اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ اور زندوں کی طرف سے مُردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔

(20) عبداللہ بن بسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے۔

(21) ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ خداوند تعالیٰ بخشتا ہے اپنے بندے کے گناہوں کو جبتک بندہ کے اور رحمتِ حق کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ نے پوچھا یا رسُول اللہ! پردہ کیا ہے۔ فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔

(22) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص خدا سے اس حال میں ملے کہ اُس کے برابر کسی کو نہ مانتا ہو یعنی

Marfat.com

شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے اُوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے تو خدا اُن کو بخش دے گا۔

(23) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

(24) ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جنّت تمہاری جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی کی مانند ہے۔ (اس لئے انسان کو چاہیئے کہ کثرت سے توبہ کر کے جنّت کے قریب رہے اور دوزخ سے دُور)۔

(25) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے وصیّت کی کہ جب وہ مَر جائے تو اُس کو جلا دینا اور اُس کی آدھی راکھ کو جنگل میں اُڑا دینا اور آدھی دریا میں بہا دینا۔ پس قسم ہے خدا کی اگر اللہ کو اُس پر قابو حاصل ہو گیا تو وہ اُسکو ایسا عذاب دے گا کہ دُنیا میں (آج تک) کسی کو نہ دیا ہو گا۔ پس جب وہ مَر گیا تو اُس کے بیٹوں نے اُس کی وصیّت کے موافق عمل کیا پھر خدا نے حکم دیا دریا کو اور جمع کی وہ راکھ جو اُس کے اندر تھی۔ پھر خداوند تعالیٰ نے (اُس بندے) سے پوچھا۔ تُو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے عرض کی پروردگار تیرے خوف سے اور تُو خوب

Marfat.com

جانتا ہے۔ پس بخش دیا اللہ نے اُس کو۔

(26) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور پوچھا تم کون لوگ ہو۔ انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ اِس جماعت میں ایک عورت ہانڈی پکا رہی تھی اور اُس کا بیٹا اُسکے پاس تھا۔ جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا تو عورت لڑکے کو پیچھے ہٹا لیتی۔ پھر وہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ کیا آپ خُدا کے رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ فرمایا۔ ہاں۔ عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ کیا اللہ بہت رحم کرنے والا نہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔ عورت نے پوچھا۔ کیا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچّوں پر رحم کرتی ہے۔ فرمایا ہاں۔ عورت نے کہا ماں تو اپنے بچےّ کو آگ میں نہیں ڈالتی۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا اور روتے رہے۔ پھر سر اُٹھا کر فرمایا۔ خداوند تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں کرتا مگر صرف اُن لوگوں پر جو سرکش ہیں اور اللہ سے سرکشی کرتے ہیں یعنی اُس کا حکم نہیں مانتے اور لا الٰہ اِلاّ اللہ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔

(27) ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنو اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانویں (99) قتل کئے تھے پھر وہ بنو اسرائیل سے یہ پوچھتا ہوا نکلا کہ اُس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں۔

Marfat.com

وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اُس سے پوچھا کہ کیا اُس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ عابد نے کہا۔ نہیں۔ اُس نے عابد کو بھی مار ڈالا اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھر ایک شخص نے اُس سے کہا تو فلاں آبادی میں جا اور (اُس کا) نام و پتہ بتایا۔ (چنانچہ وہ اُدھر چل دیا) راستہ میں اُس کو معلوم ہوا کہ موت قریب ہے۔ وہ آدھا راستہ طے کر چکا تھا۔ موت کو قریب پاکر اُس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا یعنی جب موت نے اُس کو آلیا تو وہ لیٹ گیا اور سرک کر اپنے سینے کو اُس آبادی کی طرف بڑھا لیا گویا اُس نے آدھے راستے سے زیادہ طے کر لیا۔ موت کے فرشتے جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں تھے۔ اُس کی رُوح قبض کرنے آئے اور دونوں میں جھگڑا ہوا کہ کون اس کی رُوح قبض کرے (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) خداوند تعالیٰ نے اُس بستی کو جدھر وہ توبہ کے ارادے سے جا رہا تھا حکم دیا کہ وہ میّت کو اپنے سے قریب کرے یا میّت کے قریب ہو جائے اور جس آبادی سے وہ چلا تھا اُس کو حکم ہوا کہ تو میّت سے دُور ہو جا پھر خداوند تعالیٰ نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو۔ چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا۔ ناپنے سے معلوم ہوا کہ جدھر وہ جا رہا تھا اُدھر کا فاصلہ ایک بالشت سے کم ہے۔ پس خُدا نے اُس کو بخش دیا۔

Marfat.com

نصوحی توبہ کے
چند ایمان افروز واقعات

غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسرائیلی روایات میں آیا ہے کہ ایک رنڈی گانے کا پیشہ کرتی تھی۔ لوگوں کو اپنے حُسن و جمال سے فتنہ میں ڈال رکھا تھا۔ اس کے گھر کا دروازہ ہمیشہ کھُلا رہتا تھا اور وہ خود کھُلے دروازے کے پاس تخت پر بیٹھا کرتی تھی۔ جو شخص اُدھر سے گزرتا اور اُس کو دیکھتا فریفتہ ہو جاتا مگر اُس کے پاس آنے کی اجازت اُسی وقت ملتی جب وہ دس دینار دیتا یا اُس سے زیادہ رقم پیش کرتا۔ ایک روز کوئی اسرائیلی زاہد اُدھر سے گزرا۔ اچانک اُس عابد کی نظر اُس فاحشہ عورت پر پڑی وہ عابد بھی اُسے دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا لیکن عابد نے اپنے نفس سے جنگ شروع کر دی یہاں تک کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی کہ وہ اِس گناہ کی خواہش اس کے دِل سے دُور کر دے۔ وہ برابر اپنے دل کو قابو میں کئے رہا مگر آخر کار دل بے قابو ہو گیا۔ یہاں تک کہ اُس کے پاس جس قدر مال و متاع تھا وہ سب اُس نے فروخت کر دیئے اور جس قدر دیناروں کی ضرورت تھی جمع کر کے اُس فاحشہ عورت کے دروازے پر آیا۔ فاحشہ نے عابد سے کہا کہ دینار اس کے

Marfat.com

وکیل کے سپرد کر دے پھر اُس کے پاس آئے۔ عابد نے اُس کے کہنے کے مطابق کیا۔ وہ اس کے سامنے بنی سنوری بیٹھی تھی۔ عابد دینار دیکر اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ جب عابد نے ہاتھ بڑھا کر اس سے لُطف اندوز ہونے کا قصد کیا تو اللہ تعالےٰ نے اُس کی سابقہ عبادت اور اپنی رحمت سے اُس کو اس طرح بچا لیا کہ عابد کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے اُس کی ناگفتنی حالت کو دیکھ رہا ہے اور وہ اِس فعلِ حرام میں مصروف ہے۔ ہائے ہائے میرے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔ پس اُس وقت عابد کے دل میں خوفِ خدا پیدا ہوا اور وہ سارے بدن سے کانپنے لگا۔ اُس کا رنگ فق ہو گیا۔ بدکار عورت نے اُسکا اُڑا رنگ دیکھ کر پوچھا۔ کیا بات ہے؟ عابد نے کہا۔ میں اپنے رَب سے ڈر رہا ہوں مجھے واپس جانے دو۔ عورت نے کہا۔ تم بھی خوب ہو۔ سینکڑوں لوگ تو میری آرزو کرتے ہیں کہ مجھے پا لیں اور تم میری محبّت سے منہ موڑ رہے ہو! عابد نے کہا۔ میں اپنے اللہ سے ڈرتا ہوں۔ رہا وہ مال جو میں نے تم کو دیا وہ مجھے واپس نہیں چاہیئے۔ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔ وہ تم ہی لے لو اور مجھے جانے دو۔ فاحشہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تم نے اب سے پہلے یہ لُطفِ صحبت نہیں اُٹھایا ہے۔ عابد نے کہا۔ ہاں! پھر فاحشہ نے اس کا نام و پتہ دریافت کیا۔ عابد نے اپنا اور اپنے گاؤں کا نام بتا دیا۔ اُس کے بعد عورت نے اُس کو جانے کی اجازت دیدی۔ عابد اُفتاں و خیزاں اپنی حالت پر گریہ کناں وہاں سے واپس آیا۔

اُس کے بعد اُس عابد کی برکت سے عورت کے دل میں بھی اللہ کا خوف

Marfat.com

پیدا ہوا اور دِل میں کہنے لگی کہ ___ اُس شخص کا تو یہ پہلا گناہ تھا اور اس کے دل میں اللہ کا اس قدر خوف پیدا ہوا۔ میں تو اتنے برسوں سے یہ گناہ کر رہی ہوں اور میرا رَب بھی وہی ہے جو اس (شخص) عابد کا ہے۔ ڈرنا تو مجھے چاہیئے تھا۔ اُس کے بعد اُس فاحشہ عورت نے اپنا دروازہ لوگوں پر بند کر دیا۔ شریفانہ لباس پہن کر اللہ کی یاد میں مصروف ہوگئی۔ ایک دن اُس عورت نے سوچا کہ اب اُس عابد کے پاس چلنا چاہیئے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ مجھ سے نکاح کر لے۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں اپنے دِین کی باتیں اُس سے سیکھ لونگی اور وہ اللہ کی عبادت میں میرا ممدو معاون ہوگا۔ یہ سوچ کر اُس نے اپنا تمام سامان اور روپیہ پیسہ اپنے ساتھ لیا اور عابد کے بتائے ہوئے پتہ پر پہنچکر عابد کے متعلق لوگوں سے پوچھا۔ لوگوں نے عابد کو بتایا کہ ایک عورت آئی ہے اور آپکو دریافت کر رہی ہے۔ عابد اُٹھ کر اُس عورت کے پاس پہنچا تو عورت نے اپنے چہرے سے نقاب اُلٹ دیا تاکہ عابد اُس کو پہچان لے۔ عابد نے اُس کو پہچان لیا اور اسی کے ساتھ اُس کو اپنا گناہ بھی یاد آگیا۔ ایک چیخ ماری اور گر پڑا۔ گرتے ہی اُس کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ___ اب تو وہ عورت بہت گھبرائی اور اپنے آپ کو بہت کوسنے لگی اور کہنے لگی کہ جس کے لئے میں نے گھر چھوڑا وہ خود ہی دُنیا چھوڑ کر چلا گیا۔ اُس نے لوگوں سے پوچھا۔ کیا اس کے رشتہ داروں میں کوئی ایسا شخص ہے جو مجھ سے شادی کر لے۔ لوگوں نے بتایا۔ عابد کا ایک بھائی نیک اور صالح ہے لیکن وہ مفلس اور تنگدست ہے۔ عورت نے کہا کچھ مضائقہ

Marfat.com

نہیں' میرے پاس کافی مال موجود ہے چنانچہ عابد کے بھائی نے اُس عورت سے نکاح کرلیا۔ نکاح کے بعد اس صالح عورت کے بطن سے سات لڑکے پیدا ہوئے جو سارے کے سارے بنی اسرائیل کے نبی تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں ایک شخص توبہ پر پختہ نہ رہتا تھا۔ توڑ دیتا تھا۔ 20 سال تک اسی حالت میں رہا۔ وحی ہوئی کہ میرے بندے سے کہو میں اُس پر غضبناک ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُس آدمی کو یہ پیغام پہنچایا۔ وہ بڑا غمگین ہوا اور صحرا کی طرف چل پڑا۔ وہ کہہ رہا تھا اے میرے خدا! کیا تیری رحمت ختم ہوگئی' یا تجھے میری نافرمانی نے نقصان دیا' یا تیری معافی کے خزانے ختم ہوگئے' یا تو نے اپنے بندوں پر بخل کیا۔ کونسا گناہ تیری بخشش کی صفت سے بڑا ہے۔ کمینگی تو میری پیدائشی فطرت ہے۔ کیا میری صفت تیری صفت پر غالب آگئی۔ جب تو اپنے بندوں سے رحمت بند کردے گا تو وہ کس سے اُمید رکھیں گے۔ اگر تیری رحمت ختم ہوگئی ہے اور مجھے عذاب دینا لازم ہوگیا ہے تو پھر اپنے تمام بندوں کا عذاب مجھ پر کردے۔ میں اپنی جان اُن کے بدلے میں پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے وحی کی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس اور فرمایا اُس کے پاس جاؤ اور کہو کہ تیرے گناہ زمین کے برابر بھی ہوں تب بھی بخش دونگا۔ تُو نے میرے کمالِ قدرت اور کمالِ رحمت کو جان لیا۔

Marfat.com

بنی اسرائیل کا ایک شخص عابد و پرہیزگار تھا مگر کنبہ کافی بڑا تھا۔ فاقے پہ فاقے ہو رہے تھے۔ بیوی سے یہ حال نہ دیکھا گیا تو وہ ایک تاجر کے گھر گئی۔ سارا ماجرا سُنایا اور بچّوں کے لئے کھانا مانگا۔ تاجر بولا دیدوں گا بشرطیکہ تم اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو۔ وہ بے چاری سخت پریشان ہو کر گھر آگئی۔ واپس آئی تو بچّے کہہ رہے تھے ہمیں کچھ کھانے کو دو۔ ہم مرے جا رہے ہیں۔ یہ عورت پھر اُس تاجر کے پاس گئی اور بچّوں کے بارے میں بات کی اور کہنے لگی۔ میں تمہاری بات مانتی ہوں۔ جب خلوت ہوئی تو اس کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا جیسے جوڑ جوڑ ابھی اُکھڑ کر گر پڑیں گے۔ اُس تاجر نے کہا۔ تجھے کیا ہوا۔ اُس نے کہا میں خدا تعالیٰ سے ڈرتی ہوں۔ وہ بولا۔ تم اِس فقر و فاقہ کے باوجود ڈرتی ہو۔ مجھے تو تم سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ وہ تاجر بُرائی سے رُک گیا اور توبہ کی اور عورت کو بہت سا مال دیا جسے وہ بچّوں کے پاس لیکر آئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے موسیٰ علیہ السّلام کو وحی ہوئی کہ فلاں بن فلاں کو کہدو اللہ تعالیٰ نے اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے۔ آپ نے اُس شخص سے فرمایا۔ شاید تو نے کوئی نیکی کی۔ اُس شخص نے سارا واقعہ آپ کو سُنایا۔

حضرت شیخ فریدالدّین عطار رحمۃ اللہ علیہ ابتدا میں بہت امیر تھے۔ ایک روز آپ نے دوکان کھولی اور بیٹھے ہی تھے کہ ایک مست ملنگ آیا۔ صدا لگائی دیکھا کہ کچھ اثر نہیں ہوا۔ بولا۔ ایسے دھندے میں لگے ہوئے ہو تو جان کیسے دوگے۔

Marfat.com

آپ جھنجھلا کر بولے۔ جیسے تم دو گے۔ اُس نے کہا میری طرح کیا دو گے۔ یہ کہا اور سر کے نیچے مانگنے والی کشکول رکھ کر لیٹ گیا۔ زبان سے لا الہٰ الاّ اللہ کہا اور اس کی رُوح پرواز کر گئی۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے قلب پر ایسا اثر ہوا کہ دُنیا بدل گئی۔ آپ نے اُونچی اُونچی آواز میں کہنا شروع کیا۔ لوگو! فریدالدین عطار کی دوکان لوٹ لو۔ پہلے تو لوگوں نے ویسے ہی سمجھا مگر جب آپ یہ کہکر چلے گئے تو لوگوں کو یقین آیا۔ آپ نے توبہ کر کے بیعت کی اور پھر سلوک کی مشکل ترین منازل طے کر کے فقرا کے اندر ایک منفرد مقام پایا۔ کئی کتابیں بھی تصنیف کیں۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی دَور میں صحرا پہ صحرا لُوٹ مار کیا کرتے تھے اور ڈاکوؤں کے سردار تھے۔ اس کے باوجود پنجگانہ نماز باقاعدگی سے پڑھتے۔ تسبیح گلے میں ڈالے رکھتے۔ ایک دفعہ کوئی مالدار قافلہ اس جانب سے گذر رہا تھا۔ اُن میں سے ایک شخص کے پاس بہت رقم تھی۔ چنانچہ اُس نے لُٹیروں کے خوف سے صحرا میں کسی محفوظ مقام کی تلاش شروع کی جہاں وہ رقم دفن کر سکے۔ اُس نے ایک جگہ ایک بزرگ کو مصلےٰ بچھائے اور تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا یہ دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا اور وہ رقم بطور امانت اُن بزرگ کے پاس رکھ کر قافلہ کی طرف آیا۔ وہاں دیکھا قافلہ مکمل طور پر لُٹ چکا تھا۔ چنانچہ وہ شخص جب اپنی رقم کی واپسی کے لئے اُن بزرگ کے پاس پہنچا تو آپ نے پُوچھا یہاں

Marfat.com

کیوں آئے ہو؟ اُس نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا اپنی رقم لینے کے لئے۔ آپ نے فرمایا جس جگہ رکھ کر گئے تھے وہیں سے اُٹھالو۔ جب وہ اپنی رقم واپس لیکر چلا گیا تو ڈاکوؤں نے کہا۔ یہ رقم آپس میں تقسیم کرنے کے بجائے اُسے کیوں واپس کردی؟ آپ نے فرمایا۔ اُس نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں اللہ پر اعتماد کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ رات میں کوئی قافلہ آکر ٹھہرا اور اُس میں ایک شخص ایک آیتِ شریفہ کی تلاوت کر رہا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا اہلِ ایمان کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے قلوب اللہ کے ذکر سے خوفزدہ ہو جائیں۔ اِس آیت کا آپکے قلب پر ایسا اثر ہوا کہ اُسی وقت توبہ کی اور زار و قطار روتے رہے۔ آپ نے پھر سخت مجاہدۂ نفس کیا اور آپ مشائخ کے پیشوا بن گئے۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ماموں کے ہاتھ پر توبہ کر کے بیعت کی۔ آپ کی توبہ کا واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ حالت مدہوشی میں کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک کاغذ پڑا ہوا ملا جس پر 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' لکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کاغذ کو عطر سے معطّر کر کے کسی بلند مقام پر رکھ دیا اور اُسی شب خواب میں کسی درویش کو منجانب اللہ یہ حکم ملا کہ بشر حافی کو یہ خوشخبری سنادو کہ ہمارے نام کو معطّر کر کے تعظیماً ایک بلند مقام پر رکھا ہے اس کی وجہ سے ہم تمہیں پاکیزہ مراتب عطا کریں گے۔

اُن درویش نے سوچا بشر تو شرابی کبابی ہے نشے میں دُھت پڑا رہتا ہے

Marfat.com

شاید میرا خواب درست نہ ہو۔ جب آپ کو دوسری اور تیسری مرتبہ یہی خواب آیا تو وہ درویش میکدے پہنچے جہاں بشر حافی نشے میں دُھت پڑے ہوئے تھے۔ اُدھر جب آپ کو پیغام ملا کہ کوئی درویش آپ سے ملنا چاہتے ہیں تو آپ نے ایک آواز سنی۔ اے بشر! کیا تیری توبہ کا وقت ابھی نہیں آیا۔ آپ ڈر گئے اور پیالہ شراب کا ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ باہر آئے تو ان درویش نے خوشخبری سنائی آپ کا میکدے میں وہ آخری دن تھا۔ آپ نے صدق دل سے توبہ کی اور ساری عمر ننگے پاؤں رہے جوتی نہیں پہنی۔ کہتے تھے جب مجھے توبہ نصیب ہوئی میں ننگے پاؤں تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند مقام عطا کیا کہ جانور کسی بھی چلنے والے راستے پر لید یا پیشاب نہیں کرتے تھے صرف آپکے ننگے پاؤں کی وجہ سے۔ ایک دن ایک درویش اپنے مُریدوں کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ نے راستے میں جانوروں کی لید دیکھی۔ آپ نے مضطرب ہو کر اپنے مُریدوں سے پوچھا۔ کیا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر گئے ہیں (کیونکہ کبھی جانوروں نے لید چلتے راستے پر نہ کی تھی)۔ یہ کہہ کر آپ حضرت کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو دیکھا آگے سے آپ کا جنازہ آ رہا تھا۔

Marfat.com

نفس کے بارے میں چند حکایات

ایک بزرگ حق تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھے۔ اُن کے قریب مسلمانوں کی ایک جماعت گذری۔ آپ نے پوچھا۔ صاحبو! کہاں جارہے ہو؟ کہا۔ ہم لوگ جہاد میں جارہے ہیں۔ بزرگ کے نفس نے کہا میں بھی اُن کے ساتھ جاؤں۔ آپ نے کہا۔ میں تجھے خوب جانتا ہوں۔ تُو مجھے دھوکا دینا چاہتا ہے۔ راستہ کی محنت و مشقّت سے تجھے کھانے کو خوب ملے گا اور تُو عبادت کرنے سے بچ جائیگا اور شب کو خوب آرام سے سوئے گا۔ نفس نے کہا۔ یہ کوئی نقصان کی بات نہیں، غازی بنوں گا۔ بزرگ بولے۔ تُو دین کا دشمن ہے تجھے غازی بننے سے کیا سروکار۔ سچ کہو تیرا اس سے کیا مطلب ہے؟ نفس بولا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ شب و روز فقر و فاقہ کی تکلیف اُٹھاتا ہوں۔ عشق و محبت اور ذکر و فکر کی تلوار سے دم بہ دم ساعت بہ ساعت مارے جانے سے یہ بہتر ہے کہ کفّار کے مقابلے میں ایک دفعہ شہید ہو کر ہمیشہ کے عتاب سے نجات پا جاؤں۔

سُلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کے لئے عقیدتمند جب آگے بڑھے تو آپ نے دیکھا کہ ایک انتہائی دُبلا پتلا

Marfat.com

نحیف شخص بھی ہے۔جسم اتنا لاغر مگر سر غیر معمولی طور پر بڑا اور ایک بڑی پگڑی باندھی ہوئی۔جب وہ دست بوسی کے لئے بڑھا تو آپ نے کہا۔ آپکا کیا تعارف ہے۔بولا حضرت میں تو آپ کے ساتھ 24 گھنٹے رہتا ہوں۔ آپ نے کہا۔ اچھا کیا نام ہے آپ کا؟ بولا۔ میں آپ کا نفس ہوں۔ آپ نے پوچھا۔یہ کیا ماجرا ہے، تمہارا جسم تو دھاگے کی طرح پتلا مگر سر اتنا بڑا اور اُس پر پگڑی بھی اچھی خاصی بڑی۔ بولا۔جسم اس وجہ سے لاغر ہے کہ آپ مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ فاقوں کی وجہ سے میرا یہ حال ہے۔سر اس لئے بڑا ہے کہ جب لوگ آپکی دست بوسی یا قدم بوسی کرتے ہیں تو میرا سر غرور کی وجہ سے بڑا ہوتے ہوتے یہاں تک پہنچ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا اب اس کا انتظام بھی کر دونگا۔ اُس کے بعد آپ نے کہا کہ کوئی میری دست بوسی یا قدم بوسی نہ کیا کرے۔

ایک دفعہ حضرت سائیں توکّل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُن کے ایک مُرید نے شکایت کی کہ حضرت میرا نفس مجھے بہت ستاتا ہے۔میرا جینا مشکل کر رکھا ہے۔اُس کے ہاتھوں سخت مجبور ہوں۔ آپ کی خدمت میں معاملہ پیش کیا ہے۔ خُدارا فرمائیے اب تو میرا ایمان بھی ڈگمگانے لگا ہے۔ آپ نے اپنے باطنی تصرّف سے اُس کے نفس کو حاضر ہونے کے لئے فرمایا۔ نفس فوراً حاضر ہو گیا۔ آپ نے پوچھا۔ تم اس کو کیوں اتنا تنگ کر رہے ہو؟ اُس نے کہا۔ حضرت یہ تو میں کرتا رہوں گا۔اس کا ذمّہ دار یہ خود ہے۔ پوچھا۔ وہ کیسے؟

Marfat.com

عرض کیا۔ بس اسے جو بات کہتا ہوں یہ میری بات مانتا ہے تو میں اسکو کیوں نہ ستاؤں جب اس کی طرف سے کوئی مزاحمت ہی نہیں ہوتی۔

ایک بادشاہ کا وزیر تھا۔ عزّت، دولت، اقتدار ہر چیز تھی مگر اُس کے دِل کو سکون نہ تھا۔ ایک دن اُس نے اپنی بے سکونی کا ذکر اپنے دوست سے کیا۔ وہ اہلِ مجاہدہ میں سے تھا۔ اُس نے کہا۔ میں تو تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا ہاں اپنے مرشد کامل کی خدمت میں لے جا سکتا ہوں۔ وہاں جا کر اپنا حال بیان کرنا، کچھ نہ کچھ بہتری کی صُورت نکل آئے گی۔ جب اُس نے اُن کی خدمت میں حاضری دی اور کہا کہ حضرت طمع و حرص روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اندر سے اُلٹی سیدھی آوازیں آتی ہیں۔ یہ آوازیں کیا ہیں مختلف چیزوں کے خریدنے کی فرمائش ہوتی ہے۔ مجھے کچھ معلوم نہیں میرے ساتھ یہ کیا ماجرا ہے۔ آپ کچھ دیر کے بعد بولے۔ اے وزیر تو شیطان اور نفس کا مکمّل غلام ہو چکا ہے شیطان ہر وقت تیری رگوں کے خون کے اندر جاری و ساری ہے اور اس کا ادنیٰ غلام نفس تجھے بُرے خیالات سے ستاتا رہتا ہے۔ یہ منبعِ شر ہے اور یہ دل کا پڑوسی ہے۔ دل کا ایک دروازہ اس کی طرف کھُلتا ہے۔ یہ ہر وقت آپ کی تاک میں رہتا ہے۔ جبتک نفس مرتا نہیں یا کمزور نہیں ہوتا۔ آپ کی یہی حالت رہے گی۔ وزیر نے عرض کیا۔ اس سے کوئی چھٹکارے کی صورت ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیوں نہیں۔ کسی مردِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دو۔ اُس کے صِدق دل سے

Marfat.com

مُرید ہو جاؤ اور جو اسباق وہ دے اُس کے مُطابق چلو۔ جلد ہی انشاء اللہ تعالیٰ دل منوّر ہو جائے گا اور نفس مُردہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اُنہی کا دل سے مُرید ہو گیا اور عبادت و ریاضت میں لگ گیا۔ ذکر کے ہتھوڑے سے نفس کو ہلاک کرنا شروع کر دیا۔ ایک وقت آیا جب وزیر کا دِل اور باطن ذکر سے منوّر ہو گیا اور اُسے ایسا سکون مِلا کہ اُس کا دل بادشاہ کی نوکری کرنے سے ہٹ گیا۔ آخر اُس نے ایک دن استعفیٰ دیا تو نفس نے بڑی زاری کی۔ اس نے کہا۔ او ذلیل آج تک تُو نے مجھے بے سکون رکھا۔ اب میں تمہیں ساری عمر تڑپا کر رکھونگا اور تمہاری ایک نہیں چلنے دونگا۔ بادشاہ نے کہا۔ عزّت کیوں چھوڑتے ہو۔ اُس نے کہا۔ میرے کچھ حالات ہیں اُن کی وجہ سے معذور ہوں۔ بادشاہ نے استعفیٰ منظور کر لیا۔ کافی عرصے کے بعد اُس نے وزیر کا حال پوچھا اور اُس کی طلبی کی۔ اِس اثنا میں وہ وزیر مجاہدۂ نفس کامیابی سے مکمل کر کے جادۂ سلوک کی منازل طے کر رہا تھا۔ وہ ایک درویش بن چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے نُوری عقل عطا کر دی اور دُنیا کو اس کی آنکھوں میں خس و خاشاک کر کے دکھا دیا۔

بادشاہ وزیر سے اچھّی طرح مِلا۔ کچھ دیر حال احوال پوچھنے کے بعد طنزیہ کہا کہ وزیری چھوڑ کر تجھے کیا مِلا۔ اُس نے جواب دیا اے بادشاہ مجھے پانچ چیزیں حاصل ہوئی ہیں۔

پہلی یہ کہ جب تو بیٹھتا تھا میں تیرے رُوبرو کھڑا رہتا تھا اور کبھی تُو نے مجھے یہ نہ کہا کہ تو بیٹھ جا اور اب میں خدائے تعالیٰ کے رُوبرو چار رکعتوں میں دست بستہ

Marfat.com

کھڑا ہوتا ہوں جس میں وہ مجھے دو دفعہ بیٹھنے کا حکم دیتا ہے۔

دوسری یہ کہ جب تو سو جاتا تھا، میں تیری پاسبانی کرتا تھا۔ اب میں سوتا ہوں خُدائے تعالیٰ میری نگہبانی کرتا ہے۔

تیسری یہ کہ جب تو کھانا کھاتا تھا مجھے نہیں کھلاتا تھا۔ اب خدائے تعالیٰ مجھے کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا اور ہر روز مجھے بے حساب رزق و روزی دیتا ہے۔

چوتھی یہ کہ اگر تُو مر جاتا تو لوگ مجھ سے حساب لیتے اور معاملات کی تحقیق کرتے۔ خدائے تعالیٰ حیؒ قیوم ہے۔ اس لئے مجھے اب کسی غیر کا خوف نہیں۔

پانچویں یہ کہ مجھے تیرے غیض وغضب اور عتاب کا ہمیشہ خوف رہتا تھا اور خدائے تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان اور اُن کی خطا و قصور کو معاف کر دینے والا ہے۔

بادشاہ نے کہا۔ یہ چیزیں تمہیں کیسے حاصل ہوئیں۔ وزیر نے جواب دیا اپنے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے سچّے دل سے توبہ کر کے ایک مردِ کامل کے ہاتھ پر توبہ اور بیعت کرنے سے اور ہر وقت نفس سے محاسبہ کرنے سے۔

بادشاہ نے کہا کہ بے شک تم صحیح راستے پر ہو اور آخرت کیلئے کامیاب ہوئے۔ میرے لئے بھی دُعا کرتے رہا کرو۔

Marfat.com

حکایاتِ شیطانِ رجیم کے بارے میں

ایک دن حضرت یحییٰ علیہ السّلام کے سامنے ابلیس نمودار ہوا۔ فرمایا۔ یہ کیا ہیں؟ کہا۔ یہ شہوات ہیں جن کے ذریعے میں بنی آدم کو شکار کرتا ہوں۔ فرمایا۔ میرے لئے بھی کچھ ہے؟ کہا۔ نہیں۔ البتہ ایک رات آپ نے سیر ہو کر کھایا تھا تو میں نے آپ کو بوجھل کیفیت میں مبتلا کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ آج کے بعد کبھی سیر ہو کر کھانا نہ کھاؤں گا۔ ابلیس نے کہا۔ آج کے بعد کبھی انسان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

ایک زاہد پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھتا تھا۔ نفس اور شیطان نے وار تو کئے مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ شیطان ہمّت نہیں ہارتا۔ آخر شیطان نے اُس عابد کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ تُو اتنے عرصے سے عبادت کر رہا ہے۔ باقاعدگی سے پنجوقتہ فرض اور نفلی نمازیں ادا کر رہا ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کی خوش خبری بھی ملی۔ زاہد سیدھا سادہ بھولا شخص تھا۔ وسوسے سے پریشان ہو گیا۔ اِسی پریشانی میں مبتلا تھا کہ غیب سے آواز آئی جو تجھے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی توفیق ہوتی ہے یہی تیری پہلی نماز کی قبولیت کا ثبوت ہے اگر قبول نہ ہو تو تجھے دوبارہ حاضری کی توفیق نہ ہو۔

Marfat.com

ایک دفعہ شیطان اپنی اولاد سے کہہ رہا تھا کہ مجھے درویشوں اور اہلِ مجاہدہ پر بڑی محنت کرنا پڑتی ہے مگر پھر بھی کامیابی کم ہوتی ہے۔ پوچھا۔ ایسا کیوں ہے؟ جواب دیا۔ یہ یقین کی دولت سے مالامال ہوتے ہیں اور سخت محاسبے کی حالت میں رہتے ہیں۔ غیر اللہ کو اندر داخل ہی نہیں ہونے دیتے اور ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ جب اندر سے ہر وقت ذکر کی آواز آرہی ہو۔ اس کی اولاد نے پوچھا۔ اور علمائے دین۔ کہنے لگا۔ ان میں یقین کی دولت کسی کسی کے پاس ہوتی ہے۔ علم کی زیادتی ہوتی ہے مگر بغیر عمل کے، لہٰذا یہ ہر وقت علم کے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں۔ اُس کی اولاد نے کہا۔ اس کا ہمیں مشاہدہ کراؤ۔ چنانچہ اُس نے خود اپنی ہیئت بدلی۔ ایک سفید ریش بزرگ بن گیا اور اپنی ایک اولاد کو نابالغ لڑکا بنالیا۔ دونوں ایک چلتے ہوئے راستے پر درخت کے سائے میں کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں ایک عالمِ دین جبّہ و دستار سے آراستہ بڑے رُعب دُعب والے آتے ہوئے نظر آئے۔ جب پاس آئے تو شیطان نے بڑے ادب سے سلام کیا۔ اُنہوں نے خوش اخلاقی سے جواب دیا۔ شیطان بولا۔ حضرت اِس بچّے نے بہت ستا رکھا ہے۔ پوچھتا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو سُوئی کے سُوراخ سے اُونٹ گذار سکتا ہے۔ مولانا نے لڑکے کو ڈانٹا اور کہا۔ نالائق تجھے اتنی عقل بھی نہیں۔ سُوئی کا سُوراخ اتنا چھوٹا اور اُونٹ کی اِتنی جسامت ہے۔ شیطان نے کہا حضرت بہت بہت شکریہ۔ یہ نادان ہے میں اب اسے سمجھا لوں گا۔ جب مولانا چلے گئے تو کہا دیکھا بس اِن کی اتنی بساط ہے۔ اتنے میں ایک مست درویش آتا ہوا نظر آیا۔ قریب آیا

Marfat.com

تو دونوں نے دست بوسی کی۔ شیطان نے وہی سوال اُسی طرح دُہرایا۔ اُس مست کا چہرہ سُرخ ہوگیا اور کہنے لگا تُو نے یہ نہیں پڑھا" اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو سُوئی کے اِس سُوراخ سے سات آسمان بھی گذار سکتا ہے اپنی قدرتِ کاملہ سے۔ پھر جلال میں آکر فرمایا یہ مسلمان تو ایسا سوال نہیں کر سکتا۔ تم مجھے شیطان معلوم ہوتے ہو۔ بس اتنا کہنا تھا کہ شیطان غائب ہوگیا اور اپنی اولاد سے کہنے لگا۔ دیکھا، یہاں حق الیقین کی دولت فراواں ہے یہاں ہماری دال گل نہیں سکتی۔

حضرت مولانا فخر الدین رازیؒ کا جب نزع کا وقت تھا تو شیطان نے اُن سے خُدا کے وجود کی نفی کے بارے میں دلیل بازی شروع کر دی۔ آپ دلیل دیتے کہ خُدا ہے تو وہ اُسے دلیل دیگر رَد کر دیتا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مُرشد حضرت نجم الدین کبریٰؒ کو کشف کے ذریعہ آگاہی عطا فرمائی۔ آپ نے جب یہ دیکھا تو دُور ہی سے رُوحانی تصرّف فرمایا اور حضرت رازیؒ کو کہا کہ کہہ کیوں نہیں دیتا کہ او مرُدود میں خُدا کے وجود کو بغیر دلیل کے مانتا ہوں۔ آپ کی آوازِ بلند حضرت رازیؒ نے جونہی سُنی۔ آپ نے اُسی وقت ایسا ہی کہا اور کہنے کے ساتھ ہی آپ کی رُوحِ مُبارک پرواز کر گئی۔

ایک اہلِ مجاہدہ کو ایک دن شیطان مِلا۔ وہ بڑے ادب سے مِلا اور شیطان

Marfat.com

سے کہا حضرت میں تو آپ کا مدت سے مشتاق ہوں۔ اُس نے کہا۔ عجیب بات ہے تمام بنی آدم مجھ پر دن میں کئی بار لعنت بھیجتے ہیں اور تم ہو کہ میری ملاقات کے مشتاق ہو۔ یہ بات کیا ہے؟ اُس نے کہا میں نے مدت سے ٹھان رکھی تھی کہ آپ سے جب مُلاقات ہوگی میں آپ کا مُرید بنوں گا۔ آج اللہ نے میری مُراد پوری کردی۔ اب تو میں آپ کا دامن نہیں چھوڑوں گا مجھے تو آپ فوراً مُرید کیجئے اور تلقین بھی کیجئے۔ خیر اس نے مُرید کیا اور کہا۔ اور جو چاہے کرو یا نہ کرو بس اِن تین چیزوں پر سختی سے کاربند رہنا۔ کوئی چوک نہیں ہونی چاہیئے۔

پہلی یہ کہ خوب جھوٹ بولو سچ کبھی نہ بولو۔ دوئم نماز کبھی نہ پڑھو۔ سوئم جتنی بھی جھوٹی قسمیں کھا سکتے ہو' دن میں کھانا۔

اُس نے کہا۔ میں اہلِ مجاہدہ ہوں۔ آج میں نے راز پا لیا ہے۔ یہ تین باتیں مَیں انشاء اللہ تعالیٰ کبھی نہ کروں گا۔

شیطان بولا۔ تم پہلے آدمی ہو جس نے مجھے دھوکا دیا اور کامیاب ہوا۔ اب میں آئندہ کبھی بھی انسان کا بھروسہ نہیں کروں گا۔

ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔ شیطان نے دیکھتے ہی آہ وزاری شروع کردی اور جو ذلت اُس پہ ہمیشہ کے لئے مسلّط ہوئی، کہا اس میں میرا کچھ قصور نہ تھا۔ میں تو اللہ کا عاشق تھا اور ہوں۔ میں پکّا موحّد

Marfat.com

ہوں۔ زمین و آسمان میں کوئی جگہ نہ تھی جہاں میں نے سجدۂ عبادت نہ کیا ہو اور آپ نے دیکھا میرے ساتھ کیا سلوک ہوا اور کیسا انصاف ہوا؟

نبی بھولے بھالے اور معصوم ہوتے ہیں۔ اُس کے رونے سے متاثر ہو کر کہا کہ گھبراؤ نہیں۔ اب جب میں طُور پر جاؤں گا تو تیری معافی کے لیئے درخواست کرونگا اور پُوری پُوری سفارش بھی کرونگا۔

بس آپ کا اتنا کہنا تھا کہ شیطان اپنی فطرت یعنی شیطنیت پر آگیا اور فوراً بولا۔ اے موسیٰ نہیں، اے موسیٰ نہیں۔ میرے لیئے معافی نہ مانگیئے۔ آپ نے کہا۔ یہ کیا۔ کہنے لگا۔ آپ جیسے ایک لاکھ سے زیادہ پیغمبر آئے۔ زیادہ سے زیادہ آپ مجھے اپنا جیسا بنوالیں گے مگر میری جو پوزیشن ہے وہ تو نہیں دِلوا سکیں گے۔ آپ نے کہا۔ وہ کیا۔ کہنے لگا۔ اِس وقت دُنیا جہان میں شیطان صرف میں ہی ہوں۔ یہ مرتبہ بہت بڑا ہے، لہٰذا میں اِسی طرح ٹھیک ہوں۔

شیطان نے فرعون کو خوب گمراہ کر رکھا تھا اور اس نے بھی خُدائی کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ بارش نہ ہوئی۔ قحط کا خطرہ بڑھ گیا۔ لوگوں کا ہجوم شور مچاتا ہوا محل کے نیچے آیا کہ یا خُدا بارش چاہیئے۔ فرعون سخت پریشان ہوا آخر شیطان سامنے نمودار ہوا۔ کہا۔ کیوں پریشان ہوتے ہو۔ اِن سے کہدو کہ جاؤ آج رات کو بارش ہو جائے گی۔ اُس نے اِسی طرح کہدیا۔ لوگ خوش ہو کر چلے گئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ رات کو بارش ہو رہی ہے۔ اُدھر شیطان نے اپنی ذُرِّیت کو

Marfat.com

کہا تھا کہ رات کو تم سب خوب پیشاب کرنا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ لوگ جب کھیتوں میں گئے تو اتنی بدبو اور تعفّن تھا کہ ان کا ٹھہرنا مشکل ہو گیا۔ وہ پھر شور مچاتے ہوئے محل کے نیچے آئے اور کہا۔ اے خدا یہ کیسی بارش ہے کہ بدبو کے مارے وہ جا نہیں سکتے۔ فرعون پھر پریشان ہوا۔ شیطان نمودار ہوا اور کہا کہ ان سے کہدو جیسا خُدا ویسی بارش ہے۔ بھاگ جاؤ کوئی عذر نہیں سُنا جائے گا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی رحیمی و کریمی و بخشش کے چند ایمان افروز واقعات

فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جب موت کا فرشتہ اُس کے پاس آیا اُس کی رُوح نکالنے۔ پوچھا کیا تُو نے کوئی نیک کام کیا ہوا ہے؟ اُس نے کہا مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کوئی نیک کام کیا ہو۔ فرشتے نے کہا۔ یاد کرو اور سوچو۔ اُس نے کہا کوئی بات یاد نہیں آئی مگر ہاں دُنیا میں جب لوگوں سے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تو احسان کرتا تھا لوگوں پر تقاضا کرتے وقت۔ خوشحال کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگدست کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے یہ بیان سُن کر فرمایا میں تجھ سے زیادہ معاف کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ اے فرشتو میرے بندے سے درگذر کرو۔

ایک بزرگ سے خطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تُو نے دوبارہ خطا کی تو تجھے ضرور عذاب دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا۔ اے پروردگار! تُو تُو ہی ہے اور مَیں مَیں ہی ہوں۔ تیری عزّت کی قسم اگر تُو نے مجھے گناہوں سے نہ بچایا

Marfat.com

تو دوبارہ گناہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے گناہ سے بچالیا۔

ایک فسادی اور غلط کار بصرہ کے علاقہ میں مرگیا۔ بیوی کو جنازہ اُٹھانے کے لئے کوئی نہ مِلا۔ دو مزدور ملے۔ اُن سے جنازہ اُٹھوایا مگر فاسق ہونے کی وجہ سے کسی نے اُس کا جنازہ جنازگاہ میں نہ پڑھا۔ پھر دفن کے لئے صحرا کی طرف لے گئے۔ قریب پہاڑ پر ایک بہت عابد و زاہد رہتا تھا۔ اُس نے دیکھا اور جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا۔ یہ خبر شہر میں پھیل گئی کہ زاہد اور دوسرے لوگوں نے اُس کا جنازہ پڑھا۔ لوگوں کو زاہد پر حسرت ہوئی کہ فاسق کا جنازہ کیوں پڑھا۔ زاہد نے بتایا کہ مجھے خواب میں بتلایا گیا تھا یہ سب کچھ۔ لوگوں کو مزید تعجب ہوا اُس زاہد نے اُس کی بیوی کو بُلایا اور مُردے کا حال معلوم کیا کہ اُسکی کیا عادات تھیں۔ کہا۔ وہ دن بھر شراب میں بدمست اور شراب نوشی کرتا رہتا۔ زاہد نے پُوچھا کیا تجھ کو اُس کی کوئی نیکی معلوم ہے؟ اُسکی بیوی نے جواب دیا۔ ہاں' اس میں تین باتیں تھیں۔

صُبح کے وقت نشے سے فارغ ہو کر کپڑے بدل کر وضو کرتا اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا۔ پھر شراب اور بُرے کاموں میں لگ جاتا۔ دوسری یہ کہ اُس کے گھر میں ہمیشہ ایک یا دو یتیم رہتے اور وہ اپنی اولاد سے زیادہ اُن پر احسان کرتا۔ اگر کوئی اُن میں سے اِدھر اُدھر ہو جاتا تو بے چین ہو کر اُن کی تلاش کرتا اور تیسری' رات کے اندھیرے میں مستی سے جب ہوش میں آتا تو روتا اور کہتا

Marfat.com

اے رَب تُو اِس خبیث سے دوزخ کا کونسا کونہ بھریگا - زاہد چلا گیا معاملہ صاف ہو چکا تھا -

---

توبہ جلدی کرتا تھا!

حضرت ذوالنّون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نوجوان دیکھا کہ بیمار تھا اور برہنہ تھا - اُس کے غمگین دل سے آہیں نکل رہی تھیں - میں اُس کے قریب ہوا اور اُس کو سلام کیا اور پوچھا - اے لڑکے تُو کون ہے؟ اُس نے کہا - میں ایک غریب عاشق ہوں - میں اُس کی بات کو سمجھ گیا - میں نے کہا - میں بھی تمہاری طرح ہوں - اِس پر وہ رو پڑا اور میں بھی اُس کے ساتھ رویا - اُس نے کہا کیا تم بھی روتے ہو - میں نے کہا میں بھی تیری طرح ہوں - وہ بڑی شدّت کے ساتھ رویا اور ایک زور کی چیخ ماری اور اُسی وقت جان دیدی - میں نے اپنا کپڑا اُس پر ڈال دیا - اُسی وقت اُس کا کفن لینے کے لئے گیا - میں نے کفن خریدا اور واپس آیا تو وہ وہاں پر نہ تھا - میں نے کہا - گیا کہاں - غیب سے آواز آئی - اے ذوالنّون! یہ وہ غریب ہے جس کو شیطان نے دنیا میں پکڑنا چاہا مگر نہ پکڑ سکا - تیرے مال نے پکڑنا چاہا مگر نہ پکڑ سکا رضوان نے حُور کے تصوّر سے پکڑنا چاہا مگر یہ اُس کو نہ ملا - عرض کیا - اب وہ کہاں ہے؟ ارشاد ہوا - تیرے قادرِ مطلق کے پاس سچّی جگہ پر ہے اس لئے کہ وہ اس کا محب تھا - عبادت خوب کرتا تھا اور اُس میں احسن بات یہ تھی کہ وہ توبہ جلدی کرتا تھا -

---

Marfat.com

علی بن فضل بن عیاض فوت ہوئے تو اُن کے والدِ محترم نے اُنھیں خواب میں دیکھا اور کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ انھوں نے کہا میں نے بندہ کے لئے رَب سے بڑھ کر کوئی مہربان نہیں دیکھا۔

ایک شخص کا آخری وقت تھا۔ اُس کا بھائی غمگین اُس کے پاس بیٹھا یہ کہہ رہا تھا۔ اے بھائی میں تجھے اِس دن کے واسطے بُرے کاموں سے ٹوکتا تھا مگر تُو نے میری ایک نہ سُنی۔ اُس نے کہا۔ اے میرے بھائی اگر میرا معاملہ جنّت یا دوزخ میں بھیجنے کا اللہ تعالیٰ فیصلے کے لئے میری والدہ کے سُپرد کر دے تو وہ مجھے کدھر بھیجے گی۔ وہ بولا۔ بلاشبہ جنّت میں۔ تو اُس نے کہا کہ سُن، میرا رَب اپنے بندوں کو اُن کے ماں باپ سے ستّر گنا زیادہ پیار کرتا ہے۔ اِتنا کہا اور جان دیدی۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب میں اُسکے بھائی نے اپنے بھائی کو نہایت اچھّی حالت میں دیکھا۔ کہا۔ اے بھائی یہ کیسے ہوا؟ کہا کہ وہ جو میرا آخری جملہ تھا اور اللہ سے نیک گمان تھا۔ مرتے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس کی وجہ سے بخش دیا۔

[اب اِس حدیث شریف کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ وہ کیسا رحیم و کریم و مہربان ہے اور کیسا سخی وجواد ہے کہ بِن مانگے انمول بھیک عطا کرتا ہے بندہ پھر بھی غافل رہے تو اس کی اپنی بدنصیبی ہے۔]

Marfat.com

حدیث شریف :

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں 40 برس کی عُمر کو پہونچ گیا تو اللہ تعالیٰ اُس سے جنوں جذام اور برص کو دفع کردیتا ہے ۔ پھر 50 سال کو پہونچتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُس کا حساب نرم فرمادیں گے ۔ پھر جب 60 سال کو پہونچتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُس سے محبّت فرماتے ہیں اور آسمان والے اُس سے محبّت کرنے لگ جاتے ہیں ۔ پھر جب 80 سال کو پہونچتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُس کے حسنات کو قبول فرمالیتے ہیں اور اُس کی سیّات کو معاف فرمادیتے ہیں اور پھر جب 90 سال کی عمر کو پہونچتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیتے ہیں اور اُس کا نام خُدائی قیدی ہوجاتا ہے اور اُس کے عیال کے بارے میں اُس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے ۔

Marfat.com

تتمّہ

اپنے اپنے اِستفسارات کے جوابات ڈھونڈ لیں ۔چونکہ تتمہ تالیف کے ساتھ ہی ہوتا ہے ۔ اِس واسطے چند ضروری اِستفسارات کے جواب بھی رہ گئے ہیں ۔اِس میں میرا قصور کم ہے ۔ حالات کا دخل زیادہ ہے ۔چونکہ کافی استفسارات گناہ، توبہ اور اُنکی معافی کے بارے میں تھے اور اپنے رُوحی بچّوں کا بھی تقاضا تھا لہٰذا یہ اِس تالیف کا باعث بنی ۔ خدا کرے مخلوق کو اِس سے نفعِ دارین ہو۔ آمین ثم آمین !

آپ نے پاکستان کے حالات کے بارے میں لکھا وہ اپنی جگہ درست ہے مگر جس دین کو یا طریقہٗ زندگی کو ہم نے پسند کیا ہے اُس کا ثمر بھی تو ہم نے اور آپ نے کاٹنا ہے ۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ قدسی ہے :"عمّالُکُمْ اَعْمالُکُمْ" جیسے تمہارے اعمال ویسے تمہارے حاکم ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایمان والو! اسلام میں پُورے داخل ہو۔ اب یہ حال ہے کہ لوگ دین کی طرف رجوع مفاد پرستی کے لئے کرتے ہیں اور اپنے بُرے کاموں کا جواز ڈھونڈھتے ہیں ۔ یہ تو مسائل حل کرنے کا کوئی طریقہ

Marfat.com

نہیں۔ پہلے تو آپ اپنی شناخت دیکھیں، اپنا تعلق دیکھیں، جدھر آپکا تعلق ہے، وہیں سے اپنے مسائل کا حل بھی ڈھونڈھیں۔ آپ کو پہلے اپنا محاسبہ کرنا ہوگا پھر حکومت کا۔

سیاستدان ساری دُنیا میں ایک جیسے ہی ہیں۔ جہاں کہیں بھی ان کے متعلق سروے ہوئے ہیں ان کو بُرا بھلا ہی کہا گیا ہے۔ سان فرانسسکو میں ہونے والے ایک سروے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ دُنیا میں سب سے ہڈحرام قوم سیاستدان ہیں جو اپنا کام ماتحتوں سے کرواتے ہیں کیونکہ یہ لوگ انتہا کے خوشامد کرنے والے ہوتے ہیں جو ہر انسان کی کمزوری ہے۔ سروے سان فرانسسکو کے نفسیاتی تحقیقاتی ادارے نے کیا۔

دُور کے ڈھول سُہانے۔ آپ اور آپ کے دوست امریکہ جانے کے بیحد خواہشمند ہیں۔ اِن چیزوں کے لئے دُعائیں نہیں کی جاتیں بلکہ موجودہ نسل کو صحیح صورتحال سے آگاہ کیا جاتا ہے اِس کے باوجود بھی کوئی گمراہی اختیار کرے تو اِس کا کوئی عِلاج نہیں۔

ایک ممتاز مفکّر نے کہا تھا کہ امریکی بنیادی طور پر تہذیب وثقافت سے سے محروم قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی قول وفعل کے تضادات اور اخلاقی بُرائیوں سے بھرپور ہے اور امریکہ کی ہی رپورٹ میں

Marfat.com

انکشاف تھا کہ وہاں لوگوں کی اکثریت جھوٹ بولتی ہے۔ ایک رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ 50 فیصدی امریکی اپنی صلاحیتوں کی بدولت نہیں بلکہ سیاست اور دھوکے بازی کے ذریعے کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "The Day America told the Truth" میں انکشافات کئے گئے ہیں۔ اِس کتاب کے مصنّفین نے بڑی تحقیق اور ہزاروں افراد سے رابطے کے بعد اپنی رپورٹ مرتّب کی ہے۔ اِس میں بتایا گیا ہے:

— یہ بات ممکن ہی نہیں کہ 60 فیصدی امریکی خواتین کسی نہ کسی جرم میں ملوّث نہ ہوں جبکہ 20 فیصدی نوجوان لڑکیاں جنسی بے راہ روی کا شکار ہیں اور 20 فیصدی عورتیں Rape کا شکار ہوتی ہیں۔

— 16 فیصدی شادی شدہ جوڑوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک لاکھ ڈالر کے عوض اپنے شوہر یا بیوی کو قتل کرنے پر تیار ہو سکتے ہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے سے جلد علیحدہ ہو جاتے ہیں۔

— اور سب سے اہم انکشاف یہ ہے کہ امریکہ کے بہترین خوشحال لوگوں میں نہایت متموّل لوگ بدترین کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نیویارک کا ضلع ساؤتھ براونڈ جرائم کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ ہر سات امریکیوں میں سے ایک امریکی اپنے پاس اسلحہ رکھتا ہے۔

امریکی معاشرے میں خصوصاً بعض ریاستوں میں جرائم پر کوئی کنٹرول

Marfat.com

نہیں ہے۔

واشنگٹن اور بعض دوسرے شہروں میں رات کے وقت باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں سمجھا جاتا۔

وضعداری اور شرافت کا نقاب چڑھائے رکھنے والے امریکی موقع ملنے پر انتہائی خطرناک مجرموں کا رُوپ دھار لیتے ہیں۔

کچھ سال پہلے جب امریکہ میں بجلی بند ہو گئی تھی تو لوگوں نے دوکانوں' ڈیپارٹمنٹل اسٹورز اور ہوٹلوں پر دھاوا بول دیا تھا اور جہاں کہیں عورت مَرد کے ہاتھ آ گئی' اُس نے چھوڑا نہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جب بجلی فیل ہو گئی اِس سابقہ واقعہ کے پیشِ نظر فوری طور پر ہنگامی پولیس حرکت میں آ گئی تاکہ پچھلے بدترین واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔

امریکہ دُنیا میں حقوقِ انسانی کا بہت بڑا علمبردار بنا پھرتا ہے خصوصاً سرکاری اور نیم سرکاری تنظیمیں خواتین کے حقوق کے لئے آواز بلند کرتی دکھائی دیتی ہیں مگر خود امریکی خواتین امریکی معاشرے میں محروم ہیں حتیٰ کہ قانون ساز ادارہ تک میں خواتین کے ساتھ امتیازی برتاؤ کیا جاتا ہے۔

پچھلے دنوں جب سپریم کورٹ کے جج کے خلاف ماتحت خاتون کو ہراساں کرنے کے مقدمے کی سماعت ہوئی تو یہ دیکھنے میں آیا کہ سماعت کے دوران عدالت میں 14 مَرد جج فیصلہ سُنانے کے لئے موجود تھے اور کوئی خاتون جج نہ تھی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ امریکی کانگریس میں مَردوں کا غلبہ ہے۔ امریکی سینیٹ کی

Marfat.com

98 نشستیں ہیں۔ اُن میں صرف دو خواتین ہیں۔ ایوانِ زیریں کی 406 نشستوں میں صرف 29 خواتین نظر آتی ہیں۔

امریکہ میں ڈھائی کروڑ افراد تنہا زندگی گزار رہے ہیں جن میں ایک کروڑ چالیس لاکھ خواتین ہیں۔

اب یہ ایک اُمید ہی ہے اِس سے آگے کچھ نہیں۔ اب پاکستان میں شریعتِ محمدی کا نفاذ۔ خیال است و محال است و جنوں۔ جب لوگ ہی نہیں چاہتے کہ شرعی قوانین نافذ ہوں اور اکثریت عیش پسندوں کی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے اِس کی دو ہی صورتیں ہیں۔ پہلی یا بادشاہ راسخ العقیدہ مسلمان ہو کیونکہ لوگوں کی یہ ذہنیت ہے کہ وہ ہمیشہ بادشاہ کے دِین اور طور طریقوں کو اپناتے ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ نیچے سے لوگوں کے دِلوں میں نفاذِ شریعت کا جذبہ صدقِ دل سے موجود ہو۔ یہ ناممکن ہے حالات آپکے سامنے ہیں۔ نچلے طبقے کے لوگ بھی اب محنت و مشقّت اور حلال کمائی کی بجائے ڈاکہ زنی، اغوا اور بردہ فروشی سے بے تحاشا دولت کما رہے ہیں۔ پُورے ملک میں آپ کی جان، مال، عزّت، بہو بیٹی کی عصمت کا کوئی تحفّظ نہیں۔ تحفّظ کرنے والی پولیس ہے، وہ خود نہایت دلیری سے ڈاکے ڈال رہی ہے اور حد یہ ہے کہ تھانوں کے گھراؤ ہو رہے ہیں اور اُن پہ حملے بھی ہو رہے ہیں۔ آج سے ساٹھ سال پہلے نگاہ دوڑاتا ہوں تو اُس وقت تھانے کی صِرف عمارت ہی دیکھنے سے لوگوں کو خوف آتا تھا۔ سپاہی بغیر اسلحے کے ملزم

Marfat.com

کو گرفتار کر کے لے آتا تھا۔ عام ناخواندہ لوگ اگر باوردی سپاہی کو دیکھتے تو کہتے گورنمنٹ جارہی ہے۔ اب 'ایف آئی آر' درج کروانے کے لئے ایس ایس پی یا ڈی آئی جی یا کسی اور بڑی شخصیت کی سفارش لانا پڑتی ہے اور جب پولیس کسی پہ ہاتھ ڈالتی ہے تو اُن پر اُوپر سے اتنا پریشر پڑتا ہے کہ انہیں مجبوراً ملزم کو خوشی سے اور معذرت کر کے چھوڑنا پڑتا ہے۔

جب تک قانون کی بالادستی نہیں ہوگی کسی شعبے میں احساسِ تحفّظ اور ترقّی نہیں ہوسکتی؛ اور قانونی بالادستی سے میری مُراد یہ ہے کہ صدر، وزیرِ اعظم اور وزیر وغیرہ جن کو اس وقت استثنا، حاصل ہے اُسے فوراً ختم کیا جائے اور اگر انصاف کے تقاضے پُورے کرنے کے لئے وہ عدالت کو درکار ہیں تو وہ خود پیش ہو کر اپنی صفائی پیش کریں۔ دوسرا اُن کے مجرم ہونے کے شبہ کے ساتھ ہی انہیں اپنے عہدوں سے فوراً معطل کر دیا جائے تاکہ وہ اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر اور ناجائز پریشر ڈلوا کر قانون کی زد سے بچ نہ جائیں۔ مگر یہ سب تو نفاذِ شریعت سے ہی ہوسکتا ہے۔

آپ کا یہ سوال کہ پاکستان کے حالات کبھی ٹھیک بھی ہوں گے یا نہیں۔ عرض یہ ہے کہ اگر کنوئیں میں سُور گر کر مر جائے اور لوگ مولوی صاحب کے فتوے مُطابق اس میں سے پانی کے ڈول نکالتے جائیں مگر مُردہ سُور کو نہ نکالیں تو اگر حشر تک بھی پانی نکالتے جائیں اور سُور مُردار کو نہ نکالیں تو پانی بدبودار ہوگا

Marfat.com

اور پینے کے لئے جائز نہ ہوگا۔ بنیادی چیز یہ ہے کہ مُردار سُور نکالا جائے پھر پانی کے ڈول نکالے جائیں۔ بس پاکستان کا بھی یہی حال سمجھ لیں۔ اِس کے کنوئیں میں سالوں پہلے سُور مُردار گر گیا تھا۔ لوگ پانی کے ڈول تو نکال رہے ہیں مگر سُور مُردار کو کوئی بھی نہیں نکالتا۔ لہٰذا حالات کیسے ٹھیک ہوں گے۔

ہمارا قبلہ وکعبہ تو انگلستان، یورپ اور امریکہ ہے لہٰذا ہم تقلید بھی اُنہی کی کرتے ہیں جن کا معاشرہ تباہ ہو چکا ہے۔ ابھی ہفتہ ہوا کہ اخبار میں خبر تھی کہ ایک 9 سال کے شرارتی بچّے کو اُس کی ماں نے مارا لہٰذا اس کی وجہ سے اُس ماں پر مقدمہ دائر ہو گیا ہے اور وہ بھگت رہی ہے۔ اسکے خلاف فردِ جُرم عدالت نے جو لگایا ہے وہ ہے : "Cruelty to Children"

اِسی طرح لندن کی عدالت میں طلاق کا کیس پیش ہوا۔ جج نے خاتون سے پوچھا کہ آپ کس وجہ سے علیحدگی چاہتی ہیں۔ خاتون نے جواب دیا کہ میرا خاوند دانت صاف کرتے وقت جس طرح برش کرتا ہے وہ مجھے پسند نہیں۔ جج نے اِس عذر کو قبول کیا اور طلاق کی اجازت دے دی۔

اب حال ہی میں ایک گدھے نے مُصیبت ڈال دی ہے۔ یہ گدھا Mexico میں بطور سینیٹر منتخب ہو گیا ہے اور مُصیبت یہ کھڑی ہو گئی ہے کہ گدھے کا انتخاب درست ہے یا غلط۔ چنانچہ یہ بات یہاں ختم ہوئی ہے کہ اس کا فیصلہ Supreme Court کرے گی۔ یہ سُنی سُنائی بات نہیں اخباروں کے اندر آ چکی ہے۔ یہاں پر عقلیں اِتنی عروج پر آ گئی ہیں کہ

Marfat.com

آپ خود ہی اندازہ کرلیں کہ یہ کدھر جا رہے ہیں اور انجام کیا ہوگا۔
آپ انگلستان کے شاہی خاندان کے اسکینڈل تو پڑھتے ہی ہونگے۔ اب چند روز ہوئے ولیعہد شہزادے نے ٹیلی وژن پر مانا کہ اُس نے بدکاری کی تھی اور اسطرح شہزادی ڈیانا کو دھوکا دیا تھا۔ بل کلنٹن امریکہ کا صدر ہے۔ اُس پر بدکاری کا الزام لگا۔ کیس چلا اور وہ باعزّت طور پر بری ہوگیا ہے۔ اِس مقدّمے کے اُوپر کئی لاکھ ڈالر وکیلوں کی فیس وغیرہ پر خرچ ہوگئے ہیں۔ چند روز سے وہ بھی گداگر بنا ہوا ہے۔ کشکولِ گدائی ہاتھ میں لیکر عوام سے اپیل کر رہا ہے کہ وہ اس کی مالی مدد کریں تاکہ وہ مقدمے کے اخراجات کے بِلوں کی ادائیگی کرسکے۔ اب یہ تو شاہی محلّات اور صدر امریکہ کا حال ہے جہاں سے اُن کے عوام کو راہنمائی ملنی چاہیے
چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔
پہلے تو ہمیں سوچ و فکر کے قبلے درست کرنے ہوں گے۔ ویسے ہم ہر بات میں سیکولر ہیں مگر جب کوئی تکلیف پہنچے تو انصاف اسلام کے قانون کے مُطابق چاہتے ہیں۔ ویسے اسلامی قوانین جوکہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں اُنھیں وحشی قوانین کہتے ہیں اور ایسا کہتے ہوئے ہم کو ذرا باک نہیں ہوتا۔ ایک لمحہ کیلئے بھی خیال نہیں آتا کہ ہم یہ کس کے خلاف کہہ رہے ہیں اور یہ کہ ہمیں مَرنا ہے (خواہ ہم بادشاہِ وقت ہی کیوں نہ ہوں) قبر میں جانا ہے اور اسکے عذاب ثواب کا مزہ چکھنا ہے اور پھر یومُ الحشر میزان قائم ہوگا جہاں انسان اپنی ذرّہ بھر نیکی اور ذرّہ بھر بُرائی جو اُس نے دُنیا میں کی ہوگی وہ دیکھ لیگا۔ اور اُس

Marfat.com

دن اُس کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے اور اُس دن کسی پر ایک دھاگے برابر ظلم نہیں ہوگا۔ جنہوں نے اِس دُنیا کو فانی سمجھا اور اللہ تعالیٰ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکام کو صِدق دل سے بجالائے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنّت میں رہیں گے اور جنہوں نے اپنے مادّی جاہ و اقتدار، اپنے ناقص عِلم اور شیطان دوستی کی وجہ سے اللہ سے بغاوت کی اُن کو جہنّم میں دھکیل دیا جائیگا اور وہ اپنے کئے کی سزا جہنّم میں پائیں گے۔ کوئی اُن کا مددگار نہیں ہوگا وہ اپنی اس چار روزہ زندگی کی گمراہی پر سدا حسرت ہی حسرت کریں گے۔

میرے بزرگو! آپ کے خطوط اور آپ کے مسائل میں نے پڑھے ہیں لیکن بظاہر اِس کا کوئی حل نہیں۔ جب آپ کی اولاد کی تعلیم باہر کے ملکوں میں ہوئی اور پھر اُنہیں یہاں آ کے رہنا پڑا تو Clash of Culture and Ideolody ہوا۔ وہ اپنے ملک کو، قوم کو حقیر جاننے لگ گئے۔ وہ ایسے معاشرے سے آئے ہیں کہ معمولی سے معمولی پابندی کو برداشت کرنا اُن کے لئے مشکل کام ہے اور مذہب کا تو نام و نشان ہی مِٹ چکا ہے۔ آپ کے ساتھ جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ آپ دولت مند لوگ ہیں۔ تعلیم باہر دلائی۔ شروع سے ہی اُنہیں جدیدیت اور مغربیّت کے رنگ میں رنگا۔ اب یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ رنگ تو مغربی ہو لیکن وہ آپ کو ایک مشرقی تہذیب اور مسلمان بچّے کی طرح معلوم ہو۔ آپ کا ادب کرے اور فرمانبردار ہو۔ یہ جو عام Concept ہے کہ فقیر نگاہ ڈالتا ہے تو

Marfat.com

دُنیا بدل جاتی ہے یا دُعا کرتا ہے تو نصیب جاگ جاتے ہیں ۔ میرا چھوٹا سا سوال یہ ہے کہ کیا کسی نے شور زمین میں ہل چلا کر بیج ڈالا ؟ تو اہل اللہ بھی دِل کی ایسی زمینیں جو ایمان کے تخم کے لئے زرخیز ہوں وہیں اپنی نظرِ فیضِ اثر سے ایمانی بیج بوتے ہیں ۔ اَب تو یہ ہے کہ جب تک آپ کی دولت اُن کے پاس ہے وہ اُڑائیں گے اور مزے لُوٹیں گے اور جب اُن کے پاس مالی' مادّی اور دوسرے وسائل نہ ہوں گے تو اپنی نفسانی خواہشات کو پُورا کرنے کے لئے وہ جرائم پیشہ بھی ہو سکتے ہیں ۔ (اللہ تعالیٰ معاف کرے) ۔

اب مخلوط تعلیم کے بُرے اثرات و نتائج امریکن اور یُوروپین اقوام بھگت رہی ہیں ۔

ایک امریکن رسالے میں اُن اسباب کو جن کی وجہ سے وہاں بد اخلاقی کی غیر معمولی اشاعت ہو رہی ہے اِس طرح بیان کیا گیا ہے :

"تین شیطانی قوتیں ہیں جو آج ہماری دنیا پر چھا گئی ہیں ۔ یہ تینوں ایک جہنّم تیار کرنے میں مشغول ہیں ۔ فحش لٹریچر جو جنگِ عظیم کے بعد حیرت انگیز رفتار کے ساتھ اپنی بے شرمی اور کثرتِ اشاعت میں بڑھتا جا رہا ہے ۔ متحرک تصویریں جو شہوانی جذبات کو نہ صرف بھڑکاتی ہیں بلکہ عملی سبق بھی دیتی ہیں ۔ عورتوں کا گرا ہوا اخلاقی معیار جو اُن کے لباس اور اُن کی برہنگی اور اسکرٹ کے روز افزوں رواج اور مَردوں کے ساتھ اُن کے ہر قید و امتیاز سے نا آشنا اختلاط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے ۔"

Marfat.com

یہ چیزیں ہمارے ملک میں بھی کتنی بڑھ گئی ہیں اِس سے اندازہ لگالیں کہ مخرب اخلاق لٹریچر، فحش فوٹو اور بلیو فلم کی معمولی معمولی شہروں میں بھی بھرمار ہے اور ایسا گندہ کاروبار کرنے والوں کو قانون نافذ کرنیوالے اداروں کی طرف سے معقول ماہوار رشوت دینے پر پُورا پُورا تحفّظ حاصل ہوتا ہے۔ پھر بھی اگر کبھی کوئی دیانتدار افسر کامیاب چھاپہ مار کر گرفتار کرتا ہے تو اُس پر اتنا Pressure ڈالا جاتا ہے کہ مجبوراً اُسے خاموشی سے Case کو ختم کرنا پڑتا ہے۔

آج سے 25/26 برس پہلے میرے ایک دوست نے (جو اُس وقت پولیس میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے) بتایا کہ اُنہوں نے دِن کے 10 بجے ایک سینما ہاؤس پر چھاپہ مارا۔ اُس کے اندر بلیو فلم دکھائی جارہی تھی۔ کسی انگریزی اسکول کی اُستانی اپنی کلاس کو لائی ہوئی تھی۔ اُنہیں بتایا کہ پکنک کے لئے لے جارہی ہوں۔ گھر والوں سے یا کسی اور سے نہ کہنا ورنہ پھر دوبارہ کبھی نہیں لاؤنگی۔ چنانچہ 20 منٹ کے اندر اُس سینما ہاؤس کے مالک کے دوست جو اعلےٰ افسران تھے حرکت میں آگئے اور بات اُٹھنے نہیں دی۔ میں خون کے گھونٹ پی کر چُپ ہوگیا۔ اُس نے بتایا کہ کلاس میں 12/13 سال کے معصوم لڑکے اور لڑکیاں امیر خاندانوں کی تھیں۔ 25/26 برس پہلے ایک ضلعی ہیڈکوارٹر میں یہ حال تھا تو آج وہاں پر اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں کیا کچھ نہیں ہورہا۔ مگر ہم امریکن اور یورپین تہذیب کے دن بہ دن زیادہ دلدادہ ہوتے جارہے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ڈیٹرائٹ کے اخبار فری پریس میں اِن حالات پر ایک مضمون

Marfat.com

شائع ہوا جس کا ایک فقرہ یہ بھی تھا۔ "نکاحوں کی کمی طلاقوں کی زیادتی"۔

آج ہم اِس گندے اور بدبودار سیلاب میں بہے جا رہے ہیں۔ اگر اس کو نہ روکا گیا تو ہماری قوم بھی رُوم اور اُن دُوسری اقوام کے مماثل ہو گی جن کو نفس پرستی، شہوانیت، شراب، عورت اور ناچ رنگ نے فنا کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔

آجکل برطانیہ حرامی بچّوں کی شرحِ پیدائش میں غیر معمولی اضافے پر سخت پریشان ہے۔ اپنے Media کے ذریعے بھی اس کا رونا روتا ہے۔

رُوس میں جب مخلوط تعلیم کے عملاً خوفناک نتائج سامنے آئے تو انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ اُن کا نیا طرزِ فکر یہ تھا کہ مخلوط تعلیم لڑکوں اور لڑکیوں کے جسمانی نشوونما اور مستقبل کی عملی زندگی کے لئے دونوں جنسوں کی تربیّت میں فرق اور اختلاف کا خیال نہیں رکھتی اور نہ عملی اور قومی سرگرمیوں میں دونوں کی ضروریات کا الگ الگ اہتمام کر سکتی ہے۔ نیز طالبعلموں میں مطلوبہ نظم و ضبط کی ضمانت بھی نہیں دی جا سکتی۔

آپ دیکھیں گے کہ مخلوط تعلیم نے پَردہ، حیا، عِصمت، عِفّت کے تمام تصوّرات کو Fundamentalist کہہ کر ملیا میٹ کر دیا ہے۔ نیز ادارۂ خاندان کی بنیادیں ڈھا کر یہاں بھی "آزادیٔ نسواں"، "ترقّیٔ نسواں"، "حقوقِ نسواں" اور مساواتِ مَرد و زن کے خوبصورت عنوانات کے ساتھ معاشرے میں عورت کو مَردوں کے لئے سہل الحصول، ہمہ وقتی، دوش بدوش، ہرجائی قسم کا شہوانی کھلونا بنا دیا اور بہ اعتبارِ حقیقت اسے اشرفِ انسانیت سے محروم کر دیا

Marfat.com

ہے۔ مغرب میں طلاقوں کی بھرمار ہے۔ ناروے، سویڈن اور برطانیہ وغیرہ میں ناجائز اولاد کی کثرت ہے۔ مجھے بے شمار خواتین سے واسطہ پڑا اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے لیکن جب پودا درخت بن جاتا ہے تو وہ جھک نہیں سکتا ٹوٹ سکتا ہے۔ جب کوئی تہذیب دل و دماغ اور رُوح میں سرایت کر جاتی ہے تو پھر اِس سے جان چھڑانا بہت ہی مشکل ہے۔

آپ نے اور دوسرے اصحاب نے اپنی گناہ آلود زندگی سے بیزاری کا اظہار تو کیا ہے مگر ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ گناہوں کا چھوڑنا مشکل ہے۔

رفیقانِ من! کوئی شخص بھی سوائے اولیائے کرام کے اپنے تمام گناہوں سے یکلخت توبہ نہیں کر سکتا۔ اُسے چاہیئے کہ ایک ایک گناہ چھوڑے۔ پہلے وہ گناہ چھوڑے جو اُس کو آسان معلوم ہوں۔ جب اُس میں کامیابی ہوگی تو اُس میں قوتِ ارادی مضبوط ہو جائے گی اور دوسرے گناہ کی توبہ کے لئے وہ اپنے اندر کسی غیبی طاقت سے ترغیب پائے گا۔ اِس طرح وہ دوسرے گناہ سے انشاءاللہ چھٹکارا حاصل کرلے گا۔ ہاں دو چیزوں سے وہ غافل نہ ہو۔ (1) گناہوں سے دل سے نفرت کرے اور اُن کو چھوڑنے کے لئے دل میں بیقراری پیدا کرے۔ (2) اللہ تعالیٰ سے ہر وقت زبانی کلامی عاجزی سے معافی مانگتا رہا کرے اور اُس سے گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی مانگتا رہے۔ میرا ایمان ہے، تجربہ ہے اور مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی مانگ ضرور پُوری کریگا کیونکہ رحمتِ حق بہانہ می جوید۔ اس کے علاوہ بُرے لوگوں کی صحبت سے پُورا پورا پرہیز کرے۔ آپ لوگ

Marfat.com

مایوس نہ ہوا کریں۔ مایوسی اللہ کی رحمت سے کفر ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

اِس بندۂ عاجز کی بڑھاپے سے بھنویں تک سفید ہوگئی ہیں۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا۔ طرح طرح کے انسانوں سے ملا۔ بھانت بھانت کی بولی سُنی۔ اُن میں پرہیزگار بھی دیکھے اور گنہگار بھی دیکھے۔ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ میں نے دُنیا کا کوئی کبیرہ اور صغیرہ گناہ نہیں چھوڑا مگر چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ سے نجات کی عاجزی سے دُعا ضرور مانگتا رہتا تھا حتیٰ کہ ایک درویش سے ملاقات ہوگئی اور سب سُوٹ وغیرہ اُتر گئے۔ اب اپنے وقت کا ماتم کر رہا ہوں۔ میری مُلاقات کے وقت اُس کی رُوحانی حالت یہ تھی کہ تہجّد کے وقت جب اُس نے مراقبہ کیا تو اُسے کہا گیا کہ جس شہر میں تم رہتے ہو وہاں لوگ حرام کھاتے ہیں۔ مذبح خانے میں صرف چھُری پھیری جاتی ہے 'بسم اللہ اللہ اکبر' نہیں کہا جاتا۔ اُس وقت یہ ایک اعلیٰ افسر تھے۔ کار نکالی اور فوراً مذبح خانے پہنچے اور جب قصائی لوگوں سے پوچھا تو وہ کہنے لگے ہم تو صرف چھُری پھیر دیتے ہیں تکبیر وغیرہ نہیں پڑھتے۔ پھر اُنہوں نے متعلقہ افسر کو کہہ کر معاملہ ٹھیک کروایا۔ بعد میں جب انہوں نے ڈاڑھی رکھی تو چہرہ بے حد نُورانی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو جہاں قوّتِ غضبی اور قوّتِ شہوی اور قوّتِ خیر و شر عطا کی ہے وہاں قوّتِ تمیز بھی خوب عطا کی ہے۔ اب انسان اس سے فائدہ نہ اُٹھائے تو یہ قسمت ہے۔

Marfat.com

کچھ حضرات نے بیعت کے متعلق پوچھا ہے۔ میرے لئے اِس معاملے میں راہنمائی کرنا مشکل ہے۔ اِسلئے کہ کچھ سالوں سے طور طریقے دیکھ کر مجھے عُلمائے کرام اور پیرانِ کرام سے مایُوسی ہے۔ اُن میں سے اکثریت اسمبلی کی سیٹ حاصل کرنے کی فکر میں رہتی ہے۔ اِس کام کیلئے جائز ناجائز حربے استعمال کرتی ہے۔ اَب تو پیروں کی بھی تنظیمیں ہیں۔ اُن میں بھی صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب ہوتے ہیں۔

عزیزانِ من! بیعت کے لئے کسی مردِ کامل کی تلاش کرو جو آپکو راہِ سلوک پر کامیابی سے چلا سکے۔ اُس کے ہاتھ پہ توبہ آپ کے ظاہر و باطن کو کُندن بنا دیگی شیخ کامل توجّہ باطنی سے مُرید کے باطن کے سب جھاڑ جھنکار صاف کر دیتا ہے۔ اور پھر کچھ عرصہ تک اُس کی مزید صفائی کرتا رہتا ہے اور جب اُس کا قلب ذکر کے لائق ہو جاتا ہے تو وہ ایک ہی نگاہِ فیض اثر سے اور ایک ہی ضرب سے مُرید کا قلب جاری کر دیتا ہے پھر وہ سوتے یا جاگے اُس کا قلب ہر وقت اللہ اللہ کرتا رہیگا یعنی ذکرِ دائمی شروع ہو جائے گا۔ اس طرح اگر مُرید کی نسبت اپنے مرشدِ کامل سے صحیح ہے تو ایک نہ ایک دن مرنے سے پہلے اپنی منزل پہ پہنچ جائیگا مگر دیکھا گیا ہے کہ جب ایمان کی دولت مُرید کو حاصل ہونا شروع ہو جاتی ہے تو نفس اور شیطان اس کو گمراہ کرتے ہیں۔ اگر اُس کا تصوّرِ شیخ یا تصوّرِ ذات صحیح نہیں ہے تو گمراہ ہو جاتا ہے اور گمراہ کس طرح؟ وہ اِس طرح کہ شیطان اور نفس اُس کو اُس کے مُرشد سے بدگمان کر دیتے ہیں۔ ہاں اگر رسمی مُریدی چاہے تو

Marfat.com

گلی گلی پیر صاحبان بیٹھے ہوتے ہیں۔ چھپے چھپائے خلافت نامے اُن کے پاس ہیں مگر وہ اِتنا بھی نہیں جانتے کہ توجّہ باطنی کسے کہتے ہیں اور رُوحانی تصرّف سے قلب کس طرح جاری کیا جاتا ہے اور مُرید کو کون کونسی ضروری مشقیں کروا کے اُسے کسی قابل کیا جا سکتا ہے۔ وہاں نذرانے شکرانے تحائف کا معاملہ ہوتا ہے اور پیر صاحب بھی کسی خاص وقت میں ایسے خوشحال مُریدوں کے لئے خوب دِل سے دُعا کرتے ہیں تاکہ اُن کے کاروبار میں ترقّی ہو اور پیر صاحب کو بھی زیادہ نذرانہ شکرانہ ملے۔

ہاں یہ ضرور کہے دیتا ہوں کہ توبہ اور عبادت کا مزہ اور اس میں استقامت کا حصول بغیر مرشدِ کامل کے مشکل ہے۔

عزیزانِ من! آپ نے حالات اور دوسری وجوہات کی بنا پر انتہائی نااُمیدی کا اظہار کیا ہے۔ اِس سلسلے میں مَیں اپنا تجربہ پیش کر سکتا ہوں۔

جب کوئی شخص اپنی اصلاح نہیں کرتا اور معاشرے کی اصلاح کے نعرے لگانے شروع کر دیتا ہے تو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے اور جو اُس کا ساتھ دیتے ہیں وہ سب سے بڑے جاہل ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ انسان کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے اِس حد تک کہ قناعت کا مقام حاصل ہو جائے۔ میں اللہ کی دی ہوئی توفیق سے صحیح عقیدے اور نماز زکوٰۃ روزہ وغیرہ پر آہستہ آہستہ قائم ہو گیا ہوں جس کے نتیجے میں اپنے آپ کو اللہ کے

Marfat.com

بُہت قریب پاتا ہوں اور اُس کی رحمتوں کے مشاہدے بھی کرتا ہوں۔ میری جو بھی جائز ضروریات ہوتی ہیں اور ضروری ہوتی ہیں اُن کے لئے ربُّ العزت کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مانگتا ہوں۔ اپنی طلب کا سخت محاسبہ کرتا ہوں نفس کے ناجائز مُطالبات اُسی وقت ٹھکرا دیتا ہوں۔ آج تک اللہ تعالیٰ سے میں نے جو جائز طلب کی اُس نے منظور کی اور عطا کی۔ بعض دفعہ دیر ضرور ہو گئی مگر اُس سے مجھے کبھی پریشانی نہیں ہوئی۔ میں نے جدیدیت کے تقاضوں کو نزدیک نہیں آنے دیا لہٰذا میری آمدنی کے اندر ہی میرے تمام اخراجات پُورے ہو جاتے ہیں۔ میں نے نفس کے ناجائز مُطالبات اور خواہشات کو سختی سے کچلا اور اسکا انعام مجھے قناعت اور قلبی سکون سے ملا۔ بحیثیت شہری بھی میں اپنی زندگی آرام سے گذار رہا ہوں۔ میں کسی سیاست یا ایسی فضول چیزوں میں ملوّث نہیں ہوتا نہ ہی لوگوں سے غیر ضروری خلط ملط رکھتا ہوں۔ میں ہر وقت مطمئن اور اپنی عُمر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بُلاوے کا بڑی بے چینی سے منتظر رہتا ہوں۔ انشاء اللہ یہ آرزو بھی اُس کے کرم سے پُوری ہو جائے گی۔ اپنا تجربہ آپکے سامنے رکھ دیا ہے وضاحت کے ساتھ ؎

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں میری بات

جب مجھے پریشانی لاحق ہوتی ہے تو میں خاموشی اور سکوت اختیار کر لیتا ہوں اور اُس کے بعد پُورے حضوریٔ قلب سے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اُس کی بارگاہِ عالی میں یوں عرض گذار ہوتا ہوں کہ اے اللہ! اگر یہ پریشانی

Marfat.com

میری آزمائش ہے تو تُو مجھے اِس میں صبر و شکر کے ساتھ ثابت قدم رکھ اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اِس منزل میں کامیاب فرما اور اگر میری کسی لغزش یا خطا کی وجہ سے یہ پریشانی ہے تو میں سچّے دل سے استغفار کرتا ہوں تُو قبول فرما! صحیح صُورتِ حال میرے قلب پر القا فرما کر تُو میری راہنمائی فرمادے۔ بفضلہٖ تعالیٰ صحیح صُورتِ حال قلب پر القا ہو جاتی ہے اور لغزش کی صُورت میں استغفار کی ایک تسبیح پڑھتا ہوں اور کچھ صدقہ بطور کفّارہ ادا کرتا ہوں۔ اُس کے چند گھنٹے کے بعد ربِّ کریم رحم فرماتے ہیں اور میری پریشانی دُور ہو جاتی ہے۔ خواہ میں صدقہ اپنے لئے دوں یا کسی اور سائل کی پریشانی کے لئے دوں (اکثر کو تو میں جانتا بھی نہیں ہوں) جب اللہ تعالیٰ کرم فرما دیتا ہے تو اُس کے تین دن کے بعد بھی روزانہ صدقہ دیتا ہوں بطور شکرانے کے۔ کتنا سہل نسخہ ہے اس کے کرنے میں بھی کوئی مُشکل نہیں اور اگر انسان اس کی عادت ڈال لے تو باطنی طور پر صاف سُتھرا رہتا ہے اور اُس کی معمول کی عبادت میں بھی کوئی خلل نہیں پڑتا۔ یہ کسی ستائش کی وجہ سے نہیں لکھا جا رہا۔ اب جب قبر میں ٹانگیں ہیں تو لوگوں کی ستائش و تعریف میرے کس کام کی۔

میرا ایمان ہے اور میری طویل زندگی کا تجربہ ثبوت ہے کہ جو اللہ کا صحیح راستہ صدقِ دل سے اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کو اتنا کچھ عطا کرتا ہے جس سے وہ اپنی زندگی کی جائز ضروریات آسانی سے اور عزّت سے پُورا کر لیتا ہے۔ اور ایک راستہ شیطان کی طرف جاتا ہے جو انسان

Marfat.com

اِس راستے پر چلتے ہیں تو وہ خود مجسّم شیطان ہو جاتے ہیں۔ ان کو کبھی دِین کی بھلائی نصیب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ نصُوحی توبہ نہیں کرتے۔ ایسی توبہ کہ جس کے کرنے کے بعد گناہ کی طرف لوٹنے کی خواہش باقی نہ رہے۔ گناہ کو آخری طلاق دیکر آدمی اپنے رَب کے آگے اپنے آپ کو ڈال دے۔

جن عزیزوں نے وسوسوں کی پریشانی کے بارے میں لکھا ہے اُنہیں جان لینا چاہیئے کہ دُنیا کا چور یا ڈاکو وہیں پر چوری کریگا یا ڈاکہ ڈالیگا جہاں پر مال اور دولت ہوگی۔ اِسی طرح مومنوں پر بھی ڈاکہ پڑتا ہے۔ یہ ڈاکہ ایمان کی دولت پر پڑتا ہے اور یہ ڈاکہ شیطان ڈالتا ہے۔ جب انسان کو مرشدِ کامل مِل جاتا ہے اور وہ اُس کی ہدایات کے مُطابق عبادت و مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی ایمان کی دولت میں اُس کی توقع اور گمان سے بھی زیادہ ترقی دیتا ہے لہٰذا شیطان کا زور دار حملہ اِن مُریدانِ باصفا پر زیادہ ہوتا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میری امّت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ نے ان کو معاف کردیا جبتک کہ انسان اُن وسوسوں کے موافق عمل نہ کرے یا زبان سے کچھ نہ کہے۔

جب آپ کو وسوسے آئیں آپ اُن کی مزاحمت نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگیں کہ وہ اِس خیال کو دُور کردے۔ آپ اگر وسوسوں کی طرف

Marfat.com

دھیان دیں گے تو اُلجھ کے رہ جائیں گے۔ آپ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ دیں اور جو عبادت یا وظیفہ یا نماز پڑھ رہے ہیں اُس کو زیادہ حضوریٔ قلب سے ادا کرنا شروع کر دیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جب شیطان دیکھے گا کہ آپ وسوسوں کی طرف دھیان دینے کی بجائے اپنی عبادت زیادہ حضوریٔ قلب سے ادا کر رہے ہیں اور اس طرح آپ کو پہلے سے زیادہ ثواب اللہ کی جناب سے مل رہا ہے تو وہ خود ہی مایوس ہو کر بھاگ جائے گا۔

آپ کے چچازاد بھائی اور بہنیں اپنے والدین کے ساتھ انتہائی بے ادبی سے پیش آتے ہیں۔ اگر وہ اپنی اولاد کو مشنری اسکولوں میں پڑھانے کے ساتھ دینی تعلیم بھی دلواتے رہتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ اولاد کا گناہ والدین کو بھی ملتا ہے بشرطیکہ والدین نے اولاد کو شرعی تربیت نہ دی ہو۔ (شرعی تربیت سے مُراد دین کی تعلیم دینا ہے)۔ حدیث شریف میں ہے: باپ جو اولاد کو دیتا ہے سب سے بہتر اچھی تربیت اور تعلیم ہے۔ باپ پر بچے کا یہ بھی حق ہے کہ اُس کا اچھا نام رکھے اور اُس کو حُسنِ ادب سے آراستہ کرے۔ اولاد نیک و صالح ہو تو اُس کا ثواب والدین کو ہمیشہ ملتا ہے۔ آپ کے اِن بہن بھائیوں کے لئے کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی اِن کے دل کی زمین بنجر ہو چکی ہے۔

بدتمیز اولاد انتہائی باغی طبیعت رکھتی ہے۔ کسی نصیحت کو سُننے کو تیار نہیں ہوتی۔ ہاں میری زندگی میں کچھ ایسے تجربات ہیں کہ ایسے لوگ راہِ راست پر آگئے

Marfat.com

مگر اُن کے والدین اُن کے ہاتھوں بے پناہ تکلیفیں اُٹھا کر دوسرے جہان جا چکے تھے۔ یہ لوگ خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ جب اِن پر کوئی مُصیبت ٹوٹ پڑے اور کوئی ان کی مدد کرنے کو تیار نہ ہو اور یہ سخت پریشانی کی حالت میں سہارے کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں اُس وقت بے بس و لاچار ہو کر ناچار یہ اپنے رَب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دل سے توبہ کرتے ہیں۔ کچھ کو مُصیبت سے نجات حاصل ہو جاتی ہے اور یُوں وہ نماز روزہ بھی شروع کر دیتے ہیں۔

بعض اوقات اولاد، ماں باپ کے نہایت ہی توہین آمیز رویّہ سے بگڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ ماں باپ گالم گلوچ اور طعنے دیتے رہتے ہیں۔ وہ خاموشی سے برداشت کرتے رہتے ہیں اور ایک دن اُن کے صبر کا دامن چھُوٹ جاتا ہے۔ وہ دین سے بھی بیزار ہو جاتے ہیں اور ماں باپ سے بھی اپنا تعلق ختم کر لیتے ہیں۔ ایسی صُورت میں قیامت والے دن ماں باپ کو بھی جواب دینا ہو گا اور اگر اولاد دین سے مُرتد ہو گئی تو اُس کا عذاب والدین پر بھی ہو گا۔

ہاں اِن کے لئے اور ان کے والدین کے لئے آپ دُعا ضرور کرتے رہا کریں۔

آپ کا مسئلہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ آپ چونکہ اللہ تعالیٰ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتی ہیں۔ نیک ہونے کی وجہ سے آپ چاہتی ہیں کہ دوسرے بھی ایسے ہو جائیں۔ اس جذبے کے تحت آپ نیکی کی تبلیغ کرتی ہیں۔ لوگ آپ کے اِس جذبے کو سراہنے کی بجائے تنقید کرنا شروع

Marfat.com

کر دیتے ہیں۔ تبلیغ بہت مشکل چیز ہے جس چیز کے بارے میں تبلیغ کرنا ہو اُسکے متعلق پُورا پُورا علم ہونا چاہیئے اور خود بھی اُس کا عامل ہونا چاہیئے۔ پھر تبلیغ میں یہ بھی ضروری ہے کہ بات پختہ طریقہ سے حکمت سے اور کمال اسلوب سے پہنچائی جائے۔ میرا آپ کو یہ مشورہ ہے کہ جب دوسری طرف سے ایسی صُورت پیش آجائے تو ایسے بدنصیب لوگوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ دین کے بارے میں بے فائدہ جھگڑا کرنا، قرآن اور اس کے احکام میں جھگڑنا انسان کو کفر کے نزدیک کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جھگڑالو آدمی سے دشمنی رکھتا ہے۔

محترم خاتون! یہ مَرد اور عورت کا جھگڑا، جوں جوں جدیدیت اور مادیت کے انسان قریب ہوتا گیا، بڑھتا گیا۔ اب تو یہ ایک ایسی صُورت اختیار کر گیا ہے کہ مسلمان اللہ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے فیصلوں کو ماننے سے انکاری ہے مگر عجیب بات ہے کہ وہ اپنے آپ کو پھر بھی مسلمان سمجھتا ہے۔ پہلی چیز عقیدہ ہے۔ اگر عقیدہ خراب ہے فاسق ہے تو دائرۂ اسلام سے خود بخود (فتویٰ لگائیں یا نہ لگائیں) خارج ہو جاتا ہے۔ جب دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا تو اسکے اعمال بارگاہِ ربُّ العزّت میں قبول نہیں ہوتے۔ جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم، حدِ طلاق یا زینت کی جگہوں کو چھُپانا اور نگاہیں نیچی کر کے چلنے کو انصاف اور انسانی حقوق کے خلاف سمجھ کر بغاوت کی اور اس کے خلاف بولنا شروع کر دیا تو اُسکے اعمال تو اُسی وقت غارت ہو گئے۔

Marfat.com

جب انسان اسلام سے مشرّف ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اُس پر فرض ہے کہ حدود و قیود میں رہ کر شریعت کے قوانین پر جہاں تک ہو سکے عمل کرے۔

آپ جس کو دیکھیں کہ وہ فاسق عقیدہ کی مالک ہیں اور نیز یہ کہ اصلاح قبول کرنے کی بجائے اس پر ضد سے اڑی ہوئی ہیں تو ایسے سے تو دین کی بات کرنا تو در کنار ویسے بھی اُس کی صحبت سے دُور رہنا چاہیئے۔

دیکھیں جب آپ کسی سے دین کی بات کرنا چاہیں کہ دوسرے کی اصلاح ہو جائے تو پہلے اس سے یہ پوچھیں کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کو برحق سمجھتے ہیں اور احادیثِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو برحق سمجھتے ہیں؟ اگر وہ جواب میں کہیں 'ہاں' تو پھر پوچھیں کہ یہ قرآن کا حکم ہے اور یہ حدیثِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اس کو جب تک آپ مسلمان ہیں اُس وقت تک نہ ماننے کا اختیار کہاں سے آپکو ملا ہے۔ اور آپ تاویلات میں اُلجھ کر بجائے اپنی طبیعت کو شریعتِ مقدسہ کے تابع کرنے کے آپ شریعتِ مقدسہ کو اپنی نفسانی خواہشات اور طبیعت کے مُطابق کرنے کی کوشش کر کے گنہگار ہو جاتے ہیں۔

بعض جواب دیں گے کہ مَیں مسلمان ہوں مگر میں مذہب کو ذاتی معاملہ سمجھتا ہوں اور اِس بارے میں کچھ اپنے Views بھی ہیں۔ اُن سے پوچھیئے کہ اس کا آپکو کِس نے اختیار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: اے ایمان والو! اسلام میں پُورے داخل ہو اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔

Marfat.com

کج بحثی میں پڑنے کی بجائے صاف صاف کہدیں کہ ایک دفعہ جب آپ اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہوتے ہیں تو آپ اس کی حدود و قیود میں رہ کر بات کر سکتے ہیں اور الحمدللہ آپ سے افہام و تفہیم کی غرض اور افادہ اٹھانے کے لئے ضرور بات چیت ہوگی ۔ جو لبرل اسلام و انقلابی اسلام یا ریڈیکل اسلام سے وابستہ کہے تو اُسے صاف کہدیں کہ جب آپ نے اللہ کے خلاف بغاوت کر کے یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے تو کسی تبادلۂ خیال کی ضرورت نہیں ۔ آپ اپنے دِین پر قائم رہیں اور مَیں اپنے دِین پر ۔

یہ کہنا کہ عورتوں کو مردوں پر فضیلت ہے ۔ یہ حقائق کے خلاف ہے ۔ آج جدیدیت، مادیت، نفسانی خواہشات اور دنیاوی دولت کی حرص سے عورت گمراہ ہو چکی ہے ۔

(1) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السّلام کی تخلیق کی ۔

(2) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت ہے ۔

(3) حضرت آدم علیہ السّلام کی اُداسی اور تنہائی دیکھکر اللہ تعالیٰ نے آپ پر انعام فرمایا ۔ آپ پر ایک میٹھی سی غنودگی طاری کر دی اور حضرت حوّاؑ کو اُن کی پسلی سے پیدا فرمایا اور پھر آپ کا عقد پڑھایا گیا اور وہ میاں بیوی کی زندگی گذارنے لگے اور یوں اُن کے دِل بہلانے کا سامان پیدا ہوا ۔

Marfat.com

(4) اگر مرد عورت برابر ہوتے تو اُن کی Anatomy ایک دوسرے سے بالکل مختلف نہ ہوتی۔

(5) عورت پر ہر مہینے جو بیماری آتی ہے وہ نہ آتی کیونکہ مَرد کو ایسی بیماری نہیں آتی۔

(6) تولید کے مسئلے میں انصاف کا تقاضہ یہ ہوتا کہ ایک دفعہ مَرد اور دوسری دفعہ عورت بچّے کو جنم دیتی؛ اور مَرد کے پستان بھی اس طرح ہوتے جن میں بچّے کی پیدائش کے وقت دُودھ آتا۔

(7) مَرد کی بیماریاں مختلف ہیں اور عورت کی مختلف اور نہایت ہی پیچیدہ - انصاف کی رُو سے ایسا نہ ہوتا۔

(8) عورت فطرتاً حُسن کے بناؤ سنوار اور قیمتی ریشمی رنگ برنگے کپڑے پہننے کی طرف مائل ہے۔

(9) جو صحیح معنوں میں عورت ہے اُس کا میلان اچھّے اچھّے کھانے بنانے کی طرف ہے۔

(10) بچّہ جس مصیبت سے ہوتا ہے، عورت کو دوسری زندگی ملتی ہے اور کئی دن زچگی کی حالت ناگفتہ بہ رہتی ہے۔

(11) عورت کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ اور رحمت سے زبردست ماں کی مامتا رکھی ہے۔ اگر بچّے کی جان بیماری کی وجہ سے خطرے میں پڑ جائے تو ماں اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

(12) پھر بچّے کی پیدائش سے لیکر تین سال تک اُس کی پرورش کیلئے ماں کو تکلیفیں اُٹھانا پڑتی ہیں۔ وہ نہایت خندہ پیشانی اور محبّت سے برداشت کرتی ہے اور اُس کی محبّت و ایثار میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

(13) اسی طرح اگر خاوند کو کچھ ہو جائے تو بیوی سخت پریشان ہوتی ہے اور غم کے مارے اُس کی کھاٹ سے لگی رہتی ہے اور اُس کی خدمت میں دن رات ایک کر دیتی ہے۔

(14) اللہ تعالیٰ نے مرد کی فطرت مختلف بنائی ہے۔ وہ محنت و مشقّت اور بہادری کے کاموں کو پسند کرتا ہے۔

(15) وہ زیادہ سے زیادہ کمانے کی فکر میں رہتا ہے تاکہ بیوی بچّوں کو زیادہ سے زیادہ آسائش پہنچا سکے۔ اس کے لئے وہ سارا دن جان مارتا ہے۔

(16) گھر کی مالی اور معاشرتی ذمّہ داریوں کو وہ اپنے اُوپر لیتا ہے۔

(17) یہ فضیلت اِس کارخانۂ قدرت کو صحت منداور احسن طریقہ سے چلانے کے لئے ہے نہ کہ ایک دوسرے کی تذلیل اور توہین کرنے کو۔

(18) کسی ملک میں حکومت کا نظام چلانے کے لئے آپ نے دو صدر یا بادشاہ یا وزیرِ اعظم نہیں دیکھے ہوں گے کیونکہ یہ کسی طرح ممکن نہیں۔ اسی طرح ہر گھر ایک چھوٹی سی مملکت ہے۔ مرد اگر صدر یا بادشاہ ہے تو عورت اس کی وزیرِ اعظم (بااختیار بے اختیار نہیں)۔

(19) دونوں کا دائرۂ کار جُدا جُدا مگر واضح ہے اور اُن میں کوئی تصادم

Marfat.com

نہیں اور اُس کو باہمی احترام کے ساتھ چلایا جاتا ہے ۔ یہاں گھر میں بچّے اور ملازم وغیرہ رعایا ہیں ۔

(20) جتنی ہم آہنگی اور باہمی احترام اچھّے ہوں گے اُتنا ہی گھر جنّت کی طرح ہوگا ۔ اگر کوئی ان حقائق سے اپنی نفسانیت اور انا پرستی کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو اس کا کیا علاج ہوسکتا ہے ۔ فضیلت تو ٹھیک ہے اور اپنی جگہ پر ہے ۔

اب دوسری طرف آجائیے ۔ عملاً گھریلو زندگی میں 90 فیصدی گھرانوں میں عورت پر ایسے ایسے ظلم شوہر توڑتے ہیں کہ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ۔ جونہی مَرد اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو اُس کا دوسرا چہرہ ہوتا ہے وہ چہرہ ہلاکو خان اور چنگیز خان کا ہوتا ہے ۔ آفرین ہے عورت پر کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اتنا صبر دیا ہوا ہے وہ یہ سب مظالم برداشت کرتی ہے ۔ اگر مظالم میں کوئی کمی رہ جاتی ہے تو ماں اور بہنیں اُس کے شوہر کو بھڑکاتی ہیں اور پھر تو اکثر اوقات مارپیٹ کی نوبت آجاتی ہے ۔ حالانکہ ساس کتنے ارمانوں سے بہو کو لاتی ہے لیکن امیر ہوں یا غریب ـــــ سب جگہ ساس نے بہو کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے ۔ ادھر نندوں کو لیجئے بھابھی لاتے وقت واری صدقے اور اُس کے بعد وہ جو محاذ اپنی بھابھی کے خلاف کھولتی ہیں اُس کا اندازہ تو آپ کو بھی ہوگا ۔ جن گھروں میں تھوڑی بہت دولت ہے وہاں دیکھئے بہن بہن کا گلا کاٹنے کو پھر رہی ہے کہ اُس سے زیادہ جائیداد مجھے ملے اور پھر کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں ۔ حالت یہ ہے کہ

Marfat.com

بے شمار خواتین نے ساس، نندوں اور سوکنوں کے ظلم سے تنگ آکر خودکشی کرلی۔ یہ عورت ہی ہے کہ اولاد نہیں ہوتی تو دوسری عورتوں کے معصوم بچے اُٹھالیتی ہے اور پھر اُن بچوں کی ماؤں پر جو گذرتی ہے وہ وہی جانتی ہیں وہ زندہ درگور ہوتی ہیں۔ نجومی، عامل، کامل، فقیر سب جگہ جاتی ہیں کچھ "Cases" پکڑے بھی جاتے ہیں مگر یہاں اِس مُلک میں تو انصاف کا جنازہ ہی نکل گیا ہے۔ کوئی دادرسی نہیں۔ جو حکمران آتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید کچھ حالات ٹھیک ہوجائیں مگر وہ اپنی ساری قوتیں اپنے پہلے والے حکمران کے خاندان اور اُنکے حمائتیوں کو تباہ کرنے میں خرچ کردیتے ہیں۔ آج تک پاکستان میں الزامی اور انتقامی سیاست چلی آرہی ہے۔ احترامی سیاست کا وجود تک نہیں۔ جو مقدمہ کرتا ہے وہ خود پھنس جاتا ہے اور جس پر مقدمہ کیا جاتا ہے وہ چین کی نیند سوتا ہے۔

غرضیکہ 98 فیصدی گھروں کے اندر نہایت بے سکونی سے زندگی گذر رہی ہے اور سب مسائل ایسی صُورت اختیار کرگئے ہیں کہ بظاہر کوئی حل ہی نہیں۔ اب فقیروں پیروں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ دُنیادار پیر اور عامل خوب ٹھگتے ہیں اور اُنہیں بیوقوف بناتے رہتے ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ عورتیں بھگت رہی ہیں مگر اس کے باوجود زبان تک نہیں کھولتیں۔ ہاں مَردوں کے متعلق دھواں دار تقریریں ہوتی ہیں اور مضامین لکھے جاتے ہیں لیکن بی جمالو کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے یا پھر کوئی معاہدہ ہوا ہے کہ ظلم جھیلتے جاؤ مگر اُف تک نہ کرو اور

Marfat.com

توپ کے دہانوں کا رُخ مَردوں کی طرف رہے ۔ انصاف کا تو یہ تقاضا ہے کہ عورتوں میں سے ایک مضبوط تنظیم بنائی جائے جو ان بدکردار عورتوں کے خلاف آواز اُٹھائے ورنہ اُونٹ کسی کروٹ نہیں بیٹھے گا۔

جب تک ہم لوگ اسلام کے قوانین پر عمل نہیں کرتے، کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب ہم صحیح معنوں میں صدقِ دل سے مسلمان ہو جائیں گے تو خوفِ خُدا سے ایک چیونٹی پر بھی ظلم نہیں کریں گے ۔

اس کے علاوہ جتنے ادارے عورتوں کو حقوق دینے کے لئے دُنیا بھر میں بنائے گئے ہیں وہ کچھ بھی نہیں کر سکے ۔سوائے اس کے کہ رپورٹ مرتّب کر کے اپنے دفتر کی فائل میں لگا دیں ۔جب رپورٹ پر Implementation ہی نہیں تو اداے کے ہونے اور اُس کے رپوٹیں تیار کرنے سے کیا بنتا ہے۔ اُنکے نمائندے اگر گھر میں جاتے بھی ہیں تو اُن کے جانے کے بعد اُن کی شامت آجاتی ہے۔90 فیصدی عورتیں نہایت گھٹن کی زندگی بسر کر رہی ہیں ۔ یہ معاشرے کا ایک بہت بڑا ناسُور ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے مَرد کو فضیلت عطا کی اور وہ اس فضیلت کا اس قدر ناجائز فائدہ اُٹھائے ۔ اللہ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے تو بیویوں کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرنے کے لئے فرمایا ہے ۔ اس کے لئے تو محلّے محلّے تنظیمیں ہونا چاہئیں جونہی اُنہیں اپنے محلّے میں کسی گھر میں تشدّد کا پتہ چلے سارا محلّہ اس گھر سے ہر طرح قطع تعلق کر کے اُن کا حقّہ پانی بند کر دے ۔

اِس کے علاوہ ایک اور بڑی مُصیبت خوشحال طبقے میں ہے من حیثُ الفقیر

Marfat.com

میرے پاس جتنے کیس آئے اور آرہے ہیں وہاں صُورتِ حال یہ ہے کہ خاوند بڑا امیر کبیر ہے یا صنعتکار ہے یا اعلیٰ افسر ہے۔ بیگم نے اُن سے اپنی کسی اچھّی سہیلی کا تعارف کرادیا۔ بہت جلدی سہیلی نے اُن کے خاوند پہ ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے اور پھر گناہ آلود زندگی شروع ہو گئی۔ اب خاوند نے بیوی بچّوں کی طرف بے اعتنائی اختیار کرلی۔ رات کو دیر سے آنے لگے۔ بیگم کو فکر ہوئی۔ اُس نے سُراغ لگایا تو پتہ چلا کہ اُس کی سہیلی نے ہی ناگن بن کر اُسے ڈس لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دیا سب کچھ ہے مگر دل کا چین وسکون برباد، گھر ویران ویران سا ہونے لگ گیا۔ زیادہ پتہ لگوایا تو معلوم ہوا کہ وہ سہیلی کسی عیّاش گروہ سے تعلق بھی رکھتی ہے۔ اُس کا کچُھ بگاڑ ہی نہیں سکتی —— اب خاوند بات بات پر ناراض ہونے لگ گیا۔ گھر کا خرچ کم دینے لگ گیا اور اُس میں بچّوں کی فیس دینا بھی مشکل ہو گئی۔ پھر ایک دن بم پھٹا کہ خفیہ شادی بھی کرلی ہے۔ خوشحال معاشرہ یوں برباد ہو رہا ہے۔ خاوند خوب شراب نوشی کر کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور دوسری بیوی کی ہر فرمائش پُوری کی جاتی ہے۔ قیمتی تحائف دیئے جارہے ہیں۔ یوں عورت، عورت کو برباد کر رہی ہے اور یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ میری سہیلی ہے اور اچھّی سہیلی ہے اور اسکے بچّے بھی ہیں جب بھی اس کو ذرّہ بھر ترس نہیں آتا بلکہ اُلٹا اُس کو طلاق دِلوانے کے لئے دباؤ ڈالتی ہے تو نہ Women Forum نہ کوئی رفاہی ادارہ نہ مولوی یا پیر یا اور کوئی سماجی لیڈر اِس پر بات کرتا ہے۔ امیر کبیر اور صاحبِ اقتدار لوگوں کے معاشرے کو بدکاری کی یہ دیمک چاٹ گئی اور چاٹ رہی ہے۔ چند اچھے لوگ منہ میں زبان

Marfat.com

دبائے بیٹھے ہیں ۔ میرے پاس کئی اعلیٰ طبقہ کی خواتین نے اس کا اظہار بڑے دُکھ بھرے لہجے میں کیا ۔ عجیب بات ہے مَردوں کے متعلق اتنا شور مچایا ہوا ہے اور جو حقیقت یعنی سب سے زیادہ عورت کی گھریلو زندگی کو تباہ کرنے والی عورت ہے کوئی اس پر اُنگلی نہیں اُٹھا سکتا ۔ ایسی بدکار عورتیں جہاں جاتی ہیں وہاں اُن کی عزت ہوتی ہے ۔ اُن کے کاروبار کے یا دوسرے کام فوراً اور بلا تاخیر ہوتے ہیں ۔ اُن کو بڑے بڑے Functions میں بُلایا جاتا ہے ۔ بعض تقریریں بھی کرتی ہیں ۔

یہ اتنا بڑا ناسُور ہے آخر عورتیں کوئی مؤثر تنظیم بنا کر یہ بہو، ساس، نند اور بھاوج کے فتنہ فساد کو کچلنے کے لئے کیوں نہیں قدم اُٹھاتیں ۔ اخباروں میں دردناک قصّے خودکشی کے بھی آتے ہیں ۔ بیشمار گھر تباہ ہو رہے ہیں ۔

متوسط طبقے اور غریب طبقے کی وہ مُصیبت اور کھاتے پیتے پڑھے لکھے امیر کبیر لوگوں کے اندر اس قدر عیّاشیاں اور گھر کی بربادیاں یہ سب دِین سے دُور ہونے کی وجہ ہے ۔ جب انسان اپنے بنائے ہوئے قانون پر چلے گا تو یہی نتیجہ ہوگا کبھی انصاف نہیں ملے گا ۔ مجرم پر پولیس ہاتھ بھی ڈالتی ہے ۔ اگر عدالتوں میں مقدمہ کرو تو برسوں لگ جاتے ہیں ۔ کرپشن اس قدر بڑھ گئی ہے کہ قتل کرکے بھی لوگ اپنے اثر و رسوخ اور دولت سے باعزت رہا ہو کر آجاتے ہیں اور مقتول کے ورثا جب اپنی آنکھوں سے قاتلوں کو دندناتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اُنہیں اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں ۔

Marfat.com

چونکہ ہمارا معاشرہ اسلامی نہیں اور مسلمانوں کے دل میں خوفِ خدا اور محبّتِ رسُول نہیں ہے لہٰذا ہر مسلمان اپنے بنائے ہوئے طریقے سے اپنی جائیداد کے بارے میں وصیّت کرتا ہے۔ چونکہ اولاد اس حد تک نافرمان ہو چکی ہے کہ بعض گھرانوں میں نوجوان لڑکوں نے اپنے باپ کو مارا تک بھی ہے اِسلئے والدین اُن کو پائی تک دینا پسند نہیں کرتے۔ اِس میں پہلی چیز یہ ہے کہ جب تک آپ لوگوں کے والدین آپ کو دین کے خلاف کوئی کام کرنے کو نہ کہیں، اُس وقت تک اُن کا ادب واحترام اور اُن پہ احسان کرنا آپ پر لازم ہے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ اب آپ کے سوالوں کے دوسرے جزو کی طرف آتے ہیں۔ آپ کے والدین موروثی جائیداد سے آپ کو عاق نہیں کر سکتے۔

ایک حدیث شریف آپ کے سارے سوالوں کے لئے انشاء اللہ کافی ہوگی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا۔ خداوند تعالیٰ قیامت کے روز جنّت میں اس کی میراث کاٹ لیگا یعنی بہشت میں اُس کو جانے نہ دیگا۔

بد قسمتی سے آجکل اولاد اور والدین کے تعلّقات بیحد کشیدہ ہیں اور والدین اِسی وجہ سے 'عاق نامے' اخباروں میں چھپوا رہے ہیں۔ اولاد کو یہ حدیث شریف کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ پوچھا۔ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔" ماں باپ ہی تمہاری جنّت ہیں اور ماں باپ

Marfat.com

ہی تمہارا دوزخ !"۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے " اور دُعا کرو کہ پروردگار ان دونوں پر رحم فرما جس طرح اِن دونوں نے بچپن میں میری پرورش فرمائی تھی۔

قرآن پاک میں ماں باپ کے حق کو خدا کے حق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور خدا کی شکرگزاری کی تاکید کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی شکرگزاری کی تاکید کی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے سامنے اُف تک نہ کرو (ان کا اِس حد تک ادب کرو)۔

انسان خود مفلس ہو جاتا ہے اپنی خواہشاتِ نفسانی کا شکار ہو کر۔ اللہ اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح احکام کو بھی بھُول جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک میں فرما دیا ہے "کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو۔ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" دوسری جگہ فرمایا (فضول خرچی کرنے والوں کے بارے میں) "فضول مت بکھیر، بے شک فضول بکھیرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں" اور حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

— "کامیاب ہے وہ شخص جو اسلام لایا اور کفایت و قناعت پر اپنی زندگی کی بنیاد رکھی"

— پھر فرمایا۔ "جس نے خرچ میں میانہ روی اختیار کی وہ کبھی مفلس نہ ہوگا"

— پھر فرمایا۔ "راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر۔ ہو جاویگا سب لوگوں سے زیادہ بے پرواہ"

یہاں تعویذ یا وظیفہ پڑھنے سے پہلے خرچ میں اعتدال ضروری ہے۔ ویسے میری تالیف "طریقت کے چراغ" میں ایک پُورا مفصّل باب وظائف وعملیات

Marfat.com

کا ہر مشکل، حاجت، بیماری اور سحر وغیرہ کے لئے دیا ہوا ہے - یہ کتاب قیمتاً اگر ضرورت ناگزیر ہو تو خرید لی جائے - اس میں سے قاری خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسرے پریشان حال لوگوں کو بھی بتا سکتا ہے - ہر خاص وعام کو فقیر کی طرف سے وظائف وغیرہ کی اجازت ہے فی سبیل اللہ - یہ اس لئے کہ لوگ عمل کرنیوالے عاملوں کے چکر میں پھنس کر رقم نہ گنوائیں اور اُن کے چنگل سے بچ سکیں - یہ تالیف بیرونِ ملک اور اندرونِ ملک جہاں جہاں پہنچی اسکی بڑی پذیرائی ہوئی - لوگوں کے بیحد اصرار پر دوسرا Revised Edition شائع کرنا پڑا اس میں کچھ چیزوں کا اور اضافہ (32 صفحات کا) بھی کیا گیا ہے جس کو قارئین نے بہت پسند کیا ہے - سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو اپنے بندوں کو نیکی کی توفیق دیتا ہے اور اُن کو نفس، شیطان اور مفسد لوگوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے -

---

عورت کی حکمرانی کے بارے میں بہت کچھ اخباروں میں شائع ہوتا رہا ہے اب مزید باقی کیا رہا ہے - اسلامی جماعت نے ایک کتابچہ بھی شائع کیا - عورت کی حکمرانی صرف آپ کے ہی لادینی 'ملک' (کہنے سے 'ملک Islamic Republic of Pakistan نہیں بن جاتا) میں ہی نہیں بلکہ بنگلہ دیش اور ترکی میں بھی عورت ہی وزیر اعظم ہیں - غیر مسلم ملکوں میں تو عورتیں وزیر اعظم ہیں اور رہی ہیں -

کوئی مانے یا نہ مانے اس سے آپ کو کیا غرض، آپ اور ہم بحیثیت مسلمان

Marfat.com

کے تو مانتے ہی ہیں۔ انسان دولتِ اقتدار کے نشے میں اتنا چکنا چور ہو جاتا ہے کہ اُس کو ہر نیکی بُرائی اور بُرائی فنونِ لطیفہ نظر آتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ ہر جاندار شے کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور بنی نوعِ انسان کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب نبی انسان کی رُشد و ہدایت کے لئے آئے مگر سوائے چند انسانوں کے سب نے بغاوت کی اور شیطان کا راستہ اختیار کیا۔

میرے علم میں نہیں کہ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ یا ملکہ یا جرنیل نے مرتے وقت ملکُ الموت سے یہ کہا ہو کہ مَیں تمہارے اللہ کے قانون کو جب مانتا ہی نہیں تو تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔ جاؤ واپس چلے جاؤ۔ میں نہیں مرونگا' یا کسی نے اپنی حکومت یا زر یا رسوخ کے زور سے دردناک عذابِ قبر سے نجات پائی ہو اور اب تو مختلف جگہوں پر مُردوں کو دفناتے وقت قبر میں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے خوفناک مناظر دیکھے اور اخباروں میں خبریں بھی آئیں لیکن حضرتِ انسان ٹس سے مَس نہیں ہوتا۔

مجھے بتائیں اس سے اللہ تعالیٰ کو کیا فرق پڑتا ہے وہ ذات تو ان چیزوں سے بے پرواہ ہے۔ ان بڑے بڑے ہر، امیر کبیر اور ظالم حاکموں کو معلوم نہیں کہ قبر کا گڑھا کتنا خوفناک ہے اور مٹّی ڈ لنے کے فوراً بعد ہی حساب کتاب شروع ہو جائیگا۔ قبر میں نہ "Air conditoner" نہ "T.V. Set" نہ اور تعیش کے سامان ہوں گے۔ اُس وقت یہ لوگ جو اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتے ہیں کیا کریں گے۔

عورتوں کے بارے میں ارشادِ ربّانی ہے:

Marfat.com

— "مرد عورتوں پر قوام یعنی حاکم، نگراں ہیں"۔ (النساء)

— "اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور پچھلی جاہلیت کی طرح بن سنور کر باہر نہ جاؤ"۔ (الاحزاب)

— "اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اُس کی اولاد پر نگراں ہے اور وہی اس کی ذمّہ داری ہے"۔

ارشادِ ربّانی ہے: "اے عورتو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو۔ بے شک ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود ہے"۔

"اے نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور سب مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ مُنھ پر ڈال لیا کریں۔ یہ اِس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی (کہ وہ شریف عورتیں ہیں اور ان کو ستایا نہ جاوے گا یعنی بدقماش آوارہ لوگ اُن کو ستانہ سکیں گے) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"۔ (الاحزاب)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

"وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی جو اپنے معاملات کی ذمّہ داری کسی عورت کے سپرد کر دے"۔ (بخاری شریف)

پھر فرمایا:

"جب تمہارے اُمرا تم میں سے بہترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند لوگ تم میں سے سخی لوگ ہوں اور تمہارے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوتے

Marfat.com

ہوں تو زمین کی پُشت تمہارے لئے اُس کے پیٹ سے بہتر ہے ۔ اور جب تمہارے اُمرا تم میں سے بدترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند لوگ تم میں سے بخیل لوگ ہوں اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے سُپرد ہو جائیں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اُس کی پُشت سے بہتر ہو گا۔" (ترمذی شریف)

نفس کے بارے میں جو تعلیم آپ چاہتے ہیں وہ کسی شیخ کامل سے ہی حاصل ہو سکتی ہے ۔ انسان کے اندر قلب معدن الخیر ہے اور نفس منبع شر ہے، اور دونوں ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں ۔ قلب کا ایک دریچہ نفس کی طرف کھُلتا ہے ۔ باطنی منازل طے کرنے والے عبادت کے ساتھ ساتھ مجاہدۂ نفس کرتے ہیں ۔ سب سے پہلے اُن کو نفسِ امّارہ سے سابقہ پڑتا ہے ۔ نفسِ امّارہ گُناہ، نافرمانی، فسق و فجور کی طرف راغب کرتا ہے ۔ جب طالبِ حق مُسلسل مجاہدہ کر کے اس کو علایقِ دُنیاوی سے پاک کرتا ہے تو نفس حلیمہ ہوتا ہے ۔ یہاں وہ بیچ نفس کی حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے ۔ بعض نفوس قدسیہ نفس حلیمہ سے بلند تر درجے نفسِ لوّامہ تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں ۔ اس سے آگے نفس راضیہ اور نفس مرضیہ کے ارتقائی مدارج طے کر لینے کے بعد نفس کاملہ کی منزل پہ فائز ہو جاتے ہیں ۔ یہ سب اللہ کے فضل سے اور مرشدِ کامل کی رہنمائی سے حاصل ہوتا ہے ۔

Marfat.com

مُسلم لیگ تقسیم ہندوستان سے پہلے بھی اور بعد میں بھی کبھی کوئی سیاسی جماعت تھی نہ اب ہے۔ ہاں سیاسی جماعت اپنے آپ کو سمجھتی تھی۔ یہ ایک مسلمانوں کی تحریک تھی۔ اکثریت اس کی وڈیروں، جاگیرداروں اور انا پرستوں کی سرپرستی میں تھی۔ چند مخلص لوگ ضرور تھے مگر ان کو پاکستان بننے کے بعد اُٹھنے نہیں دیا گیا۔ پاکستان میں مسلم لیگ نے بچے جننے شروع کئے اور آج تک یہ کام جاری ہے۔ اب تک دس گیارہ تو بن چکی ہیں۔ اُنہوں نے کبھی بھی سیاسی جماعت بننے کے لئے Homework نہیں کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی تھی کہ اُنکو حکومت کرنے کا کبھی کبھی موقع ملا مگر کبھی بھی یہ اپنی اہلیت ثابت نہ کر سکے اور اپنی انا پرستی کو چھوڑ نہ سکے اور آج تک ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ ہر ایک نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جُدا بنائی ہوئی ہے۔ پاکستان میں صرف دو پارٹیاں ہیں جنھوں نے اپنا Homework خوب کیا ہوا ہے اور اِن کی اِسٹریٹ پاور بھی زبردست ہے۔ ایک PPP اور دوسری جماعت MQM ہے۔

آپ کی پریشانی اپنی جگہ بجا ہے۔ ہر شخص جاننا چاہتا ہے کہ یہ صُورتحال تقسیم کے بعد سے آج تک چلی آ رہی ہے، یہ کب تک رہے گی اور اب تو حالات انتہائی ابتر اور ناقابلِ برداشت ہیں۔

پہلے لوگ ڈاکے ڈالتے تھے اب پولیس ڈاکے ڈالتی ہے۔ مُلزم پولیس کی ریمانڈ میں ہوتا ہے۔ مجسٹریٹ ضمانت پر رہا کر دیتا ہے۔ پہلے پستول یا بندوق

Marfat.com

ملتی تھی اب بموں اور میزائلوں کی فیکٹریاں ملتی ہیں۔ پولیس، ڈی آئی جی پولیس، ایس ایس پی یا بڑی سفارش پر FIR درج کرتی ہے۔ اب ڈاکو دندناکر پولیس تھانوں پر حملہ کرتے ہیں اور فوجیوں کو بھی اغوا کرتے ہیں۔

یہ حالات جو آپ نے لکھے ہیں کیا ایک دن میں پیدا ہوگئے یا عرصہ دراز سے یہ کام شروع ہو کر یہاں تک پہونچ گیا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ جہاں قانون کی بالادستی ختم ہوجائے اور قانون بنانے والا ہی بے رحمی اور بددیانتی سے اُسے توڑتا ہے یا اُس کو اپنے مفاد کے مُطابق بنانے کے لئے اُسے توڑتا مروڑتا رہے، وہاں طوائف الملوکی کا ہونا ضروری ہے پھر ایسی قوموں کو وقت کھلونا سمجھتا ہے اور خوب توڑتا پھوڑتا رہتا ہے۔ وقت کسی کی نہ پرواہ کرتا ہے نہ انتظار کرتا ہے۔

بلبن (Balban) ایک زبردست جابر بادشاہ تھا۔ اُس کو کبھی کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کے دو بیٹے تھے ایک بغرا خاں دوسرا طغرل خاں۔ ایک کو اُس نے بنگال کا گورنر بنایا۔ اُس نے بغاوت کی۔ بلبن اپنے دوسرے بیٹے کو لیکر خود بغاوت کچلنے گیا۔ لڑکے کو شکست ہوئی۔ معافی مانگنے پر بھی اس کو ذرّہ بھر رحم نہیں آیا اور حکم دیا کہ اسے مست ہاتھی کے پاؤں تلے روند دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب وہ کچلا جا رہا تھا اور آہ و بُکا کر رہا تھا تو بلبن اپنے دوسرے بیٹے کو کہنے لگا۔ اب تم اِس جگہ کے گورنر ہو۔ اگر تم نے بھی ایسی حرکت کی تو تم کو اس سے بھی زیادہ عبرتناک سزا دی جائے گی۔

اب یہاں تو ہر شعبے میں کاروبار اس طرح چلتا ہے : "Show me

Marfat.com

the man and I will show you the rule". ہر شعبے (چھوٹے بڑے)

میں Strong مافیا موجود ہے۔ اُن پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ اُن کی رسائی محلوں تک ہے۔ ———————

پاکستان کی بدنصیبی یہ ہے کہ آج تک لوگوں کو یہی معلوم نہیں ہو سکا کہ پاکستان کا مالک کون ہے۔ جو قوم اپنے محسن کو قتل کرتی ہے وہ ذلت سے بچ نہیں سکتی اور جس قوم میں بددیانت بادشاہ کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کی ہمت نہ ہو تو وہ عنقریب اپنی آزادی کی نعمت کھو دیتی ہے۔

قوم نے نواب زادہ لیاقت علی کے قتل کے بارے میں خوب شور مچایا اور آج تک شور مچا رہی ہے مگر کیا کسی نے یہ بھی کبھی پوچھا کہ قائد اعظم کو کس نے قتل کیا؟ بظاہر تو کوئی گولی نہیں ماری گئی نہ تلوار کا وار! پھر یہ کیسے ہوا!! ایک دفعہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے پریشانی کی حالت میں مجھ سے کہا کہ چند روز ہوئے قائد اعظمؒ سے ملاقات ہوئی اور میں نے نفاذِ شریعتِ محمدی کا ذکر کیا۔ وہ کہنے لگے۔ مولانا مجھے ذرا ہوش تو لینے دیں اور پھر رازدارانہ لہجہ میں کہا کہ مولانا کل تک جو میرا دست راست تھا اور میرے سامنے کانپتا تھا، آج میری زندگی کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ مولانا نے اور بھی باتیں بتائیں لیکن میں اُنہیں لکھنا بے فائدہ سمجھتا ہوں۔

قائد اعظمؒ پر بے پناہ Pressure ڈالا گیا کہ آپ کی صحت کام کی اجازت نہیں دیتی۔ اب آپ آرام کریں۔ وہ ایک بہت بڑا قانون داں تھا۔ ملکی حالات

Marfat.com

اور دوسرے حالات مخالفین کے حق میں تھے۔ خاموشی سے زیارت منتقل کر دیئے گئے۔ اُس وقت کچھ لوگ جنتا کی صورت میں تھے۔ نواب زادہ لیاقت علی، فیلڈ مارشل ایّوب، اسکندر مرزا وغیرہ شراب کی محفلیں خوب ہوتیں ہندوستان میں مسلم لیگ کے لیڈروں نے لوگوں کو یہ بتایا کہ اسلام نافذ کرنے کے لئے پاکستان حاصل کر رہے ہیں۔ خوب نعرے لگوائے اور نعروں کے زور پر پاکستان قائم ہوگیا۔ بدقسمتی یہ ہوئی کہ وہ لوگ جو پاکستان کے مخالف تھے، پاکستان منتقل ہوگئے اور فوج کے اندر قادیانی افسروں کا زور، سول میں شیعہ فرقہ طاقتور، اُدھر کابینہ میں وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ تھا۔ وہ کٹر متعصب قادیانی تھا جس نے قائداعظمؒ کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے انکار کر دیا تھا۔ جو اصلی پاکستانی کٹ کٹا کر بچ کر آگیا وہ وہاں بھی قلی گیری کرتا تھا یہاں بھی آکر بے چارہ قلی گیری کرنے لگا۔

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو جب زیارت سے کراچی لایا گیا تو ایسی ایمبولینس بھیجی گئی جو راستہ میں ہی خراب ہوگئی اور وہیں ایک طرف روک کر کھڑی کر دی گئی۔ قائداعظمؒ کو ہاتھ سے دو گھنٹے تک پنکھا جھولا گیا۔

جب قائداعظمؒ اللہ کو پیارے ہوگئے تو اس کے بعد محترمہ فاطمہ جناح کو نظر بند کر دیا گیا۔ کرنل الٰہی بخش نے ایک کتابچہ "قائداعظمؒ کے آخری ایام" لکھا۔ اس میں کوئی اشتعال دلانے والی خبر نہ تھی مگر چور کی ڈاڑھی میں تنکا۔ اس کی اشاعت پہ بھی فوری پابندی لگا دی گئی۔

علمائے دین میں سب سے زیادہ دیوبندی علماء (ماسوائے چند کے) اور

Marfat.com

وہابیہ فرقہ کے لوگوں نے مخالفت کی اور وہ آج بھی یہاں خوب خوشحال ہیں۔ ابھی حال ہی میں مولانا فضل الرحمٰن نے ایک انٹرویو میں کہا۔ "قیامِ پاکستان فراڈِ اعظم ہے۔" چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سُبحان اللہ! اب سُنیئے اُن کے والد صاحب مفتی محمود اس امر پر فخر کرتے تھے کہ وہ پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ ہوئے ــ مگر جب سرحد کی وزارتِ اعلیٰ کا معاملہ آیا تو وزیرِ اعلیٰ بنے اور گناہ ثواب بن گیا۔ اِن کے کردار کا یہ عالم ہے کہ جنرل ضیاء الحق ایک دفعہ مولانا فضل الرحمٰن کے گھر گئے اور لوگ بھی تھے۔ کہنے لگے مولانا آپ کی میں نے دستار بندی کی تھی۔ اب جواب سنیئے۔ "اچھا مجھے تو یاد نہیں"۔ اسلامی جماعت کے بانی نے کبھی بھُولے سے بھی قائدِ اعظمؒ کے مزار شریف پر حاضری نہ دی۔ اِسی طرح وہابیہ کے کسی عالم نے حاضری نہ دی۔ آج یہ لوگ پاکستان کی عنانِ حکومت تھامے ہوئے ہیں۔ اِن سے کیا توقع کی جاسکتی ہے۔

پاکستان میں آج تک جس نے بھی ڈاکہ ڈال کر اقتدار حاصل کیا۔ اُس نے اپنے سے پہلے حکمرانوں کو خوب بُرا بھلا کہا اور یہ کہ انھوں نے ملک کو تباہ کر دیا' اور پھر خود Saviour بننے کا دعویٰ کیا۔ اپنا ڈھونگ رچایا کہ اب کچھ وقت میں مُلک کو سونے کی چڑیا بنا کر دکھا دیں گے۔ یہ کھیل آج تک جاری ہے۔

جس جنتا کا ئیں نے اوپر ذکر کیا اُس میں سے نواب زادہ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اُنھوں نے سکندر مرزا کو گورنر جنرل بنا کر بٹھا دیا۔ اب سُنیئے۔ ایک دن جنرل ایوب غصے میں بھرے ہوئے سکندر مرزا کے پاس آئے اور اپنا Retirement

Marfat.com

Order دکھاتے ہوئے سکندر مرزا کو بہت بُرا بھلا کہا کہ میری بلی اور مجھ سے ہی میاؤں! انھوں نے بہت کوشش کی یقین دلانے کی کہ اُن کی Service سے Retirement کی منظوری اُن سے نہیں لی گئی اور یقین دلایا کہ میں وزیرِ اعظم سے فوراً بات کرتا ہوں۔ آپ مطمئن رہیں اور چارج نہ چھوڑیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وزیرِ اعظم مَلک فیروز خان نون کو فوراً بلایا اور کہا۔ یہ آپ نے کیا کردیا۔ انہوں نے کہا کہ اِنکی Retirement Age مکمّل ہوگئی تھی یہ Normal Course میں ریٹائر کردیئے گئے ہیں۔ سکندر مرزا ایک گھنٹے تک اُن کو Orders منسوخ کرنے کے لئے کہتے رہے۔ وہ بڑی مشکل سے مانے۔ چنانچہ وہ Orders منسوخ ہوئے۔ پھر بعد میں جنرل ایّوب نے مارشل لاء لگا کر سکندر مرزا صاحب اور ملک فیروز خان نون دونوں کا پتّہ صاف کردیا اور Radio پر تقریر کی کہ سیاستدانوں نے اچھے خاصے مُلک کو بھان متی کا کھیل بنادیا یعنی پہلے سب 'کرپٹ' تھے اور اب انہوں نے دیانتداری کا دَور شروع کردیا۔ وہ آپ سب کے سامنے ہے۔ انہوں نے پہلا حملہ لیگ پر کیا اور دُوسرا حملہ مذہب اسلام پر کیا۔

صدر ایّوب نے ایک Islamic Research Council قائم کردی تاکہ اسلام کا ایک ماڈرن ایڈیشن تیار کیا جائے جس کا سربراہ ڈاکٹر فضلُ الرحمٰن کو بنایا گیا۔ اس شخص نے سُود کے جواز میں 52 صفحات کا فتویٰ جاری کیا۔ اسکے علاوہ یہ کہ مشینی آلات کے ذریعے ذبح کئے جانے والے جانور حلال ہیں اور ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ذبیحہ خواہ مُسلم کا ہو یا غیر مُسلم کا جائز ہے۔

Marfat.com

رسالت، نبوّت، امامت، خلافت، اجتہاد، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے بارے میں نئے فتوے دیئے اور یہ کہ قرآن میں صرف تین نمازوں کا ذکر باقی ہے۔ دو وقت کی نمازیں بعد میں شامل کی گئیں۔ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے عبادت نہیں۔

صدر ایوب نے اسلام پر دوسرا حملہ عائلی قوانین نافذ کر کے کیا۔ اس سے بدکاری و فحاشی درپردہ خوب بڑھی۔ مَردوں کو کوئی خوف نہ رہا۔ جب اُن کی داشتائیں نکاح کرنے کو کہتیں تو وہ کہتے کہ ہم تو تیار ہیں مگر قانونی طور پر ممکن نہیں کیونکہ ہمیں پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے ہاں موجودہ صورتحال جاری رہے تو بندہ کو اسی طرح وفادار پائیں گے۔ اُن کے تمام اخراجات اور نازبرداریاں اُٹھائی جاتیں مگر جو منکوحہ بیوی ہوتی وہ اور اُنکے بچے خرچ کے نہ ملنے یا انتہائی کم ملنے پر بھوکے ننگے رہتے اور یہ صُورتِ حال آج بھی درپردہ جاری ہے۔

اس کے بعد پھر ایک گریٹ جنرل آئے وہ کُرسی چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے۔ دونوں جرنیلوں نے بیس / بائیس سال مُلک کی خوب رگڑائی کی نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کے اندر سیاسی شعور ختم ہو گیا اور مزاجی کیفیات بھی بدلنا شروع ہو گئیں۔ اسلام اسلام زبانی کلامی کہا مگر اندر آمریت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنے دست راست جنرل فیض علی چشتی کو علی الصّبح فون پر ہی ملازمت سے سبکدوش کر دیا۔ وہ وردی پہن کر دفتر جا رہے تھے۔ دفاعی امور کے ماہر اور نیشنل ڈیفنس کالج کے انسٹرکٹر کرنل غلام سرور چیمہ کو ایک سوال پوچھنے کی پاداش میں نوکری سے سبکدوش

Marfat.com

کردیا۔ اسٹاف کالج کوئٹہ کے ایک میجر کو سوال کرنے پر سبکدوش کیا اور یہ کہا کہ اب آپ سویلین ہیں۔ میں آپ کے سوال کا جواب نہیں دونگا۔ بھٹو کو یہ کہہ کر کہ میجر جنرل تجمّل Fundamentalist ہے۔ اُن کو فون کرکے گرفتار کروادیا۔ مارشل لاء اپنی جان بچانے کو لگایا۔ مولانا کوثر نیازی نے اپنی کتاب "... اور لائن کٹ گئی" میں لکھا ہے کہ سابقہ صدر غلام اسحٰق نے (جو اُس وقت سیکریٹری جنرل دفاع تھے) جنرل ضیاء الحق کو خفیہ طور پر اطلاع دی کہ وزیر اعظم بھٹو آپ کے خلاف کوئی Action لینے والے ہیں۔ اب مارشل لاء کے علاوہ کوئی اور صورت اُنہیں نظر نہیں آئی۔ اچانک مارشل لاء لگا دیا گیا۔ جماعتِ اسلامی کی ہر طرح مدد کی، وہابیہ فرقہ کی خوب مدد کی۔ سعودیہ سے علمائے دین اور دیگر تدریسی اسٹاف بھی منگوایا گیا۔

سیاستدان ہمارے ایسے ہیں کہ اُن سب کا میکہ برطانیہ یا امریکہ میں ہے کسی مُلک کا باشندہ اپنے مُلک کے خلاف باہر جاکر کچھ نہیں کہتا۔ ہمارے سیاستدان اور لیڈر انٹرویو باہر کے ممالک کے اخباروں اور جریدوں کو ہی دینگے۔ مُلک کے خلاف سازشیں بھی وہیں بیٹھ کر تیار کی جاتی ہیں۔ اُن کے خلاف اُس وقت کی حکومت کوئی Action بھی نہیں لیتی۔

اندریں حالات اب یہ پاکستان نہیں رہا بلکہ "No Mans Land" اور "Paradise of Criminals" بن گیا ہے۔ میری تو آنکھوں کی بھنویں بھی سفید ہوگئی ہیں سوائے حسرت کے کچھ نہیں ہے اور خاموش دیکھ رہا ہوں۔ ہر روز نیا

Marfat.com

تماشا ہوتا ہے۔ اب تو ٹانگیں قبر میں لٹکائے بیٹھے ہیں اپنی آنکھ سے پاکستان کی بربادی دیکھ رہے ہیں۔

عزیز من! یہ سیاست مغربی سیاست ہے یہ اسلامی سیاست نہیں ہے۔
اب اگر آپ کسی اسلامی جماعت والے یا جے یو آئی یا جے یو پی یا انجمن سپاہ صحابہؓ کے مولانا کو اسمبلی میں دیکھتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا یہ فعل اسلامی ہے۔ وہ اپنے رب کے سامنے اس کے جوابدہ ہوں گے۔ بچ نہیں سکتے۔
آپ کا یہ کہنا کہ اسمبلی کی نشست کے لئے الیکشن لڑنے کے لئے کم از کم ایک کروڑ روپے کی رقم خرچ ہوتی ہے اور اُمیدوار تو غریب ہوتے ہیں یہ اتنی رقم کہاں سے لاتے ہیں؟ نہیں ایسا نہیں ان میں کم پیسے والا کوئی کوئی ہوتا ہے ورنہ سب مالدار ہوتے ہیں صرف یہ کہ اُس دن چھپائی ہوئی دولت بھی اُن کو نکالنا پڑتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک مولانا کے ذرائع تو گذارے لائق ہونے چاہئیں لیکن آپ دیکھتے ہونگے کہ مولانا فضل الرحمن اپنی شاندار گاڑی میں ہیں۔ دو مسلح محافظ بھی ہر وقت ساتھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح مولانا شاہ احمد نورانی بھی خاصے مالدار ہیں۔ جائیداد ہے۔ اسی طرح قاضی حسین احمد صاحب جماعت اسلامی والے۔
ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا، میں نے جنگ اخبار میں پڑھا کہ نوابزادہ نصراللہ خان صاحب نے ایک اپنا باغ گیارہ کروڑ میں بیچا اور اُس پر کوئی انکم ٹیکس بھی نہیں دیا۔ اب یہ قومی لیڈر ہیں۔ قوم کا اتنا درد ہے اور غریبوں کے اتنے ہی خواہ ہیں،

Marfat.com

کم از کم اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے ایک کروڑ روپے ہی غریبوں پر خرچ کردیتے۔ ایسی کوئی خبر نظر سے نہیں گذری!

آپ کو یاسر عرفات کے بارے میں مغالطہ ہے۔ یاسر عرفات کوئی جہاد نہیں لڑ رہا، وہ جنگِ فلسطین لڑ رہا ہے۔ اُس کے کوئی اُصول ہی نہیں۔ ہم فلسطینیوں کی جنگ کے لئے دامے، درمے، سخنے ہر وقت مدد کے لئے تیار رہتے ہیں مگر اُنکا لیڈر پکا ہندو نواز اور پاکستان کا دشمن اور پاکستانی اور بھارتی اور کشمیری اور افغانی مُسلمانوں کا دشمن ہے۔ خالی مصلّے پر نماز پڑھ لینے سے انسان مسلمان نہیں ہو جاتا۔ یاسر عرفات اور صدر صدام حسین دونوں نے پاکستان کے خلاف بھارت کی کھُل کر حمایت کی کشمیریوں کی حالتِ زار پہ کبھی ایک لفظ نہیں کہا۔ اسی طرح افغانی جب رُوس کے خلاف جنگ کر رہے تھے تو اُن کی حمایت میں بھی کبھی ایک لفظ تک نہیں کہا۔ جب تک رُوس ٹوٹا نہیں تھا تو اُن کی گود میں تھے۔ اُنکا کمیونزم اور سوویت یونین کی طرف جھکاؤ تھا۔ کہنے کو تو یہ نیشنلسٹ بھی ہیں اور جھکاؤ سوویت یونین کی طرف ہے لیکن یہ اصل میں کیا ہیں یہ کوئی نہیں جانتا۔ اِن کو بھارت نے سب سے بڑا سِول ایوارڈ دیا اور اسی طرح پاکستان نے بھی پچھلے دنوں اِن کو اعلیٰ سِول ایوارڈ دیا۔

جب لوگ شادی کے بارے میں پوچھتے تھے تو کہتے تھے کہ میری شادی فلسطینی Cause کے ساتھ ہوئی ہے لیکن پچھلے دنوں ایک عدد عیسائی عورت پبلک میں

Marfat.com

بطور ان کی بیوی نمودار ہوئی ۔ وہ ان سے بھی بڑھ کر نکلی ۔ اُس نے کہا میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا اور اسلام کے وہ قوانین جو عورتوں کے خلاف ہیں اُن کے خلاف خوب لڑوں گی ۔ اب کافی عرصہ سے اُنکی کوئی خبر نہیں ۔ اندرونِ خانہ کی خبریں گاہے گاہے نکلتی رہتی ہیں جس میں ان کو آمر اور مطلق العنان کہا جاتا ہے ۔ کسی کے Views برداشت نہیں کرتے اور نہ ہی فنڈز کا کہنے کے باوجود کوئی حساب دیتے ہیں اور نہ اس بارے میں کوئی بات سُننا پسند کرتے ہیں ۔

اصل میں ہمارا معاملہ " سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے " والا ہے ذرا بھی کسی مُسلم مُلک کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں سخت خارش شروع ہو جاتی ہے ۔ جلسے جلوس اُسکی حمایت میں نکالتے ہیں بعض دفعہ حکومت گولی چلاتی ہے اور اموات بھی ہو جاتی ہیں ۔ اُن کا حُسنِ سلوک ہمارے ساتھ یہ ہے کہ ابھی کشمیر کے بارے میں کسی ایک بھی مُسلم ملک نے پاکستان کے کشمیر کے مؤقف کے بارے میں بھارت کے خلاف ریزولیوشن کی حمایت کی حامی نہیں بھری ۔ پاکستان اپنا سا منھ لے کر رہ گیا ۔ ہاں ایران نے کسی قدر ساتھ دیا ۔ ہم ایک غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ یہ مسلم ممالک ہیں ۔ نہیں ایسا نہیں وہ پکّے لادینی ملک ہیں اور اب تو وہاں کوئی اسلام کا نام لیتا ہے تو انہیں یوروپ و امریکہ کے مُطابق Fundamentalist کہا جاتا ہے اور سزائے موت دی جاتی ہے ۔

جب تک اسلامی قوانین نافذ نہیں ہوں گے ۔ لوگوں کی تعمیر شخصیت اور

Marfat.com

اسلامی کردار کی عظمت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے گہری سچی دل سے محبّت ضروری ہے ۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور اولیائے کرامؒ کا ادب واحترام ضروری ہے ۔پھر آپ کا احتسابی نظام نہایت محکم اور کامیاب ہوگا اور پھر اسکینڈلز خود بخود ختم ہوتے جائیں گے ۔اب پاکستان کسی خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہ علیہ کا منتظر ہے کہ وہ آکر وحدت اور پریم کا گیت گائے اور دِلوں کو منوّر کرکے اُن سے نفرتیں دُور کرے ۔اب مولوی کے بس کی بات نہیں رہی خواہ وہ لمبی لمبی تقریریں کیوں نہ کریں ۔اہلُ اللہ تو اپنی نگاہ سے تبلیغ کرتے ہیں اور اُنکی نگاہوں کی زیارت سے دِل منوّر ہوجاتے ہیں اور آنِ واحد میں ہزاروں کے دِل کی دُنیا بدل جاتی ہے ۔اب صحیح خانقاہی نظام ہی مسئلے کا حل ہے ۔پھر اِس عاجز فقیر کے پاس بیشمار ماڈرن اور مغرب زدہ لوگ آئے جنھیں مذہب کی ابجد بھی معلوم نہ تھی لیکن پہلی ہی ملاقات میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے دِل کی دُنیا بدل دی اور حالتِ جذب عطا کی ۔

کئی سال ہوئے میرے پاس ایک امریکن آیا اور میرے پاس آرام سے نیچے ہی بیٹھ گیا ۔اُس کے سامنے کچھ نوجوان آئے ۔بہرحال میں نے ایک ایک کو اللہ کا نام لیکر توجّہ رُوحانی دینا شروع کی ۔عجیب کرم کی گھڑیاں تھیں ۔میں نے حسبِ عادت کسی کا نام یا پتہ نہ پوچھا ۔وہ امریکن دیکھ رہا تھا کہ ہاتھ رکھتے ہی وہ شخص بلند آواز سے ’اللہ اللہ‘ کا مست و الست ہوکر ذکر کرنے لگ جاتا ۔وہ ورطہ حیرت میں ڈوبا ہوا یہ تماشا دیکھ رہا تھا ۔اچانک میرے قریب ہوکر انگریزی میں پوچھنے لگا :

Marfat.com

'یہ سب آپ کے Trained لوگ ہیں ؟' میں نے کہا۔ نہیں، ان میں بعض کو تو میں جانتا ہی نہیں۔ اِس کے بعد میں دوسرے نوجوان پر تصرّفِ رُوحانی کرنے لگا۔ اتنے میں وہ امریکن سڑک پر سے ایک غریب آدمی کو لیکر میرے پاس آیا اور میرے سامنے بٹھا کر اُسے توجّہ دینے کے لئے کہا۔ میں نے اللہ کا نام لیکر اُسکے قلب پر خیال کیا۔ پانچ منٹ میں اُس کا ذکر پہلے لوگوں کی آواز سے بھی اُونچی آواز میں شروع ہو گیا۔ وہ شخص چلا گیا۔ اُس امریکن نے میرے ساتھ کھانا کھایا اور وہ اُسے بہت مزیدار لگا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا۔ میں آپکے ساتھ امریکہ سے خط و کتابت کر سکتا ہوں۔ میں نے معذرت کی اور بتایا۔ ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں کبھی ہم کوچ میں ہوتے ہیں کبھی قیام میں۔ جہاں کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے وہاں چلے جاتے ہیں۔ جب وہاں سے جانے کا حکم ہوتا ہے کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ جو میں نے یہاں دیکھا ہے اور آپ کے ساتھ Interview کو کیا میں امریکہ میں کسی میگزین میں دے سکتا ہوں۔ میں نے کہا شوق سے مگر میرا نام نہ آئے۔ پھر اُس نے بتایا کہ مَیں UNO کے ادارے کے ایک شعبے کا سربراہ ہوں۔ ایشیا کے تمام ممالک میرے چارج میں ہیں۔ سال میں ایک دفعہ پاکستان آتا ہوں' کیا اُس وقت مِل سکتا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں کہہ نہیں سکتا۔ اگر آپ مجھے ڈھونڈ نکالیں اور میرے پاس وقت ہوا تو ملاقات ہو جائے گی۔ اِس طرح کئی اور بیشمار واقعات پیش آئے مگر نصیحت دینے سے پہلے دیکھ لینا چاہیئے۔ میں نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا کیونکہ میں نے کوئی مُرید تو کرنا ہی نہیں تھا۔ اب کئی سال سے

Marfat.com

میں قطعاً کسی سے نہیں ملتا ۔ میرے بچوں سے مجھ پر سفارش بھی ڈلوائی جارہی ہے ۔ میں جمعہ کی نماز کے لئے نکلتا ہوں اور فرض ادا کر کے اپنے کمرے میں آجاتا ہوں یا اگر کسی تکلیف کی وجہ سے معالج کے پاس جانے کے لئے باہر جانا پڑے تو جاتا ہوں ۔ میں نے چند سالوں سے تمام اُمورِ روحانی بیگم راشدہ صدیقی صاحبہ المعروف رابعہ ثانی کے سُپرد کر رکھے ہیں ۔ ماشاء اللہ رابعہ ثانی اس ذمّہ داری کو نہایت خوش اسلوبی اور احسن طریقہ سے نبھا رہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں رُوحانی دولت سے مالا مال کر رکھا ہے اور اُن کی دُعا بھی سُنتا ہے ۔ وہ بھی جوان طبقے پر محنت کرتی ہیں کیونکہ اگر یہ ٹھیک ہوجائیں تو دوسرے گم گشتہ راہ لوگوں کی اصلاح ہوسکتی ہے ۔ ان کے متعلق اتنے سالوں میں ایک بھی شکایت موصول نہیں ہوئی ۔ اب میری عُمر اور ضعیفی میری راہ میں حائل ہیں ۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے دینی و یقینی بھائیوں کے لئے کوئی نہ کوئی تالیف کرتا رہتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ آمین !

اسکینڈلز سے کوئی مُلک دُنیا میں نہیں بچا ہوا ہے ۔ امریکہ میں 300 ممبران کانگریس ناجائز طریقہ سے بنکوں کے Overdrafts میں ملوّث ہیں ۔ ہمارے اور باہر کے ملکوں میں یہ فرق ہے کہ اسکینڈل کے بارے میں ذرا سا بھی پتہ چل جائے تو بس پھر اس کی خیر نہیں ۔ نکسن کو دیکھئے ۔ پروفومیو اسکینڈل دیکھئے ۔ برازیل کے سابقہ پریذیڈنٹ کو دیکھئے ۔ بنگلہ دیش کے ارشاد احمد کو دیکھئے ۔ جاپان کے سابقہ

Marfat.com

وزیر اعظم کو دیکھئے - اُن کی اپنی پارٹی کے لوگ ہی متعلقہ ممبر یا وزیر کے خلاف ایکشن لے لیتے ہیں - آپ دیکھیں راجیو گاندھی کو - بوفرز والا کیس لے ڈوبا اور وہ الیکشن ہار گیا - اُونچے عہدے والے (یعنی وزیر اعظم، صدر) یہ بھی فائدہ اُٹھاتے ہیں مگر بعض اپنے عہدِ حکومت میں کسی نہ کسی وجہ سے پکڑے نہیں جاتے اور بعد میں پول کھُل جاتا ہے جیسے کہ مارگریٹ تھیچر کے بیٹے نے خوب کمایا اور اُس کا یہ حال تھا کہ وہ جس ہوٹل میں ٹھہرتا تھا اُس کا یومیہ کرایہ 300 ڈالر ہوتا تھا - جارج بش کے بیٹے نے ایک ہی Deal میں آٹھ لاکھ ڈالر کمائے - فلپائن کے مرحوم صدر مارکوس اور اُس کی بیگم نے تو حد ہی کردی مگر حشر بُرا ہوا - تو Scandals تو سبھی مُلکوں میں ہیں - اِسی طرح Law and Order کا مسئلہ بھی سبھی مُلکوں میں ہے - اب تو امریکہ بھی اس سے عاجز ہے - اکثر ملکوں میں State Terrorism ہے یعنی دہشت گرد کسی نہ کسی طرح حکومت پر قبضہ کر لیتے ہیں - پھر بیشمار مُلک ہیں جہاں جرنیلوں نے حکومت پر قبضہ کر رکھا ہے - خانہ جنگی ہو رہی ہے - لوگ افلاس اور قحط کی وجہ سے مَر رہے ہیں مگر اُن کی بَلا سے، اُنہیں تو اقتدار کی کرسی چاہیئے -

اِس وقت امریکہ اور یوروپ اور دوسرے ترقی پذیر ممالک میں دہشت گردی، جنسی بے راہ روی، تشدّد، جرائم کی واردات اور AIDS کے مریضوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور Homosexuality بہت بڑھ رہی ہے - ابھی دس پندرہ روز ہوئے BBC نے اعلان کیا تھا کہ اس کے ملازمین جو Homosexual ہیں اُن کو بھی عورتوں کی طرح Honey Moon Allowance ملے گا - اب یہ ممالک

Marfat.com

اپنی Democracy سے بھی تنگ ہیں اور عورتوں کو حقوق دیکر بھی پریشان ہیں مگر کر کچھ نہیں سکتے۔

میں نے جی ایم سید کی کتاب' جو آپ نے لکھا ہے' وہ تو نہیں دیکھی البتہ ایک پمفلٹ ضرور دیکھا ہے۔ اس کے باہر یہ لکھا ہوا ہے :

جی۔ ایم۔ سیّد : اپنی تحریروں کے آئینہ میں

رشید احمد لاشاری

پیر الٰہی بخش۔ سابق وزیرِ اعلیٰ سندھ

صدر انجمن محافظ پاکستان

پیر الٰہی بخش کالونی

اِس میں عقیدے کا عنوان دے کر نیچے خلاصہ دیا گیا ہے۔

میں عنوان آپ کے لئے درج کئے دیتا ہوں۔ خلاصہ لکھنا میرے لئے مشکل ہے۔ [یہ پمفلٹ پیر الٰہی بخش صاحب کی طرف سے 1969ء میں شائع ہوا تھا]

نوٹ : اِس کتاب کے بارے میں میری نظر سے کسی دینی عالم یا دینی ادارے کا فتویٰ نہیں گذرا۔

(1) مذہبی عقائد وحشیانہ دَور کی خوف زدگی کی پیداوار ہیں۔

(2) خُدا ایک ظالم ڈکٹیٹر ہے۔

(3) رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) میں بھی خامیاں موجود تھیں۔

Marfat.com

(4) حضرت محمدؐ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آخری نبی نہیں۔

(5) دیدارِ رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(6) قرآن میں کسی چیز کا حل موجود نہیں۔

(7) عقائدِ اسلامی مضحکہ خیز اور طفلانہ حرکتیں ہیں۔

(8) روزہ، نماز اور دیگر عبادات بالکل غیر ضروری ہیں۔

(9) حج کی تمام رسوم فرسودہ اور بیکار ہیں اور کعبہ قدیم مندر کی جگہ پر تعمیر ہوا ہے۔

(10) حجرِ اسود فیلس یا لنگم کا پتھر ہے۔

(11) حج کے موقع پر جانوروں کی قربانی وحشیانہ دَور کی توہم پرستی ہے۔

(12) ختنہ کرانا ضروری نہیں ہے۔

(13) سُور کا گوشت حرام نہیں۔

(14) میرا اسلام پر ایمان نہیں۔

(15) میں اسلام کو مکمل دین نہیں سمجھتا۔

(16) اسلام کے اصول بالکل غلط ہیں۔

(17) مذہب اسلام کا تصوّر ہی غلط ہے۔

(18) اسلام آخری مذہب نہیں۔

(19) اسلام میں ہر قسم کی بُرائیاں موجود ہیں۔

Marfat.com

آج ساری دُنیا میں انسان بے سکون اور مضطرب ہے ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے پُرانی اخلاقی قدروں کو خیر باد کیا۔ اُس کے بعد ایک سے ایک بُرائی اختیار کرتے گئے اور اُس میں انتہا کرنے لگے ۔ جنسی بے راہ روی کا شکار ہوئے اور اِس قدر پستی میں گئے کہ آج مرد اور عورت دونوں اِس سے تنگ ہیں ۔ یہاں تک کہ Homosexuality کو قانونی تحفظ دینا پڑا ۔ جوئے بازی شروع کی ۔ اُس نے اُنہیں اقتصادی بدحالی کا شکار کر دیا ۔ شراب نوشی شروع کی تو اُس کی انتہا کر دی ۔ عورتیں برہنہ ہو کر نشے میں چُورنا چنا شروع کر دیتی ہیں ۔ عورتوں کو بنیادی حقوق اِس قدر دیئے کہ اب مغرب خود تنگ ہے ۔

انسان کے بُنیادی حقوق کے تحفظ سے رہی سہی اچھی قدریں بھی گنوا بیٹھے ہیں ۔ اب بچے کہتے ہیں کہ شادی کی کیا ضرورت ہے ۔ شادی کی رسم ادا کر کے بندھن میں باندھے جانے کی بجائے دونوں آزاد زندگی اکٹھے رہ کر گذار سکتے ہیں اور جب چاہیں علیٰحدہ ہو سکتے ہیں ۔ گھروں میں والدین کی ذرّہ بھر عزّت نہیں ۔ اولاد کئی کئی دِن باہر گذارتی ہے مگر اُنھیں کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا ۔

لڑکیوں کی مائیں لڑکیوں کی بدکاری کو ڈھانپنے کیلئے Legalise Abortion کا مُطالبہ کر رہی ہیں ۔ بِل کلنٹن یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ عورت کا پیدائشی حق ہے ؛ اور روم کے پوپ کہتے ہیں یہ Murder ہے وہ اُس کو گناہِ عظیم گردانتے ہیں ۔

ساری دنیا میں دولت کی حرص میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے اور اسکے حصول

Marfat.com

کے لئے گھناؤنے سے گھناؤنے جُرم کرنے کے لئے تیار ہے۔

فلپائن کے صدر مارکیوس کا حال آپ کے سامنے ہے۔ دولت کی حرص نے جیکولین کینیڈی کو مجبور کیا کہ وہ اپنے خاوند کو بُھول جائے اور رُسوائے زمانہ دُنیا کے امیر ترین شخص اوناسس سے شادی کرے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا' اور اب چند روز ہوئے سب دولت پیچھے چھوڑ کر خود بھی چل بسی۔

اِس مرض میں چھوٹے بڑے' امیر غریب' بادشاہ وزیر اور سیاسی لیڈر بھی مُبتلا ہیں جب کسی کا بھید کُھلتا ہے تو کچھ حالات معلوم ہوتے ہیں۔

اب امریکہ کی تازہ ترین (جو ابھی ابھی اخباروں میں آئی ہے) مذموم حرکت کا بھی سُن لیں کہ وہ ممالک جہاں Homosexuality کی اجازت نہیں وہاں کے Homosexuals کو امریکہ نے سیاسی پناہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

بنگلہ دیش کے مجیبُ الرحمٰن کی بیٹی حسینہ واجد کو اپنے باپ کے گھر سے لاکھوں روپے کے سامان کے علاوہ 30 لاکھ روپے کے زیورات بھی ملے اور یہ کہنے لگی کہ میرے باپ کے گھر سے بہت سا زیور اور قیمتی جواہرات غائب ہیں۔ 503 تولے سونا اور 4054 تولے چاندی نکلی۔ انہوں نے سامان کی جو فہرست دی وہ 71 صفحات پر مشتمل ہے۔

مولانا صاحب کھانے کے وقت اتّفاقاً آگئے۔ آپ نے اُنہیں کھانے کیلئے کہا وہ شامل ہو گئے۔ میز پر کئی کھانے دیکھ کر جو بھی اُنہوں نے فرمایا ہے وہ

Marfat.com

بالکل درست ہے۔ اسراف منع ہے۔ کوئی تقریب ہو یا کوئی اور سلسلہ جواز معقول ہو تو اُس پر غور کیا جاسکتا ہے۔

اگر مولانا صاحب نے آپ کی اصلاح کے لئے نہایت مناسب لہجے میں کہا تو آپ کو اسے اپنی خوش نصیبی سمجھ کر قبول کر لینا چاہیئے اور اگر اُنہوں نے غرور سے اور صرف آپ کو ذلیل کرنے کے لئے سب کچھ کہا تو یہ اُنہوں نے اچّھا نہیں کیا۔

ویسے عزیزانِ من جب اُن کی اپنی باری آتی ہے تو وہ کمال دکھاتے ہیں کہ آپ یقین نہیں کریں گے۔ آپ کو معلوم ہے طائف (سعودی عرب) میں جو اسلامی کانفرنس ہوئی اُس میں پانچ ہزار قسم کے کھانے تھے۔ کوئی اعتراض کسی نے نہیں کیا۔

ماڈرن گھرانے میں نکاح پڑھانے آئے Disco کے ریکارڈ بجائے جارہے تھے اور ساتھ ساتھ مولوی صاحب نکاح بھی پڑھاتے گئے۔ اپنی فیس بھی لی اور کھانا بھی کھایا۔

گانے والوں کی کمائی جائز نہیں ہوتی۔ وہاں مولانا گئے، نکاح پڑھایا، فیس لی اور اُنہوں نے کھانا گھر والوں کے لئے بھی ساتھ کر دیا۔ حلال وحرام کا کوئی سوال نہیں اُٹھا۔

بہرحال یہ اہلِ فتویٰ ہیں۔ ان کا حکم ماننا ہی پڑتا ہے۔

Marfat.com

اختلافات تو ختم ہو سکتے ہیں
مگر عداوت کیسے ختم ہو

جزوی اختلافات اہلِ سنّت والجماعت کے تو ختم ہو سکتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام حنبلؒ کے سب پیروکار اہلِ سنّت والجماعت کہلاتے ہیں۔ ان کے اندر جو جزوی اختلافات ہیں وہ افسوسناک ہیں۔ اُن کا کوئی جواز نہیں۔ اُن کو ختم کرنے کیلئے سب کے اکابرین علماء کو مل بیٹھ کر اُنہیں طے کرنا چاہیئے۔ اب اگر کوئی کہے کہ قادیانیوں سے اختلافات ختم کئے جائیں تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بے شک مسلمان کہتے رہیں وہ تو مُرتد ہیں یا شیعہ مذہب کے لوگ اُنکے سارے مذہب کی بنیاد ہی جُدا ہے۔ اُن کو تو اہل سُنّت والجماعت سے عداوت ہے اور اُن کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ ابھی کچھ مہینے ہوئے کہ انہوں نے ایران میں سُنّیوں کی ایک بڑی اور قدیم مسجد کو بے دردی سے شہید کر دیا اور کسی کی کوئی شنوائی تک نہ کی اور ساتھ برادر برادر کا نعرہ بھی ہے۔ آپ جائیں تو وہاں ایئرپورٹ پر کوئی نہ کوئی اسٹاف ممبر آپ سے پوچھے گا۔ "Are you a Sunni or Muslim?" یعنی اگر شیعہ ہو گا تو سمجھ جائے گا فوراً مُسلم کہے گا اور اپنی شناخت بتلائے گا اور خوش آمدید کہلوانے کا مستحق ہو جائے گا۔

اگر ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں تو سُنّیوں کو مسجد کیوں نہیں تعمیر کرنے دیتے اور

Marfat.com

اُنہیں شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کیوں مجبور کرتے ہیں۔

یہاں شیعہ ذراسی بات ہو جائے تو حقوق کے لئے شور مچاتے ہیں وہاں اپنے Constitution میں ہے کہ صدر صرف شیعہ ہو سکتا ہے۔

یہاں تو جب اُن کی خفیہ سازش کامیاب ہو جاتی ہے سربراہ شیعہ آجاتا ہے۔ اسکندر مرزا' جنرل یحییٰ اور نصرت بھٹو نے علی الاعلان کہا ہے کہ میں شیعہ ہوں۔ اُن کی بیٹی بھی ماں کے مذہب پر ہی ہو گی۔

اب اندریں حالات یہ فرقے ہیں اور جُداگانہ مذہب ہیں ان کو عداوت ہے نہ کہ اختلاف ہے۔

بہر حال یہ لکھنے کو تو لکھ دیا ہے۔ عملی طور پر اس کی کوئی وقعت نہیں۔ اب پاکستان میں تو مولوی اور پیر بھی اور اُن کے گھر والے بھی ماڈرن ہو چکے ہیں۔ رہ گئیں مسجدیں تو اُن کا دم سلامت رہے اُن کا تقدس بھی پامال ہوتا رہیگا۔ پہلے دھینگا مشتی ہوتی تھی اب باقاعدہ قتل بھی ہوتے ہیں۔ بم بھی پھینکے جاتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ڈر ہے کہ لوگ جان کے ڈر سے مسجد میں نماز پڑھنا ہی بند نہ کر دیں۔

امریکہ کا ہمارے ساتھ ہی سلوک بُرا نہیں بلکہ تمام کمزور ممالک کے ساتھ ہے۔ رُوس کے ختم ہونے کے بعد یہی ایک سُپر پاور رہ گئی ہے۔ یہ اپنی طاقت کی وجہ سے بدمست' انتہائی مغرور اور دہشت گرد ہو گئے ہیں۔ کہاں امریکہ اور کہاں کوریا' وہاں بیٹھے ہوئے دھونس جما رہے ہیں اور دھمکیاں دے رہے ہیں۔

Marfat.com

ہمارے ساتھ دوہری دشمنی ہے ایک تو اس وجہ سے کہ ہم مسلمان ہیں اور کسی مسلمان ملک کو ذرا سی بھی تکلیف ہوتی ہے، ہم شور مچا دیتے ہیں اور دوسری یہ کہ اب ہم میں کوئی افادیت نہیں رہی۔ امریکہ کو جس سے غرض ہوتی ہے اُس کے سامنے لیٹ جاتا ہے۔ جب پاکستان بنا تو پاکستان کو روس نے بھی دعوت دی اور امریکہ نے بھی۔ یہاں سیاہ وسفید کے مالک نواب زادہ لیاقت علی مرحوم وزیر اعظم تھے۔ اُن کی بیگم امریکہ کی پڑھی ہوئی اور امریکہ کی دلدادہ تھیں۔ امریکہ یہ جانتا تھا کہ ہندوستان رُوس کی گود میں چلا گیا ہے۔ اُن دنوں امریکہ کمیونزم سے اتنا خائف تھا کہ امریکی اس ڈر کی وجہ سے کوئی نہ کوئی خواب آور یا دوسری مسکن گولی رات کو ضرور کھاتے۔ بس کمیونزم کا نام لے کر ان کو لوٹ لو۔

پاکستان میں اڈّے قائم کرنے کے لئے بے تاب تھا تاکہ Russia کے معاملے میں Balance of Power کسی طرح خراب نہ ہو۔ چنانچہ نوابزادہ صاحب امریکہ روانہ ہوگئے اور بڑا زبردست استقبال صدر امریکہ نے کیا اور ملتے ہی یہ کہا "America Salutes Pakistan" جب رُوس کا خطرہ ٹل گیا تو کھُل کے دھمکیاں دے رہا ہے۔ ہمارے دشمنوں کو شہ دے رہا ہے۔ اُنکو تیار کر رہا ہے۔ 1965ء کی جنگ میں صدر ایوب نے امریکہ کے صدر سے بات کرنا چاہی تو اُس نے انکار کر دیا اور کہا جو کچھ کہنا ہے Record کروادو۔ اُس کے بعد سازشوں میں مصروف رہا اور پاکستان کے دو ٹکڑے کروادیئے۔ اب پھر اتنے حصّے کو بھی

Marfat.com

دو ٹکڑے کرنے کی سازشیں زوروں پر ہیں۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ America Shoots Pakistan اور بہانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نت نئی دھمکیاں دیتا ہے۔ اِس وقت ظالم قوم نے تمام تیسری دُنیا کے ممالک اور ترقی پذیر ممالک کے اندر خانہ جنگی کرا رکھی ہے۔ وہاں سیاسی عدم استحکام پیدا کیا ہوا ہے۔ اُس نے ساری دُنیا پر اپنی جمعداری قائم کر رکھی ہے Economic Bombs چھوڑتا رہتا ہے۔ فوراً کوئی نہ کوئی الزام لگا کر کسی ملک پہ Sanctions لگا دیتا ہے۔ اِس سے وہ مُلک باہر کوئی چیز Export یا کہیں سے کوئی چیز Import نہیں کرسکتا۔ عراق کی حالت دیکھ لیں۔

تمام ممالک کو بھاری قرضوں کے اندر اِس بُری طرح جکڑ دیا ہے کہ ان کی اقتصادی بقا وَرلڈ بینک اور IMF پر ہے۔ اب یہ ادارے مُلکوں کے بجلی، پانی غرضیکہ ہر چیز کے Rate بھی مقرر کرتے ہیں۔

اُدھر UNO دُنیا کے لئے ایک بدبختی ہے۔ یہ خود مختار ادارہ نہیں بلکہ امریکہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ انتہائی کرپٹ۔ کچھ عرصہ ہوا میں پڑھ کر حیران ہوا کہ اس کی مالی زبوں حالی کی وجہ یہ ہے کہ کئی لوگ کاغذوں پر بڑے بڑے عہدوں پر بھاری تنخواہوں اور الاؤنس کے ساتھ دکھائے جاتے ہیں اور تنخواہیں وغیرہ بھی Draw کی جاتی ہیں مگر یہ سب ہڑپ کرلی جاتی ہیں۔ یہ ادارہ امریکہ کی مرضی کے بغیر ذرا بھی کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ یہ بھی مسلمانوں کے سخت خلاف ہے۔ بطرس غالی فرعون کے قبیلہ قبطی سے تعلق رکھتا ہے۔ نہایت ہی متعصب

Marfat.com

ہے۔ ایک عجیب بات ہے کہ عیسائی، یہودی وغیرہ ویسے تو مذہب سے دُور ہیں مگر مسلمانوں کے معاملے میں بالکل متحد ہوجاتے ہیں اور مسلمانوں کو ہر طرح نقصان اِس جذبے کے تحت پہنچاتے ہیں کہ وہ دنیا کے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان سے زیادہ ظالم اور درندہ کوئی نہیں۔ بوسنیا کے 70 ہزار مرد عورتیں قتل کیے گئے۔ عورتیں بے آبرو ہوگئیں مگر یہ ٹس سے مَس نہیں ہوئے۔ اُن کے Human Rights کے دعوے کدھر گئے۔ 40 کے قریب مُسلم ممالک بھی دیکھ رہے ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے ان کے وارے نیارے ہیں۔ غریب ملکوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ مفلسی، قحط، بیماری اور جسم ڈھانپنے کے لئے کپڑوں کا نہ ہونا اور یُوروپ کی منڈیوں سے وہ اسلحہ خریدتے ہیں یہاں دن رات اِن ملکوں میں فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ فوڈ، دوائیاں اور کپڑا سب بُن رہے ہیں اور کھپت اُن کی منڈیوں میں ہو رہی ہے۔ اُن کا بال بال قرضے میں جکڑا ہوا ہے۔

پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کئی شعبوں میں بالخصوص غذا وغیرہ میں خودکفیل ہوچلا تھا مگر اُن کا بہت بُرا حال کر دیا ہے۔ اب سب پانی بجلی وغیرہ کے Rate تک World Bank or IMF نے مقرر کئے ہیں اور مہنگائی اتنی ہوگئی ہے کہ ہر طرف سے چیخیں ہی چیخیں سنائی دیتی ہیں۔ امریکہ کا بھیجا ہوا وزیر اعظم معین قریشی پاکستان کا جوڑ جوڑ ڈھیلا کر گیا۔ اب حالات کسی وجہ سے ہی سُدھریں گے۔

Marfat.com

جو حکومت بھی آتی ہے وہ Opposition سے انتقام لیتی ہے اور ہر Opposition خوب الزام لگاتی ہے اور پھبتیہ جام Attitude اختیار کرتی ہے احترام کی سیاست کا تو نام و نشان ہی مٹ گیا ہے۔ سالوں سے مسلسل بس دو Warring Groups چلے آرہے ہیں۔ عوام عوام کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ سرچشمۂ طاقت کہا جاتا ہے۔ اُس بے چارے کی ناخواندگی کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے دستخط نہیں کرسکتا۔ بس جاگیردارانہ نظام زور پکڑتا جارہا ہے‘ امیر امیر سے امیر تر اور غریب‘ غریب تر ہوتا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم کرے اور ہمارے گناہ معاف فرمادے۔ کہیں ہم آزادی ہی نہ کھو بیٹھیں۔

اِس میں شک نہیں کہ آپ لوگ پنشنر ہونے کی وجہ سے سخت مالی حالات کا شکار ہیں۔ بس یہ شنوائی کی بات ہے بادشاہوں کے مزاج ایسے ہی ہوتے ہیں گاہے بہ سلامی رنجند و گاہے بہ دشنام انعام می دہند۔

جس طرح آپ کو اپنے مفاد عزیز ہیں۔ اُسی طرح حکومت اپنے مفادات کے مُطابق ترجیحات ترتیب دیتی ہے۔ جو حاضر سروس مُلازمین ہیں‘ اُن میں کوئی نہ کوئی Nuisance Value تو ہوتی ہے۔ آپ تو ضعیف و ناتوان ہو چکے ہوتے ہیں۔ آپ کو کچھ دنیا خدا ترسی والی بات ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ حاکم کے دل میں اللہ تعالیٰ اور آخرت کا خوف ہو۔ غلام محمد مرحوم گورنر جنرل کچھ عرصہ وزیر خزانہ بھی رہے۔ اُن کے جو اطوار تھے وہ سب کو معلوم ہیں مگر اسکے باوجود

Marfat.com

وہ دل میں خوفِ خدا رکھتا تھا۔ ایک دفعہ اُس کی کوٹھی پر درجہ چہارم کے ملازمین جمع ہو گئے۔ پوچھا کیا بات ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ ہماری تنخواہ میں اضافہ کریں۔ اُس نے پولیس بُلوائی اور پٹائی کروادی۔ جب وہ دفتر آیا تو گیارہ ساڑھے گیارہ بجے دن کے کسی نے اُس کو بتایا کہ درجہ چہارم کے ملازمین سَر سے ننگے اور پاؤں سے ننگے دُھوپ میں نیچے کھڑے ہیں مگر ہیں خاموش۔ کوئی شور شرابا نہیں۔ اُس نے فوراً آدمی بھیجا کہ پوچھ کر آؤ کیا بات ہے۔ معلوم کیا تو اُنہوں نے کہا۔ ہم نے ٹھیک بارہ بجے غلام محمد کے لئے بد دعا کرنی ہے۔ بَددُعا کے بعد چلے جائیں گے۔ غلام محمد یہ سُن کر لرز گیا۔ کہنے لگا ان کو کہو کہ بَددُعا نہ کریں میں اُن کی تنخواہ میں اضافے کا حکم کر رہا ہوں۔ وہ ہاتھ پھر بَددُعا کی بجائے دُعا کے لئے اُٹھے۔

اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک میں انصاف کے لئے فرمایا ہے اور عدل کا حکم دیا اور پھر فرمایا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پیار کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ صاحبِ رعیت یعنی فرماں روا بنائے اور وہ مرتے دم تک رعایا کے حقوق سے غافل رہے۔ اللہ تعالیٰ جنّت اُس پر حرام کر دے گا۔ پھر فرمایا۔ بادشاہ کا ایک دن عدل کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

پنشنروں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اُنہیں بھی کچھ حمیت و غیرت سے کام لینا چاہیئے۔ خدا غریب ضرور بناتا ہے۔ بے غیرت کسی کو نہیں بناتا۔ اِس پنشن کے

Marfat.com

اضافے کے لئے اتنے نیچے گر کر بار بار کمترین انداز میں معروضات کرنے کے باوجود اربابِ حل وعقد کی طرف سے ذرّہ بھر بھی ہمدردی نہ ہونا' یہ سب مکروہ ہے۔ مومن کی شان کے خلاف ہے۔ اس کو عملی زندگی اختیار کرنا چاہیئے اور قناعت کی تلوار سے اپنی خواہشات وضروریات کا قلع قمع کرنا چاہیئے۔ وہ اسے آزما کر دیکھیں انشاء اللہ اُن کی اولاد اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوگی اور خوشحالی کسی اور طریقہ سے ان کے گھروں میں داخل ہوگی.... لیکن آپ کی اور آپکے اہلِ خانہ کی بددُعائیں بادشاہ کو ضرور لے ڈوبیں گی۔ چونکہ اُنھوں نے آپ پر رحم نہیں کیا تھا۔ اسلئے جب اُن کو سزا ملے گی اور وہ ربُّ العزّت کے ہاں بے بسی کے عالم میں زاری کریں گے تو ربِ کریم اُن پر رحم نہیں کریگا۔ یہ اُس کا قانون ہے۔ اس سے امیر کبیر کوئی نہیں بچ سکتا۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ایسے بادشاہ کے عہد میں ہی ایسی زمینی وآسمانی آفتیں (سیلاب' بھونچال وغیرہ) نازل ہوتی ہیں کہ ان پر ہی حکومت کا کافی خرچ ہو جاتا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ آپ کو سیدھا سادھا مسلمان سمجھ کر خرید وفروخت میں دھوکا دیا گیا۔ عزیزانِ من! صُوفی کو معاملات میں ہوشیار رہنا چاہیئے اور کسی سے معاملہ کرتے وقت خواہ وہ عابد وزاہد ہو' اچھی طرح پرکھ لینا چاہیئے۔ پیشانی میں سجدہ کا نشان یا لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا وغیرہ یہ کافی نہیں۔ مومن کی شان اُس کے عمل سے ظاہر ہوتی ہے نہ کہ چرب زبانی سے۔ آجکل کے تاجر لوگ زیادہ تر ایسے ہیں جن کو نہ وعدے کا پاس ہے نہ اُن میں امانت ہے نہ دیانت

Marfat.com

ہے بس دولت کمانے کی حرص میں اندھے ہو چکے ہیں اور جب اُن کی اپنی باری آتی ہے تو گالم گلوچ اور ہاتھاپائی پر اُتر آتے ہیں۔ آج مسلمانوں کو دیکھیں اکثریت اُن میں منافقوں کی ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ شخص روزہ رکھتا ہے' نماز پڑھتا ہے اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور کوئی امانت اُس کے پاس رکھی جائے تو اُس میں خیانت کرے اور ایک جگہ چوتھی نشانی یہ بھی فرمائی کہ کسی سے لڑے تو گالیاں بکے' یہ پکّا منافق ہے۔

اب آپ میں وہ حضرات جن کے پاس ناقص مال سپلائی کیا گیا ہے' وہ دوہری مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ دوسری مُصیبت یہ ہے کہ اگر مال سپلائی کرنے والے ناقص مال کو اچھے مال سے نہیں بدلتے تو اُن کو یہ ناقص مال بیچتے وقت خریدار کو نقص بتانا پڑے گا خواہ وہ اس وجہ سے کم قیمت پر ہی کیوں نہ خریدے اور انھیں اس سے مالی نقصان ہو۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جو شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ غضب الٰہی کا شکار رہتا ہے اور فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

آپ کے مالک متکبّر ہیں۔ دولت کی وجہ سے بدکاری میں مبتلا ہیں اور

Marfat.com

عقیدے کے لحاظ سے بھی فاسق وفاجر ہیں اور اس وجہ سے آپ اُنکی اُن کے مُنھ پر دوسروں کی طرح خوشامد وتعریف نہیں کرتے۔ یہ چیزیں آپ کے ایمان کی صحت ہیں۔ یہ دُنیا تو چند روز کی ہے۔ بے شک اس وقت آپ ایک بڑی آزمائش اور کٹھن منزل سے گذر رہے ہیں۔ مگر یاد رکھیں وقت سدا ایک جیسا نہیں رہتا۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ ہمیشہ ان کے ہی دست نگر رہیں۔ زندگی میں اچھے اچھے مواقع اللہ تعالیٰ ہر ایک کو عطا کرتا ہے۔ کچھ لوگ غفلت اور سُستی کی وجہ سے ان سے فائدہ اٹھانے کی بجائے سوچ بچار میں پڑجاتے ہیں اور وقت نکل جاتا ہے اور موقع بھی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ خود کردہ را علاج نیست۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ دوسرے وہ ہیں کہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔ موقع ملتے ہی اُس کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہیں اور خوشحال ہوجاتے ہیں۔ آپ اِن متکبّر اور فاسق اور فاجر لوگوں کی بالکل پرواہ نہ کریں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فاسق کی تعریف کرنے سے عرشِ بریں بھی کانپتا ہے۔

پھر فرمایا۔ فاسق کی پیروی مت کرو۔

پھر فرمایا۔ وہ شخص جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبّر ہو گا۔ جنّت میں داخل نہ ہوسکے گا۔

اور عزیزانِ من! آجکل تو علماً اور پیرانِ طریقت جو کر رہے ہیں اور کن کن کی تعریف کر رہے ہیں سب آپ کے سامنے ہے۔ دین کے عالموں نے اپنے آپ کو

Marfat.com

ہمیشہ محافظِ دین کہا ہے مگر تاریخ کے ورق پلٹیں گے تو دیکھیں گے کہ انھوں نے بادشاہوں کی بادشاہت کو مضبوط کیا اور ظلم جس کا دوسرا نام ملوکیت ہے اُسکو مضبوط کیا اور ان سے انعام اور دوسرے دنیاوی فائدے حاصل کئے۔ جو عالمِ دین اور عارف بھی تھے اُنہوں نے کبھی کوئی شاہی عہدہ قبول نہ کیا۔ نہ قاضی (Justice) کا نہ قاضی القضاۃ (Chief Justice) کا۔ حالانکہ اُنہیں کوڑے مارے گئے اور طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ بعض شہید بھی ہو گئے۔ شہزادہ داراشکوہ ولی عہد تھا۔ اورنگزیب عالمگیر کے غیض و غضب سے بچنے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے سندھ میں آیا۔ یہاں اس لئے آیا کہ یہاں کا حاکم کلہوڑا اُس کا جانی اور جگری دوست تھا۔ اُس سے اُس کو غداری کا شبہ تک نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ یہاں پہنچا' شاہانہ استقبال ہوا' خاطر و مدارات ہوئی۔ اُسکو یُوں بےخبر رکھا اور اُدھر اورنگزیب کو خبر دیدی اور انعام کے لالچ میں گرفتار کروادیا۔ اورنگزیب نے علما کو کہا کہ اس کے بارے میں آپ فتویٰ دیں کیا سزا دینی چاہیئے۔ انہوں نے فوراً گردن زدنی کا فتویٰ دیا لہٰذا اُس درویش منش شہزادے کو شہید کردیا۔ وہ شہزادہ جس سے قطب العالم حضرت شاہ میاں میرؒ فرماتے تھے کہ:

"داراشکوہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔"

اور پھر حدیث شریف ہے کہ ظالمانِ دُنیا کا چہرہ دیکھنے سے دِین کا ایک تہائی سلب ہو جاتا ہے۔ اب آپ آج کے بڑے بڑے نامور علماء اور پیروں کو دیکھیں جو سیاست کر رہے ہیں وہ دن میں کتنے ظالموں کو دیکھتے ہوں گے اور اُن کے

Marfat.com

پاس کتنا دین باقی ہے۔

انسان کو دو نعمتوں کی قدر کرنا چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں انہیں بہت سے لوگ۔ ایک تندرستی اور دوسری فراغت"۔ یعنی اِن دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل از مرض اور فراغت کو قبل از شغل غنیمت جانیں۔
عزیز من! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تندرستی کی نعمت تو عطا کی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ تنگدستی بھی دُور ہو جائے گی۔ اُس سے مغفرت مانگتے رہیں اور پُورا پُورا توکّل رکھیں۔ اگر وظیفہ کے لئے آپ کا زیادہ اصرار ہے تو بندہ نے اپنی کتاب "طریقت کے چراغ" میں ہر مُصیبت و مشکل و بیماری وغیرہ کیلئے وظائف دیئے ہوئے ہیں۔ اُس کی اجازت فی سبیل اللہ دے رکھی ہے۔ اُس میں سے اپنی مُصیبت کے مُطابق وظیفہ چُن لیں اور صدق دل سے صدقہ نکال کر پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر خدانخواستہ پھر بھی کامیابی نہیں ہوئی تو اللہ کا کلام برحق ہے۔ یا تو آپ کے پڑھنے میں حضوریٔ قلب نہ تھی یا پھر اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں۔ اس صورت میں آپ صبر و رضا سے کام لیں۔ وہ آپ کو مشکل کے برداشت کرنے کی توفیق دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ میرا تجربہ ہے۔

عزیزانِ من! آپ کے حالات پڑھ کر دل کو دُکھ ہوا۔ مگر اب تو اصلاح

Marfat.com

کی کوئی صورت نظر نہیں آتی - اگر عورت علیحدگی اختیار کرلے تو اُسے معاشرہ میں بدمعاش بدکردار لوگ جینے نہیں دیتے - خاوند تو وقتی طور پر کبھی تشدّد کرتا ہے یا بدتمیزی کرتا ہے مگر آپ کے حالات تو عورتوں نے ہی آپ کے خاوندوں سے رومانس لڑا کر اس قدر خراب کردیئے ہیں - اکثریت مَردوں کی تو ہے ہی ظالم مگر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ 70 فیصدی عورتوں کو عورت ہی ناگن بن کر ڈس رہی ہے اور معاشرہ خاموشی سے تباہ ہو رہا ہے اور ان پر کوئی بھی انگلی نہیں اُٹھاتا اور عورتیں بھی کھُل کر اُسکے بارے میں احتجاج نہیں کرتیں -

آپ استغفار کثرت سے کیا کریں اور صدقہ باقاعدگی سے نکالا کریں اور کھانا کھلا کے تواضع کیا کریں - اس سے رزق میں بیحد برکت ہوتی ہے - اس کے بارے میں یہ احادیث شریف نہ بھولیں :

— صدقہ دو تاکہ اللہ کی رحمتیں اور نعمتیں تم پر نازل ہوں -
— صدقہ دیا کرو، صدقہ جہنّم سے نجات دلاتا ہے -
— صدقہ اللہ کے غصّے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو دُور کرتا ہے -
— بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھُوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دو -
— ہر ایک نیک کام صدقہ ہے -
— خیرات مت روکو ورنہ تم سے رزق روک لیا جائے گا -
— اچھّی اور میٹھی بات بھی صدقہ ہے -
— گناہ مٹانے ولے ہیں : کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور شب کو

Marfat.com

لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

— جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اُس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

— مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے اُنکے گناہ مٹا دیتا ہے۔

— بے شک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دے دوں۔

— بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزّوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں (یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اُتنا ہی اللہ تعالےٰ کو زیادہ پسند ہوگا)۔

— کسی شخص کے گھر (گئے) اور وہاں نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا تو وہ شخص (جس سے ملاقات ہوئی ہو) مُردار ہے۔

صدقہ کی بیحد برکات ہیں اور اِسی طرح کھانا کھلانے کی۔ میں ویسے بھی حتی المقدور صدقہ نکالتا رہتا ہوں جس کی وجہ سے کئی بلائیں نازل ہی نہیں ہوتیں۔ جب تکلیف یا کوئی مُصیبت ہو تو میں کم وقفوں سے روپے دو روپے کا صدقہ دیتا رہتا ہوں جب تک وہ مُصیبت ختم نہ ہو جائے۔ میرے پاس جو بے حد دُکھی اپنا درد سُناتے ہیں تو میں اُن کے لئے دُعا بھی کرتا رہتا ہوں اور صدقہ بھی فی سبیل اللہ اُن کے لئے اپنے پاس سے نکالنا شروع کر دیتا ہوں۔

Marfat.com

اُس کی برکت سے اُن کی مُصیبت دُور ہوجاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کرامت کی وجہ سے ہے حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ یہ صدقہ کی اور دُعا کی برکت سے ہوتا ہے۔

مجھے کچھ پُرانی بیماریاں ہیں مثلاً 50 برس سے دمہ کا مرض، 25 برس سے Arthrits کا مرض ہے۔ شروع شروع میں یہ مجھ پر غالب آجاتے تھے۔ اب میں اُن پر ہمہ وقت غالب رہتا ہوں اور مجھے انکا احساس بھی نہیں ہوتا۔ انکے ساتھ مجھے رہنا آگیا ہے اور ان کو میرے ساتھ رہنا آگیا ہے اور بیماری کے دوران صدقہ بھی زیادہ کردیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کریمی کے صدقے اور باقاعدگی سے صدقہ شروع ہی سے دینے کی وجہ سے آج مجھے پُورے طور پر اپنی بیماریوں پر غالب کردیا ہے اُن کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اِسی طرح مجھے یاد نہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اور مجھے کوئی صاحب جاننے ولے یا نہ جاننے ولے ملنے آئے ہوں اُن کی مَیں نے چائے یا مشروب یا کھانے سے اپنی توفیق کے مُطابق تواضع نہ کی ہو اور اُس کا ثمر اللہ تعالیٰ نے مجھے یوں عطا فرمایا ہے کہ لوگوں کو میں نے تنگئ رزق کا شکوہ کرتے دیکھا مگر میرے رزق میں شروع سے ہی حیرت انگیز طور پر ہمیشہ ترقّی ہی ہوتی رہی اور آج بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے اِن مہمانوں کی وجہ سے مجھے کبھی کمی نہیں ہونے دیتا اور اس شعر کے اسرار مجھ پہ کھلتے ہیں ؎

شکر بجا آر کہ مہمانِ تو　　　روزئ خود مے خورد برخوانِ تو

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے ایک دن ایک شخص نے کہا۔

Marfat.com

اے کلیمُ اللہ! رزق کی تنگی نے مجھے سخت پریشان کر رکھا ہے، عیال دار ہوں۔ آپ میرا معاملہ بارگاہِ ربُّ العزّت میں پیش کریں اور میری سفارش بھی کریں۔ چنانچہ آپ نے اُس کا معاملہ پیش کیا۔ جواب ملا۔ اے موسیٰ (علیہ السّلام) اُسکے مقدّر میں رزق ہی اتنا ہے۔ آپ نے واپسی پر اُس کو یہ بتادیا۔ اس نے کہا۔ اچھا ایک اور عنایت کردیں۔ میری طرف سے عرض کریں کہ میرے مقدّر میں جتنا بھی رزق ہے۔ مجھے ایک دَم سے عطا ہو جائے۔ اس کے ختم ہونے پر کوئی مزید درخواست نہیں کروں گا۔ چنانچہ آپ نے دوبارہ اُس کا معاملہ پیش کیا۔ اُس کی درخواست منظور ہوگئی اور موسیٰ علیہ السّلام نے اس کو خوشخبری سُنائی۔ اب موسیٰ علیہ السّلام ایک عجیب منظر کئی سال تک دیکھتے رہے وہ یہ کہ جب آپ گذرتے تو خچّریں رزق سے لدی ہوئی اُس شخص کے گھر پر ہر روز پہلے دن سے زیادہ جارہی ہوتیں۔ آپ نے بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض کیا کہ اے ربُّ العزّت آپ نے تو فلاں شخص کے متعلّق یہ فرمایا تھا مگر وہاں تو آج تک خچّریں رزق سے لدی ہوئی روزانہ جارہی ہیں۔ یہ سلسلہ ختم ہونے میں ہی نہیں آرہا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ (علیہ السّلام) اِس شخص نے حُسنِ تدبیر سے تقدیر کی سختی کو بدل ڈالا۔ وہ یوں کہ اُس نے میرے ساتھ تجارت شروع کردی ہے جو ملتا ہے کچھ پکاتا ہے، لوگوں کو کھلاتا ہے اور خود بھی مع عیال کے پیٹ بھر کے کھاتا ہے جو بچتا ہے وہ بھی میری راہ میں خیرات کردیتا ہے۔ تو جتنا وہ میرے پاس بھیجتا ہے میں اس کو دس گُنا کر کے لوٹا دیتا ہوں۔

Marfat.com

اِسی لئے بندۂ ناچیز عرض کرتا ہے کہ اب آپ اجتماعی اصلاح کی فکر نہ کریں۔ نہ مولوی ہیں' نہ پیر ہیں' نہ وہ دینی درسگاہیں اور نہ ضو فگن درویشوں کی خانقاہیں۔ وہ بات نہیں رہی۔ اب مولوی' پیر الیکشن کی فکر میں یا وزیر بننے کی فکر میں یا بیرونِ ملک دَوروں کی فکر میں رہتے ہیں۔ جو اصلی عالم ہیں وہ عارفِ دین بھی ہیں اِسی طرح اصلی درویش بھی۔ یہ سب خاموشی سے گوشہ نشین ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی فیملی کی اصلاح پر پُورا پُورا زور دیں اِس طرح آپ کی روشنی پڑوس تک پہنچ جائے گی اور اُن کی اُن کے پڑوس تک۔ انشاء اللہ اس طرح یہ طریقہ بہت سُود مند ہو گا۔

رشوت ایک ایسا ناسُور ہے کہ اب یہ لاعلاج ہو چکا ہے۔ اگرچہ ارشاد ہے: "رشوت لینے والے اور دینے والے دونوں لعنتی ہیں"۔ مگر آپ نے فرمایا کہ معمولی سا معمولی کام بھی رشوت کے بغیر نہیں ہوتا اور پھر رشوت بھی' کام جن جن مرحلوں سے گذرے گا' دینی پڑتی ہے۔ Anticorruption کے محکمے نے اپنی کچھ کارروائی دکھائی ہے۔ وہ غریب مار میں ماہر ہوتے ہیں۔ معمولی اہل کاروں کو پکڑ لیتے ہیں لیکن وہاں بھی لوگ چھُوٹ ہی جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں ؎

لے کے رشوت پھنس گیا ہے
دے کے رشوت چھوٹ جا!

Marfat.com

اندریں حالات دو ہی صُورتیں ہیں یا تو آپ قلندر بن جائیں اِس حدیث شریف کے مصداق کہ "کسی بنی آدم کے لیے تین چیزوں سے دوسرا کوئی حق نہیں ہے اور وہ تین چیزیں یہ ہیں: اُس کے پاس گھر ہونا چاہیئے جس میں وہ رہ سکے اور کپڑے ہونے چاہئیں جن کو وہ پہن کر ستر ڈھانپ سکے اور روٹی کے ٹکڑے پانی ہونا چاہیئے جس سے اپنا پیٹ بھر سکے۔" یا پھر آپ بھی "وہ کریم ہے وہ رحیم ہے" کا نعرہ لگاتے ہوئے خوب رشوت کھائیں اور اُوپر والوں کو کھلائیں کیونکہ رشوت کھانے والوں کو بھی اپنی خوش حالی کے بارے میں یہی کہتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ سب اللہ کا کرم ہے اور مَن چلے یہ سُن کر جواباً کہہ دیتے ہیں "ھٰذا مِن فضلِ ربّی!"

آپ کے سوالوں کا جواب انشاء اللہ ایک فتوے سے مل جائے گا۔

یہ درجِ ذیل ہے:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ ایمان کی تعریف کیا ہے اور ایمان کامل کیسے ہوتا ہے۔ بَیّنُوا تُوجَرُوا۔

۱۱ رجمادی الاوّل ۱۳۳۷ھ

الجواب: محمد رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ہر بات میں سچّا ماننا۔ حضور (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی حقانیّت کو صدقِ دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مقر ہے اُسے مسلمان جانیں گے جبکہ اُسکے

Marfat.com

کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ اور رسُول کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے اور جس کے دل میں اللہ و رسُول جلّ و علا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو۔ اللہ و رسُول کے محبوبوں سے محبّت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں اور اللہ و رسُول کے مخالفوں بدگوؤں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں۔ جو کچھ دے اللہ کے لئے دے جو کچھ روکے اللہ کے لئے روکے۔ اُس کا ایمان کامل ہے۔ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانِ۔

واللہ تعالیٰ اعلم

عبدہٗ المذنب احمد رضا عفی عنہٗ

کتـــــــــبہٗ

آپ جو ٹی وی پر یا آجکل نو دولتیوں کی زبان سے اول فول دین کے بارے میں سنتے ہیں اُس کی طرف کان نہ دھریں۔ دِل سے نفرت کریں۔ ایسی صحبت سے اجتناب کریں۔ اب وقت اور حالات کو دیکھیں۔ آپ زمانے کو ٹھیک نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ فٹبال بنے ہوئے ہیں اور زمانہ اپنے پاؤں سے آپ کو ٹھوکریں مار رہا ہے۔ چاند پہ کوئی تھوکتا ہے تو اُسی کے منہ پر گرتا ہے جو ہم نے بویا وہ ہم کاٹ رہے ہیں۔ اسلام جب سے آیا اُس کو ہمیشہ مسلمانوں نے ہی زیادہ نقصان پہنچایا۔ ایسے ایسے غدّار پیدا کئے اور کرتے رہے اور کر رہے ہیں کہ

Marfat.com

کسی غیر کی یا کسی دشمن کو وار کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم سب کو مرنا ہے اور یہ سب کفر کی بات بکنے والے اپنے انجام کو انشاء اللہ پہنچیں گے۔ عورتوں کے حقوق کی علمبردار کے اندرونی حالات جا کر دیکھیں۔ اُن کے گھر بانی پت کے میدان بنے رہتے ہیں اور انسانی حقوق کے علمبردار کی ذاتی زندگی میں جھانک کر دیکھیں کہ اپنے گھر میں بیوی اور بچوں سے کتنا ظالمانہ برتاؤ ہے۔ بس اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت ۔ دین کو بُرا کہنا ایک فیشن بن چکا ہے۔ یہ گمراہ طبقہ اس کو ماڈرن ازم سمجھتا ہے اور یہ کہ اس سے اُن کی لوگوں میں واہ واہ ہوگی، سوشل تقاریب میں اُن کو بُلایا جائے گا۔ یہ سب اُن کی ذات کے ساتھ ہے۔ آپ کو اِس سے کیا اور آپ کیا کر سکتے ہیں جب مولوی اور پیر ہی دُنیاوی جاہ و اقتدار کی خاطر بک چکے ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ بڑے بڑے تقاریر کرنے والے یا کرنے والیاں اور دینِ اسلام کی توہین کرنے والے یا والیاں کوئی بھی موت سے بچ نہیں سکتا اور نہ بچ سکا ہے اور جن جن کو بھی موت آئی اُن میں سے کسی ایک کے بارے میں ہم نے یہ نہیں سُنا کہ اُنہوں نے T.V. والی آواز میں کڑک کر عزرائیل علیہ السّلام کو کہا ہو کہ چونکہ ہم اسلام کو نہیں مانتے اور نہ ہی اسلام والے خُدا کو مانتے ہیں اس لئے ہم اُسکے موت کے قانون کو بھی نہیں مانتے ۔ یہ ظالمانہ اور وحشیانہ ہے لہذا ہم نہیں مرتے جو کرنا ہے کر لو! ہم حقوقِ انسانی کی تنظیم کو اِس کے بارے میں لکھ رہے ہیں۔ ساری عقلیں دَھری دَھرائی رہ جاتی ہیں۔ ساری ہمتیں اُس وقت پست

Marfat.com

ہوجاتی ہیں۔ آنکھیں بے نُور ہوجاتی ہیں۔ زبان اور لب بے حرکت ہوجاتے ہیں۔ دل میں حسرت ویاس نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ بُڈھو انسان اُس وقت پچھتاوا کرتا ہے مگر وقت گذرچکا ہوتا ہے۔ اُسکو غسل و کفن دیکر ایک تاریک گڑھے میں جس کو قبر کہتے ہیں اُس کے پیار کرنے والے اُس کو اُس میں پھینک آتے ہیں اور پیچھے مُڑکر بھی نہیں دیکھتے۔ تو جب انسان اتنا کمزور ہے تو پرائی شہ پر اپنی مونچھ کیوں مُنڈواتا ہے اپنی اوقات پر کیوں نہیں رہتا۔ شیطان اور نفس کی غلامی کیوں کرتا ہے؟

اب آخر میں آپ میں سے بیشتر کے شکوہ کا جواب عرض کررہا ہوں۔ وہ یہ کہ میں مُلاقات کیوں نہیں کرتا۔

ایک وقت تھا مَیں سالوں مخلوق کے اندر بیٹھا اور اِس خدمتِ خلق کے شروع کرنے سے پہلے مَیں نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ میرے پاس کوئی کوٹھی کار والا یا صاحبِ حیثیت آنے کی تکلیف نہ کرے نہ کوئی نذرانہ شکرانہ یا تحفہ دینے کی کوشش کرے۔ یہ فیضانِ رُوحانی صرف اور صرف غریب لوگوں کے لئے ہے۔ چنانچہ ایسا ہی تھا۔ میں نے اِس پر پُوری پُوری طرح عمل کیا اور ہر قسم کے دباؤ کے خلاف جہاد کیا۔ میں نے اُنہیں دیکھا، انہوں نے مجھے دیکھا، صحبت اُٹھائی اور خوب فیضانِ رُوحانی حاصل کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ کسی ایک طالب کا بھی ذکرِ قلبی جاری نہ ہوا ہو۔ اکثر کو اُس کے ساتھ جذب و

Marfat.com

کیف و مستی بھی عطا ہوئے۔

چنانچہ چند سال کے بعد جو کسی قابل ہوئے اُنہیں اجازت دیدی کہ اب آپ اپنی رُوحانی قوت سے لوگوں کے باطن کو صاف کریں اور اِسطرح ربُّ العزّت کی بارگاہ سے انعام کے مستحق ہوں اور ترقیٔ درجاتِ باطنی سے نوازے جائیں۔

اُس کے بعد میں نے امیروں کو بھی ملنے کی اجازت دی اور مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اُن میں بظاہر تو زرق برق لباس میں ہیں مگر اُن کے دلوں میں ایمان کے موتی ہیں۔ اُن سب پہ مجھے بہت ہی تھوڑی محنت کرنا پڑی اور وہ تو مَست والست ہو جاتے اور ذکر بھی عجیب مستی میں کرتے۔ پھر مجھے ندامت ہوئی کہ میں نے اس گروہ پر بہت زیادتی کی۔ غریبوں پر دل وجان سے شب و روز محنت کی مگر ثمر تھوڑا ملا۔ اُن کے اپنے مسائل بے شمار ہیں۔ پھر جاہلیت بھی ہے۔ ایک دوسرے سے عناد، دشمنی اور بغض وحسد رکھتے ہیں۔ غرضیکہ اُنکے مسائل ایسے تھے کہ وہ اُن سے ہی نکل نہیں پاتے تھے۔ اُن کے خیال میں کسی فقیر کے پاس پہنچتے ہی دولت برسنے لگ جائے گی۔ خوشحال ہو جائیں گے۔ بہر حال میں نے اپنی توفیق کے مُطابق بیشمار لوگوں کی مالی امداد بھی کی اور اُنہیں روزگار بھی دلائے مگر میرے کہنے پر بھی وہ اپنے بچّوں کو تعلیم دینے پر مائل نہ تھے۔ انہوں نے اپنے بارہ/چودہ سال کے لڑکوں کو بھی کارخانوں میں ملازم کروایا ہوا تھا۔

جب میں نے خوشحال طبقے پہ محنت کی تو معلوم ہوا یہ بہت اچھے لوگ ہیں تعلیمیافتہ ہیں۔ ایک دوسرے سے بغض نہیں رکھتے اور ذکر و فکر صدقِ

Marfat.com

دل سے کرتے ہیں۔

اتنے میں گرامی قدر بیگم راشدہ صدیقی صاحبہ المعروف رابعہ ثانی نے منازل میں کافی ترقی کر لی تھی (اور اس دور میں میرے لئے یہ ثبوت ہیں کہ راہِ طریقت میں بھی خواتین مردوں سے زیادہ بلند مرتبہ حاصل کر سکتی ہیں) اِس بندۂ عاجز نے ان کی صلاحیتوں اور کمالاتِ رُوحانی کو دیکھتے ہوئے تمام امور ان کے سپُرد کر دیئے ہیں۔ اب کئی سالوں سے کوئی سائل ہو تو وہی ملتی ہیں اور اور اُس کی راہنمائی کرتی ہیں۔ اتنے سالوں میں مجھے کسی سے کسی تشنگی کی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ الحمدللہ۔ اب وہ اپنی نظرِ فیض اثر سے جونہی کسی طالب کے قلب پہ تصرّف فرماتی ہیں تو ذکرِ قلبی جاری ہو جاتا ہے مگر اُن میں اور مجھ میں فرق یہ ہے کہ میں نے کبھی بھی کسی سے یہ نہیں پوچھا کہ نماز بھی پڑھتے ہو، یا روزے وغیرہ رکھتے ہو۔ بالفاظِ دیگر کسی طرح بھی اُن کو پرکھا نہیں۔ سائل نے سوال کیا۔ بندہ نے ربُّ العزّت کی بارگاہ سے کرم مانگا اور اُسی گھڑی کرم کی ایسی بارش ہوئی کہ طالب مست و الست ہو کر ذکر کرنے لگ جاتا۔ اب میں سمجھتا ہوں یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں تھا۔ بہر حال محترمہ رابعہ ثانی اِس معاملہ میں خاصی سخت ہیں اور طالب کی اچھّی طرح جانچ پڑتال کر لیتی ہیں۔ وہ اِس شعر پہ عمل کرتی ہیں

؎ فقیروں کی جھولی میں رہتا ہے سب کچھ
بہت جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ

اِس سے میں نے دیکھا کہ وہ اپنے حلقۂ ارادت میں سخت ڈسپلن رکھتی ہیں۔

Marfat.com

لیکن کئی سالوں سے مجھے بار بار لکھا جاتا ہے یا میرے محبّوں اور عقیدتمندوں سے مُلاقات کے لئے (خواہ چند منٹ ہی ہوں) بے حد زور ڈلوایا جاتا ہے۔ میں اب تک معذرت ہی کرتا رہتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔

بے مقصد مُلاقات تضیعِ اوقات ہے اور دِل کی حالت کو خراب کرنا ہے جب دو شخص ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو یا تو ایک کو دوسرے سے فائدہ ہوتا ہے یا دونوں کو ایک دوسرے سے فائدہ ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات دونوں کو ایک دوسرے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ایسی صُورت میں تو دونوں کو ایک دوسرے کو دُور سے ہی دیکھ کر راستہ بدل دینا چاہیئے۔

ہم جنس کا ملنا ہی مناسب ہے۔ جو چیز دنیا والے درویشوں سے مانگتے ہیں وہ اُن کے پاس نہیں اور جو درویشوں کے پاس ہے اُس کے دُنیادار طلبگار نہیں۔ درویش تو اللہ کے راستے والے اور اُس پر چلانے والے ہوتے ہیں اور اُس راہ پر ہلکا پُھلکا ہو کر چلنا پڑتا ہے۔ جب اُس کے مال و دولت میں زیاں ہونے لگ جاتا ہے تو پھر وہ فقیر کو بے کرامت اور بے فیض سمجھے گا۔ جب درویش اور دُنیادار دونوں کی راہیں جُدا ہیں تو پھر مُلاقات کیسے ممکن ہو۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے ناجنس ہیں۔

مجھے دُنیا والوں سے ملنے کی خواہش تو جب ہوگی جب میری کوئی ضروریات ہوں گی۔ الحمدللہ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں کسی سے نذرانہ، شکرانہ یا وظیفہ یا ہدیہ یا تحفہ قبول نہیں کرتا اگر کوئی تبرّک لاتا ہے تو کھجور تسبیح تک تو ٹھیک ہے

Marfat.com

مگر مصلّے اور قیمتی چیزیں یہ کہہ کر واپس کر دیتا ہوں کہ یہ بھی سرکاری رشوت ہے میں لینے سے معذور ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ضرورت کے مطابق معقول آمدنی عطا کرتا ہے۔ اِس میں سے مَیں ایک حصّہ اپنے گھریلو اخراجات وغیرہ کے لئے نکالتا ہوں، ایک حصّہ اللہ تعالیٰ کے نام کا ہوتا ہے۔ اس میں فلاحی کاموں کے لئے چندہ، خیرات اور صدقات (صدقات کے لئے زیادہ حصّہ رکھتا ہوں)۔ تیسرا حصّہ، اِس میں اپنے عزیز و اقارب کا حصّہ ہے۔ چوتھا حصّہ فقراء کے عُرس اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ربیع الاوّل کے ختم اور پانچواں حصّہ شادی بیاہ یا دوسری اس قسم کی (صرف ضروری) تقریبات کے لئے۔ اس طرح ہر ماہ حساب برابر ہو جاتا ہے۔

اللہ کے فضل سے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آتی اور نہ ہی کسی کا ایک پیسے کا مقروض ہوں۔ یہ اُس کی کریمی ہے۔

اِسی لئے میں اپنی مثال دے کر اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ انفرادی طور پر ہی اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکام کے مُطابق زندگی گزارو اور پھر اُس کے کرم کے تماشے دیکھو۔

تَمّت بِالخَیر

سُبحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَی المُرسَلِینَ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ۔ آمین ثم آمین

Marfat.com

Marfat.com